سیف اویسیہ

بر

عقائدِ نامرضیہ

افادات:

حضرت العلام مولانا اللہ یار خانؒ

مرتبہ:

حافظ عبدالرزاق

ناشر:

ادارہ نقشبندیہ اویسیہ دارالعرفان منارہ ضلع چکوال

عنوانات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

دین اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔اور حیات مرکب ہے عقیدہ اور عمل سے اس لئے اس ضابطہ حیات کے اجزائے ترکیبی تین ہیں۔

اول: کتاب اللہ کی طرف سے اس کے آخری رسول محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بذریعہ وحی نازل کی گئی اس کتاب کے الفاظ کی حقیقی تفسیر دین کی بنیاد ہے۔

دوم: کتاب اللہ کی علمی تشریح۔اور اس کے الفاظ کا صحیح مفہوم جو اس کتاب کے لانے اور بندوں تک پہنچانے والے نے بیان فرمایا۔ رسول کریم ﷺ کتاب اللہ کے پہلے اور حقیقی مفسر ہیں کیونکہ آپ نے قرآنی الفاظ کا وہی مفہوم پیش کیا جو کتاب کے نازل کرنے والے نے آپ کو سمجھایا۔ کما قال تعالی

انا نزلنا الیک الکتب لتحکم بین الناس بما اراك الله

سوم: اس کتاب الٰہی کے الفاظ اور ان کے مفہوم کی عملی تعبیر جو اس معاشرے سے معلوم ہوتی ہے جو مزکی اور مربی نے اپنی تربیت سے خود تیار کیا

ان تینوں اجزا کے اصطلاحی نام یہ ہوئے ،کتاب اللہ ،سنت رسول اللہ اور تعامل امت۔

ان تینوں اجزا میں باہم توافق اور تطابق ضروری ہے اور واقعی وہ موجود ہے ۔لہذا کتاب اللہ وہی ہے جسے محمد ﷺ نے کتاب اللہ کے عنوان سے اپنی نگرانی میں قلمبند کرایا اور جس کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے خود لیا۔ اگر اس کتاب کے علاوہ جو ہمیں تواتر سے پہنچی ۔کسی اور کتاب کو کتاب اللہ کے نام سے پیش کیا جائے تو وہ مردود ہے،

اسی طرح اس کتاب کی مستند علمی تفسیر وہی ہے جو محمد رسول اللہ ﷺ نے خود فرمائی ۔قرآن کے ان الفاظ کی جو تفسیر اس نبویؐ تفسیر سے ذرا بھی مختلف ہو گی وہ تفسیر نہیں تحریف ہے لہذا مردود ہے۔اسی طرح قرآنی الفاظ اور نبویؐ تفسیر کی روشنی میں اعمال کی جو صورت متعین ہوئی اور جس ہیئت میں اس مزکیِ اعظم نے ایک معاشرہ تیار کیا اس کے خلاف کوئی عملی تعبیر قابل قبول نہ ہو گی اور وہ مردود شمار ہو گی۔

تعامل امت کے پھر تین درجے خود نبی کریم ﷺ نے متعین فرما دیئے۔

خیر القرون قرنی ثم الذین یلونهم

بہترین زمانہ میرا عہد ہے ۔پھر میرے صحابہ کا پھر

ثم الذین یلونهم

وہ زمانہ جو صحابہ کے زمانے سے متصل ہو

ان تینوں زمانوں کے بعد جمہور مجتہدین کا دور ہے جس کو سواد اعظم نے اختیار کیا اور اس کی حفاظت کی

تعامل امت ہی ایک مستقل تواتر ہے جس کو تواتر توارث کہا جاتا ہے قرآن کے الفاظ ان الفاظ کا حقیقی مفہوم اور اس کی عملی تعبیر ہمیں اکابر اور اسلاف سے بطور توارث ملا ہے۔ اس ورثہ کو نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے لیا اور آپ نے صحابہؓ کو اس میراث کا امین بنا کر ان کے سپرد کیا۔ صحابہؓ نے کتاب اللہ کے الفاظ کی نبویؐ تفسیر دونوں کی حفاظت کی اور پوری دیانتداری سے دوسری نسل کو یہ ورثہ منتقل کیا۔

اس حقیقت کی نشان دہی کرتے ہوئے صاحب تفسیر مظہری نے زیر آیت واعتصموابحبل الله جميعا الخ ارشاد فرمایا۔

بحبل الله جميعا از كان حال من فاعل واعتصمو امعناه حال کو نکم مجتمعين فاعل واعتصموا في الاعتصام یعنی خذوافی تفسير كتاب الله وتاويله ما اجتمع عليه الامته ولا تذهبوالی خبط آرائکم علی خلاف الاجماع

واعتصموابحبل الله جميعا مں جميعا جب فاعل واعتصموا سے حال واقع ہوتو معنی یہ ہوں گے کہ سب مل کر چنگل لگاؤ یعنی اللہ کی کتاب کی تفسیر اور مطلب وہ لو جس پر پوری امت کا اجماع اور اتفاق ہو چکا ہے اور اسی پر عمل کرو۔ اجماع امت کے خلاف اپنی خودرائی کے خبط کا شکار ہونے سے بچو۔

مراد یہ ہے کہ کتاب اللہ کے الفاظ کی تفسیر اور مفہوم کی عملی تعبیر جو اجماع امت سے تواتر کے طور پر عہد بہ عہد منتقل ہوتی چلی آرہی ہے اس سے ہٹ کر

قرآن کے الفاظ کی تفسیر کرنا یا عمل کی کوئی تعبیر کرنا خبطی اور خود رائی ہونے کی دلیل ہے۔

اس تفصیلی حقیقت کا خلاصہ کیا خوب بیان کیا گیا ہے۔

ها انابرئی من مقالته	خبردار کان کھول کر سن لو میں ہر اس
صورت مخالفته لایته	قول سے بری ہوں جو کسی آیت
من ایات الله اورسنت	قرآنی کے مخالف صادر ہوا ہو یا
قائمته من رسول الله	صحیح سنت رسولؐ کے مخالف ہو
صلی الله علیه وسلم و	یا ان سلف صالحین کے اجماع کے
اجماع القرون المشهود	خلاف ہو جن کے خیر پر ہونے اور
لها با لخیر و مختاره	مستند ہونیکی خبر خود رسول کریمؐ نے
جمهور	دی ہے اور اس کو جمہور مجتہدین
المجتهدین و معظم	اورسواداعظم نے اختیار کیا۔
سواد المسلمین	

اسلام کو سمجھنے کے لئے اور اسلام کے مطابق صحیح عملی زندگی بسر کرنے کیلیے یہ بنیادی رہنما اصول ہے جس کی خاصی وضاحت کر دی گئی ہے۔اس اصول سے ہٹنے کی دو ہی صورتیں ہیں۔اول الحاد

(۱)الملحد هم الذین یوء	وہ ہیں جو ضروریات دین میں
لون فی ضروریات الذین	تاویل کریں تاکہ ان کی دل پسند

لا اجراء اهوائهم	ملح صورت کے مطابق دین کی شکل بن سکے
(فیض الباری ۴:۴۷۳)	

یعنی اپنی خواہش کے مطابق ایک عقیدہ تیار کر لینا پھر اس عقیدے کو ثابت کرنے کے لیے قرآنی آیات کی من مانی تاویلیں کرنا۔ اس عمل کا نام الحاد ہے اور ایسا کرنے والا ملحد ہے۔

(۲)وان اعترف ظاہر اوباطنالکنه تفسیر بعض ماثبت بالفرورة بخلاف مانقسره الصحابته والتابعون واجتمعت الامته علیه فھوزندیق	اگر قرآن کو ظاہر اور باطن ماننے کا اعتراف کرتا ہے لیکن قرآنکی تفسیر وہ کرتا ہے جو اس تفسیر کے خلاف ہو جو صحابہ نے اور تابعین نے کی اور امت کا اس پر اجماع ہو تو ایسا کرنے والا زندیق ہے۔
(فیض الباری ۱:۱۷)	

اصول دین یہ ہے کہ قرآن کے الفاظ کو اللہ تعالیٰ کا کلام تسلیم کرے۔ ان الفاظ کی تفسیر جو صحابہ نے نبی کریمؐ سے سیکھ کر بیان کی اسے سند تسلیم کرے اور اس کی تفسیر اور عملی تعبیر جو صحابہ نے سیکھائی اور امت کا اس پر اجماع ہوا ہے اسے سند تسلیم کرے تو وہ مسلمان ہے۔اور اگر قرآن کے الفاظ کو من جانب اللہ ہونے کا اعتراف تو کرے مگر ان الفاظ کی تفسیر اپنی من پسند کرے اور وہ بھی ایسی ہو جو نہ تو نبیؐ کریم نے کی نہ صحابہ نے کی نہ اس پر اجماع امت ہوا بلکہ تینوں کے مخالف ہو تو عمل زندقہ ہے اور ایسا کرنے والا زندیق ہے

اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ صرف یہ دعویٰ کر دینا اور اس بات پر

مطمئن ہو جانا کہ میں قرآن بیان کررہا ہوں اور یہ نہ دیکھنا کہ جس پر قرآن نازل ہوا اس نے کیا بیان کیا تھا اور جن لوگوں کی اس نے تربیت کی ان کو کیا سمجھایا تھا اور جمہور اس کا مطلب کیا سمجھتے رہے۔ بلکہ یہ سمجھنا کہ قرآن یہی ہے جو میں سمجھ رہا ہوں ۔ یہ دراصل قرآن پر ایمان نہیں بلکہ اپنی سمجھ پر ایمان ہے۔ اور یہ رسول پر ایمان نہیں بلکہ اپنے آپ کو رسالت کے مقام پر کھڑا کرنے کے مترادف ہے۔ اور نبی کریمؐ کے تیار کردہ معاشرے صحابہ کرامؓ کی راہ سے الگ اپنی ایک راہ متعین کرلینا دراصل نبی کریمؐ کی تربیت پر عدم اعتماد کا ثبوت ہے ۔ حالانکہ خود اللہ کی کتاب اس طرز عمل کو اختیار کرنے والوں کو ایسی وعید سناتی ہے کہ کلیجہ کانپ جاتا ہے۔

ارشاد باری ہے۔

ومن لیشاقق الرسول من بعد ماتبین له الهدی ویتبع غیر سبیل المؤمنین نوله ماتولی ونصله جهنم وساء ت مصیرا (۱۱۵:۴)	ہدایت کے واضح ہو جانے کے بعد جس نے رسول خدا کی اور اہل ایمان کی راہ ترک کر کے نئی راہ نکال لی تو ہم اسے اسی راہ پر چلنے دیں گے جس پر وہ چل رہا ہے مگر اسے جہنم میں داخل کریں گے جو بہت برا ٹھکانہ ہے

ظاہر ہے کہ مثالی اور معیاری سبیل المومینن صحابہ کرامؓ کا راستہ ہے اور قرآن کا جو مطلب رسول کریمؐ نے سمجھایا اس کے خلاف معنی پہنانا رسول کی مخالفت کے سوا کیا ہے۔ مگر اس کا نتیجہ وہی جو کافر کے لئے مقرر ہو چکا

ہے۔تو ایسا کرنا دائرہ اسلام سے نکل جانا نہیں تو اور کیا ہے۔ یہ طرز عمل مجموعہ ہے قرآن کی مخالفت ،رسولؐ کی مخالفت ،صحابہؓ کی مخالفت اور اجماع امت کی مخالفت کا ان چاروں مخالفتوں کے ہوتے ہوئے جہنم سے بچنے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔

بڑے دکھ کی بات ہے کہ مسلمانوں کا ایک طبقہ ایک گروہ بڑے اہتمام سے منظّم ہو کر یہ چہار گانہ خطرہ مول لے رہا ہے۔اور ستم ظریفی یہ کہ اس الحاد اور زندقہ کو اصلی اور ٹکسالی اسلام قرار دے کر ان تمام مسلمانوں کو مشرک اور کافر قرار دیئے چلا جا رہا ہے۔جو رسولؐ کو قرآن کا مستند مفسر اور صحابہؓ کو رسول کریمؐ کی تیار کردہ مثالی جماعت قرار دیتا ہے اور لطف یہ کہ اس کام کو تجدیدی کارنامہ سمجھا جا رہا ہے۔اور یہ حضرات اپنے آپ کو مجدد ہی سمجھ رہے ہیں۔ہاں ایک لحاظ سے یہ درست ہے کہ کام تو تجدیدی ہے مگر تجدید الحاد اور زندقہ کی ہو رہی ہے جو کوئی قابل تعریف کوشش نہیں کہی جا سکتی اور اگر ان حضرات کی تصانیف اور بیانات کا تجزیہ کیا جائے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ انہوں نے الحاد اور زندقہ پر ہی اکتفاء نہیں کیا بلکہ کئی باطل فرقوں کے عقائد جمع کر کے ایک ملغوبہ تیار کیا ہے اور اس پر ایک نظر فریب لیبل چسپاں کر دیا۔ اشاعت توحید سنت بلکہ اپنے آپ کو توحیدی کہلانے لگے ان کے عقائد کا کچھ اجمالی تذکرہ کیا جاتا ہے۔ممکن ہے ان کے نہاں خانہ دل کے کسی گوشہ میں اللہ کے خوف اور آخرت کی جوابدہی کے عقیدہ کی کوئی رمق باقی ہو تو شاید اپنے رویے پر نظر ثانی کرنے پر آمادہ ہو جائیں۔

ا۔اس گروہ کے بطل جلیل محمد حسین نیلوی اور محمد امیر صاحب کی

کتاب شفاء الصدور صفحہ ۳۔۲۔۱ پر ان کا بنیادی عقیدہ بیان ہوا ہے

عقیدہ نمبر ا

ویعلم ان الحجته هی قول	معلوم ہے کہ حجت ہے قول رسولؐ یا
النبیؐ ادفعله اوتقریره دون اقوال الرجال والها مهم وكشو نهم و قیاسهم و منامهم اقوال الرجال ومنها منا مهم ثم منها موضوعته ومنها منكرة واما اخبار الرسول الصححيته جداًا	فعل رسولؐ یا تقریر رسولؐ اس کے علاوہ دوسرے لوگوں کے اقوال ان کے الہام، کشف، قیاس اور خوابیں جن کا ہم نے اس بات میں ذکر کیا ہے حجت نہیں ہیں وہ یاتو لوگوں کے اقوال ہیں یا افعال ہیں یا کشف ہیں یا خوابیں ہیں پھر ان میں سے بعض موضوع ہیں
انا بین التواترو تلک القليله ایضاً سا قطته اومئولته ازهی تحالف النصوص و عمل الصحابنه	بعض منکر ہیں۔ رہی بات حدیث رسولؐ کی صحیح حدیثیں پہلے تو تعداد میں نہایت قلیل ہیں لہذا تواتر کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور وہ قلیل حدیثیں بھی ساقط الاعتبار ہیں کیوں کہ وہ نصوص اور عمل صحابہ کے خلاف ہیں

اس بیان میں بڑی دانش وارانہ فنکاری سے کام لیا ہے اور حصول تدریج

سے خوب فائدہ اٹھایا گیا ہے وہ یوں کہ ابتدا اس سے کی کہ۔

دین میں حجت تو صرف بنی کریمؑ کا قول وفعل اور تقریر ہے۔ اور بس اس سے یہ تأثر ملتا ہے۔ کہ بزرگوار کے دل میں بنی کریمؑ کے صحیح مقام اور منصب کا پوراپورا احساس موجود ہے

(۲) نبی کریم ﷺ سے صحیح احادیث نہایت قلیل ہیں جس سے یہ تاثر دیا گیا کہ نبی کریمؑ کے قول وفعل اور تقریر کی نشان دہی حضور ﷺ کی احادیث سے ہی ہوسکتی ہے۔یہی واحد ذریعہ ہیں مگر ساتھ یہ شوشا چھوڑ دیا کہ صحیح حدیثیں تعداد میں نہایت قلیل ہیں تا کہ قاری یہ سمجھے کہ اس وجہ سے ہم مجبور ہیں ان قلیل حدیثوں سے سارا دین کیسے اخذ کرسکتے ہیں۔

(۳) پھر فرمایا کہ جب صحیح حدیثیں نہایت قلیل ہیں تو تواتر کہاں سے آئے گا۔ظاہر ہے کہ دین تواتر سے ہی ہم تک پہنچا ہے۔اور ان قلیل حدیثوں کی وجہ سے تواتر مفقود ہے لہذا حدیث سے دین کیوں کر اخذ کیا جا سکتا ہے۔

(۴) اگلا قدم یہ ہے کہ جو نہایت قلیل تعداد میں صحیح حدیثیں موجود ہیں وہ بھی ساقط الاعتبار ہیں قاری کو یہاں پہنچا کر یہ تاثر دیا جارہا ہے کہ حدیث رسول اس قابل ہی نہیں کہ اس سے دین اخذ کیا جائے۔

اس امر کا امکان تھا کہ کسی کے ذہن میں اگر سوال ابھرے کہ اگر حدیثیں صحیح ہیں تو ساقط الاعتبار کیوں۔یا انہیں صحیح نہ کہو یا ساقط الاعتبار نہ کہو۔دوسرا سوال یہ ابھرتا ہے کہ صحیح حدیثیں جب ساقط الاعتبار ہیں تو کیا غلط حدیثیں قابل اعتبار سمجھی جائیں۔

(۵) اس متوقع خطرہ سے بچنے کے لیے فرمایا کہ چونکہ یہ صحیح حدیثیں

نصوص کے خلاف ہیں اور عمل صحابہؓ کے خلاف ہیں اس لئے ساقط الاعتبار ہیں۔ یہاں قاری کو یہ تاثر دیا گیا ہے کہ دین میں حجت صرف نصوص اور عمل صحابہؓ ہیں عام قاری کا ذہن مطمئن ہو جاتا ہے کہ یہ لوگ واقعی بڑی ٹھوس بنیاد پر عقائد کی بنیاد رکھتے ہیں۔

مگر یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ نصوص سے کیا مراد ہے،

اگر نص سے مراد قرآن حکیم ہے تو کس نے بتایا کہ یہ اللہ کا کلام ہے۔ ظاہر ہے کہ وہی بتا سکتا ہے جس پر قرآن نازل ہوا۔لیکن اس کی اخبار صحیحہ تو نہایت قلیل ہیں ۔اس وجہ سے تواتر کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔لہذا یہ ثابت ہوا کہ قرآن تواتر سے ہم تک نہیں پہنچا۔پھر یہ کہ وہ صحیح احادیث ساقط الاعتبار ہیں۔تو نبی کریمؐ کی احادیث اگر موجود ہوں کہ یہ وہی قرآن ہے جو اللہ نے مجھ پر نازل کیا یہ حدیثیں ساقط الاعتبار ہیں لہذا قرآن کا کلام الٰہی ہونا ساقط الاعتبار ٹھہرا پھر نصوص کہاں سے آگئیں۔اور اگر نصوص کے دائرے میں قول و فعل و تقریر رسولؐ کو بھی لے آئیں تو حضرت پہلے فرما گئے ہیں کہ وہ ساقط الاعتبار ہیں پھر وہ نصوص کون سی ہیں جن کو معیار بنا کر کھرے کھوٹے کا فیصلہ کیا جائے۔انھی تخالف النصوص سے یہ راز کھلا کہ ملاحدہ کے نزدیک اللہ کے نبیؐ نے عمر بھر ایک ہی شغل رکھا کہ اللہ کی کتاب کی مخالفت کرنا ہے۔(معاذ اللہ) ۔یعنی اللہ نے رسول کیا بھیجا اپنا ایک مخالف پیدا کر دیا۔پھر یہ راز کھلا کہ العیاذ باللہ کہ رسول کی حدیث یعنی قول و فعل ،تقریر تینوں قرآن کی مخالفت کی منظّم کوشش ہے۔

آخر میں جس فنکاری کا اظہار کیا ہے وہ یہ کہ عمل صحابہؓ کھوٹے میں تمیز کرنے کا ایک مستند ذریعہ ہیں۔اس سے یہ تاثر دینا مطلوب ہے کہ ہمارے

دلوں میں صحابہؓ کا صحیح مقام موجود ہے۔حالانکہ اوپر کے بیان سے صحیح نتیجہ نکلتا ہے کہ

(۱) رسول کی بات قابل اعتبار نہیں۔

(۲) چونکہ وہ بات صحابہؓ کی زبان سے آگے منتقل ہوئی اور ساقط الاعتبار ہے۔تو صحابہؓ لازماً ساقط الاعتبار ہیں۔

(۳) قرآن کریم اللہ کی کتاب نہیں کیوں کہ اس کے ناقل رسول اور صحابہؓ ہیں جب ان دونوں کی بات ساقط الاعتبار ہے تو قرآن پر ایمان کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

یہ عقیدہ ان حضرات نے منکرین حدیث سے لے کر اس پر اپنی طرف سے گلکاری کر کے اپنا لیا ہے۔

ان بزرگوں کے بیان میں ساقطۃ اومولتہ کو اگر منطقی نقطہ نگاہ سے دیکھا جائے تو یہ قضیہ مانعتہ الخلو ہے۔ مانعتہ الجمع نہیں ہے جس کا مطلب یہ ہوا کہ رسول کریمؐ کی احادیث مئول اور ساقط الاعتبار ہیں یعنی پہلے ان متجددین نے احادیث کی تاویل کی پھر اسے ساقط قرار دے دیا۔

خالاصہ یہ ہوا کہ حدیث رسولؐ ساقط اعتبار۔لہٰذا قرآن ساقط االاعتبار، گویا پورا دین ساقط الاعتبار۔

یہ جو عمل صحابہؓ کو قرار دے دیئے گئے ہیں وہ بھی ایک وقتی ضرورت تھی ورنہ اس ضمن میں ان کا عقیدہ سینوی اور بندیالوی حضرات نے ''تسکین الصدور'' کا جواب لکھتے ہوئے اپنی'' معرکتہ الارآ'' تصنیف ''ندائے حق'' میں صفحہ ۱۹ پر فرمایا۔

عقیدہ نمبر۲

''مولانا موصوف کو تسکین لکھتے وقت یہ قاعدہ بھول گیا تھا کہ صحابیؓ کا قول وفعل حجت نہیں'' اب تو یہ حقیقت سامنے آگئی کہ پہلے عقیدہ میں عمل صحابہؓ کا بیان ایک وقتی ضرورت تھی اصل عقیدہ یہ ہے کہ صحابہؓ کا قول وفعل حجت نہیں یہ عقیدہ ان مجددین الحاد نے روافض سے لیا ہے۔

یہ عقیدہ تو ان کے بزرگوں نے جہاں سے لیا انہیں مبارک مگر اس سے ایسے سوالات ابھرتے ہیں جن کے جواب دینے سے انسانی عقل عاجز ہے۔ ممکن ہے یہ حضرات اپنی فنکارانہ صلاحیتوں سے کام لے کر کوئی جواب بنالیں۔

سب سے پہلا سوال یہ ہے کہ محمد رسول ﷺ نے نبوت کا دعویٰ کیا۔

قرآن حکیم کے منزل من اللہ ہونے کا دعویٰ کیا اس دعویٰ کے عینی شاہد کون تھے؟ تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کے سامنے تین گروہ تھے اول اہل کتاب، یہود و انصاری، دوم مشرکین عرب، سوم صحابہ کرامؓ، اگر آپ نے محمدؐ کو اللہ کا آخری رسولؐ تسلیم کیا۔ قرآن کو اللہ کی کتاب اور اسلام کو دین حق۔ تو ان تینوں میں سے کس کے قول کو حجت قرار دے کر یہ اقدام کیا؟ صحابہؓ کا قول وفعل تو آپ کے نزدیک حجت نہیں۔ اب فرمائیں کہ آپ نے مشرکین کے قول کو حجت قرار دے کر رسالتؐ کا اقرار کیا یا اہل کتاب کے قول کو سند بنا کر قرآن کو اللہ کی کتاب تسلیم کیا۔ اگر آپ نے اسلام .رسالت .اور قرآن کا سرے سے اقرار کیا ہی نہیں یہ سب آپ ایکٹنگ ہی کر رہے ہیں تو اس سوال کو آگے بڑھانے کی ضرورت ہی نہیں ہاں اتنا ضرور عرض کریں گے کہ آپ نے بہت مدت تک یہ ڈرامہ رچالیا ایکٹنگ کرلی اب اپنے اصل روپ میں سامنے آئیں اور اگر آپ

نے ان حقائق کا اقرار کیا ہے۔جن کی توقع کم ہی ہے تو اس بات کی وضاحت فرمادیجئے کہ آپ نے یہ سب کچھ مشرکین کی پیروی میں کیا یا اہل کتاب کی بات مانی کیونکہ صحابہؓ سے تو آپ کا کوئی تعلق نہیں اس لئے ان کا قول وفعل تو آپ کے نزدیک حجت نہیں اگر آپ نے مشرکین کے نقش قدم پر چلنا ہی مستند سمجھا تو ظاہر ہے کہ آپ محمد رسول اللہ کو نبی اور رسول قطعاً تسلیم نہیں کرتے۔ بلکہ آپ حضور کو معاذ اللہ ساحر اور کاہن ہی سمجھتے ہوں گے۔کیونکہ مشرکین یہی کہتے تھے اورآپ کے نزدیک مشرکین عرب کا قول حجت ہے تو رسالت پر آپ کے ایمان کا طول وعرض معلوم ہوگیا۔

اور اگر آپ نے اہل کتاب کے قول وفعل کو حجت مان کر یہ سوانگ بھرا ہے تو پھر آپ حضرات (معاذ اللہ) محمد رسول اللہ کو دجال سمجھتے ہوں گے۔اور اپنا سخت دشمن جانتے ہیں گے۔کیونکہ اہل کتاب حضورؐ کو یہی کچھ کہتے اور سمجھتے تھے۔

محمد رسول اللہ کو رسول تسلیم کیا تو صحابہؓ نے قرآن کو اللہ کی آخری کتاب تسلیم کیا تو صحابہؓ نے اسلام کو دین برحق تسلیم کیا۔اورآپ کے نزدیک صحابہؓ کا قول وفعل حجت نہیں ۔لہذا صاف ظاہر ہے کہ آپ کو رسول سے کوئی تعلق نہ قرآن سے کوئی واسطہ نہ اسلام سے کوئی رشتہ آپ بس توحیدی ہیں۔

آپ کی یہ توحیدیت بھی ایک معمہ ہے ۔توحید معتبر وہ ہے جو محمد رسول اللہ نے سیکھائی اور محمد رسول اللہ نے صحابہؓ کو سیکھائی ۔آپ کے نزدیک احادیث رسولؐ ساقطتہ الاعتبار۔صحابہؓ کا قول وفعل حجت نہیں۔پھر آپ نے یہ توحید سیکھی کہاں ہے؟ دنیا میں توحید کے مدعی اور بھی بہت سے لوگ اور فرقے

ہیں۔مثلاً سب سے بڑا موحد تو ابلیس کو سمجھا جاتا ہے اس کی توحید ایسی سخت تھی کہ خود اللہ کے حکم کے باوجود غیراللہ کے سامنے جھکنا گوارہ نہ کیا۔جبھی تو اس کے عقیدت مند یہاں تک کہہ گئے ہیں کہ

شیطان وابوجہل کی عظمت کی قسم

سو بار غلامی سے بغاوت بہتر

اسی لئے یہی کہا جا سکتا ہے کہ آپ کی توحید کا ماخذ ابلیسی توحید ہے کیونکہ محمد رسول اللہ سے آپ کا توحید سیکھنے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ محمد رسول اللہ سے سیکھنے کے لئے رسولؐ اور امت کے درمیان جو واسطہ ہے وہ صحابہؓ کا ہے صحابہ کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کرنا پڑتا ہے اور آپ کا عقیدہ ہے کہ صحابہؓ کا قول وفعل حجت نہیں لہذا آپ کی توحید کا اس توحید سے کوئی تعلق نہیں جو محمد رسول اللہ نے امت تک پہنچانے کے لئے صحابہؓ کو سیکھائی۔

ممکن ہے ابلیس کی توحید میں یہ جذبہ کارفرما ہو کہ اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی عظمت اس حد تک غالب آچکی تھی کہ غیر کی طرف نگاہ اٹھنا بھی اسے گوارانہ ہو اس اعتبار سے تو اس کا جذبہ قابل قدر ہونا چاہئے مگر اصل حقیقت اس کے جواب سے کھل کے سامنے آجاتی ہے کہ انا خیر منہ یعنی اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی عظمت کا احساس شدید ہونے کی وجہ سے توحید کا اظہار نہیں تھا بلکہ وہ چھپی ہوئی انانیت تھی جو انا خیر منہ کے جواب سے سامنے آگئی۔جبھی تو رجیم ٹھہرایا گیا۔

ان بزرگواروں کی توحید میں بھی وہی عنصر موجود ہے چنانچہ ندائے حق صفحہ ۳۰۳ پر ارشاد ہے۔

اگر جمہور کا یہی حال ہے تو ہم ایسے جمہور کی اتباع سے رہے۔
ہم جمہور سے علیحدہ ہی اچھے ہیں ۔ہم جمہور کے عاشق نہیں ہم کو قرآن و سنت اور اجماع مجتہدین کافی ہے یہ جمہور زنبور کشف خوابیں جنگلیوں کا مذہب ہے۔

اس بیان میں تین امور کا اظہار ہے۔
ا۔ ہم جمہور سے علیحدہ ہی اچھے ہیں (مبارک ہو)
کھلی چھٹی ہے بشارت سن لو ۔نولہ ماتولیٰ و نصلہ جھنم و ساء ت مصیرا
دوسری بشارت ۔من فارق الجماعته شبرا فقد خلع ربقته الاسلام عن عنقه آپ کا بوجھ ہلکا ہوا
تیسری بشارت من شذشذفی النار ، جہاں رہو خوش رہو۔
مگر یہ تو فرمایئے قرآن آپ تک کس ذریعے سے پہنچا؟
رسول خداؐ کی صحیح حدیثیں بقول آپ کے نہایت قلیل پھر تو اتر کہاں پھر جو صحیح حدیثیں ہیں وہ بھی ساقط الاعتبار پھر اسی قرآن پر کس بنا پر آپ کو اعتبار آ گیا۔
پھر رسول خداؐ کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ آپ تک کس طرح پہنچ گئے ۔مگر ان الفاظ مفہوم جو رسول خداؐ نے بتائے وہ راستے میں کہاں اٹک گئے۔
رہا سنت کا معاملہ تو سنت قولی و فعلی کے عینی شاہد تو صحابہؓ ہین اور آپ کے عقیدہ کے مطابق صحابہؓ کا قول و فعل حجت نہیں تو سنت آپ تک کیسے پہنچی ؟
پھر اجماع مجتہدین کا نمبر آتا ہے ۔وہ کون سے مجتہدین ہیں جن کا اجماع

آپ کے لئے کافی ہے۔کیا صحابہؓ کی جماعت میں مجتہد کوئی نہیں تھا ؟اگر مجتہدین کے اجتہاد کی بنیاد احادیث اور قول وفعل صحابہؓ پر ہے تو وہ آپ کے نزدیک ساقط الاعتبار اور نا قابل حجت ہیں لہذا ایسے مجتہدین آپ کے لئے کافی کیا ہوں گے۔ان کا نام سننا بھی آپ کو گوارہ نہیں ۔لہذا ثابت ہوا کہ آپ کیلئے وہی مجتہدین اور ان کا اجماع کافی ہے جو تواتر کے منکر اور قول وفعل صحابہؓ کے مخالف ہوں واقعی ایسے متبعین کے لئے ایسے مجتہد ہی موزوں ہو سکتے ہیں لیجئے آپ نعرہ لگائیں۔

متفق گردید رائے بوعلی با رائے من

۳۔ یہ جمہور زنبور ہیں اور نہ جنگلیوں کا مذہب ہے۔

واقعی زنبور سے تو انسان کو دور بھاگنا چاہئے اور حضریوں کو بدویوں کے قریب بھی نہیں جانا چاہئے آپ ڈٹ جائیں اس اصول پر کہ

مستند ہے میرا فرمایا ہوا

یہ جنگلیوں کا مذہب دراصل ایک تلمیح ہے ۔واقعہ یہ ہے کی ندائے حق صفحہ ۳۰۴ پر ارشاد ہے۔

عقیدہ نمبر۔۳

ضعیف حدیث پھر عمل ایک جنگلی کا۔جب صحابی کا عمل حجت نہیں تو جنگلی کے عمل کا کیا مقام ہے۔

جنگلی کا اشارہ رسول کریم کے ایک جلیل القدر صحابیؓ حضرت بلالؓ بن حارث غزنیؓ کی طرف ہے اور جس ضعیف حدیث کی طرف اشارہ ہے اس کو البدایہ و النہایہ ۷:۹۲ پر پوری سند کے ساتھ نقل کیا ہے اور فتح الباری شرح بخاری ۳:۱۴۸ اور وفاء الوفا

سمہودی ۲:۴۲۱ مذکور ہے۔

پھر اس سے استدلال خواب سے نہیں بلکہ قول صحابی سے ہے اور اس پر صحابہؓ کا اجماع سکوتی ہے مگر آپ کو اجماع صحابہ سے کیا غرض آپ کے لئے تو مجتہدین کا اجماع کافی ہے۔ صحابی تو جنگلی ٹھہرا مگر جناب محمد حسین نیلوی صاحب چونکہ عروس البلاد نیلہ کے رہنے والے ہیں جہاں دن کے وقت بھی گیدڑ گھومتے رہتے ہیں اس لئے آپ کسی جنگلی کو اور وہ بھی صحابی رسولؐ کو کیسے خاطر میں لائیں۔ ماسکو واشنگٹن یا لندن کا کوئی مہذب شہری بات کرتا تو یہ تہذیب نو کے سپوت اسے مان لیتے جنگلی کی بات کون مانے کوئی ٹھکانہ ہے انانیت کا۔ کہ صحابی رسول پر جنگلی کی پھبتی کسی جائے۔ اہلبیت زندہ آباد۔

عقیدہ نمبر ۴ ندائے حق نمبر: ۱۳۵

پھر بہقی کو صرف ایک صحابی غیر معروف الفقہ والعدالت یعنی حضرت ابو ہریرہؓ ہی سے روایت ملی۔

لیجئے ایک تیر سے دو شکار۔ اول امام بہقی کا مذاق اڑایا کہ ان میں اتنی سدھ بدھ نہیں تھی کہ صحیح اور غلط میں تمیز کر سکیں مگر وہ مجبور تھے کیونکہ وہ محمد رسول اللہ کے سکھائے ہوئے دین کو حضور کے تربیت یافتہ صحابہ ہی سے لینے کے قائل تھے اگر انہیں یہ اصول معلوم ہوتا کہ صحابہؓ کا قول و فعل حجت نہیں تو آپ ہرگز ایسا نہ کرتے۔ پھر دوسری مجبوری یہ تھی کہ یہ نادر اصول بھی چودہویں صدی میں آکر واضع کیا گیا لہذا وہ معذور ہیں۔ بات حضرت ابوحریرہ کی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں تین سال رہے اور ایسے رہے کہ در سے اٹھے نہیں۔ اور رسول کریمؐ فرائض نبوت ادا کرتے ہوئے مسلسل تین سال تک یعلمھم الکتب والحکمت کے حکم کی تعمیل کرتے رہے اور

وبز کیبھم کے حکم کی تعمیل تین سال ابو ہریرہ ؓ کا تزکیہ کرتے رہے۔مگر ابو ہریرہؓ میں نہ دین کی سمجھ پیدا ہوئی نہ اتنا تزکیہ ہو سکا کہ عدالت کا وصف پیدا ہو جاتا۔پھر وہ ۵۳۷۴ حدیثوں کی روایت کر گئے۔اور ناعاقبت اندیش محدثین میں ان کی روایتوں کو اپنی کتابوں کی زینت بنادیا۔

اب سوچنے کی بات یہ ہے کہ ابو ہریرہؓ کے غیر فقیہہ اور غیر عادل رہ جانے میں قصور معلم اور مزکی کا ہے یا متعلم کا نیلوی صاحب یہ عقیدہ بھی حل کر جاتے تو ایک اور احسان ہوتا۔

محمد حسین نیلوی صاحب کی نسبت نیلہ سے مراد اگر وہ کوردہ نیلہ ہے جو چکوال سے مغرب میں نالہ سواں کے کنارے واقع ہے تو ماننا پڑے گا نیلہ واقع ہی تفقہ فی الدین کا گوارہ اور عدالت کا مرکز ہے۔اور نیلوی صاحب نہایت ذہین طالب علم ہیں۔اور ابو ہریرہؓ سے بڑھ کر ذہین اور نیلہ میں انہیں کوئی معلم اور مزکی بھی ایسا ملا جو معاذ اللہ نبی آخر زماں سے بڑھا ہوا تھا۔حدیث میں عدالت راوی شرط ہے اگر عدالت نہیں تو حدیث قابل حجت نہیں یعنی ابو ہریرہ کی ۵۳۷۴ احادیث قطعاً قابل حجت نہیں۔

اور اگر آپ کی نسبت نیلہ کوردہ سے نہیں بلکہ اس کے جانور سے ہے جسے پنجابی میں نیلا کہتے ہیں۔تو نیلوی صاحب معذور ہیں صحابی رسولؐ کے متعلق اس سے بڑی گالی بھی دے دیتے تو بے جا نہ تھا۔بہر حال صورت جو بھی ہے نتیجہ ایک ہی ہے جو پنجابی زبان میں ادا ہو سکتا ہے۔کہ "ذات دی کوٹ کر لی تے شہتیر ان نوں جھپے۔"

چودہویں صدی کا برخوردار غلط مولوی اور استاذ العلما صحابی رسولؐ حضرت ابو ہریرہؓ پر پھبتی کسے یہ سب روافض کی خوشہ چینی کے کرشمے ہیں۔

ان کے عقیدہ نمبر ۴۔۳ سے نتیجہ یہ نکلا کہ ان کا مذہب توحید نہیں بلکہ "توہین"

ہے۔اس کی زد میں صحابی آئے احادیث رسول ؐ آئیں جمہور امت آئیں اندھے کی لاٹھی کی طرح یہ گھماتے چلے جاتے ہیں۔

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے میں
تڑپے ہیں مرغ قبلہ نما آشیانے میں

صحابہ رسول ؐ کو جنگلی اور غیر فقیہہ اور غیر عادل کہنا ان ہی لوگوں کا دل گردہ ہے۔مگر جب ایمان دل سے نکل جاتا ہے تو اس سے بھی بڑی بڑی باتیں زبان سے نکلتی ہیں۔

اہلسنت کا اجتماعی عقیدہ ہے کہ الصحابہ کلھم عدول اور سینوی اینڈ کمپنی کا عقیدہ ہے کہ ابوہریرہ غیر فقہیہ اور غیر عادل ہے لہذا ثابت ہوا کہ ان بیچاروں پر اہلسنت کا اطلاق سراسر تہمت ہے۔یہ اس تہمت سے بالکل بری ہیں ان کا اہلسنت سے دور کا تعلق بھی نہیں۔

اہلسنت سے ان کی بریت اور بے زاری کا مدار صرف اسی ایک روایت پر مبنی نہیں بلکہ اس کی بنیاد اللہ اور رسول کے کئی ارشاد ہیں مثلاً

(۱) قال تعالیٰ والسبقون الاولون من المهاجرين والانصار والذين ابتعوهم باحسان رضى الله عنهم و رضوا عنه الخ(۹:۱۰۰)	جن لوگوں نے سبقت کی یعنی پہلے ایمان لائے مہاجرین اور انصار میں سے اور جنھوں نے خلوص دل سے ان کی پیروی کی اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی۔

رضا کے الٰہی اور فوز عظیم کا مدار اتباع مہاجرین انصار پر ہے۔اور وہ اتباع بھی ضابطے کی کاروائی نہیں بلکہ باحسان کی قید سے مقید یعنی پورے یقین اور خلوص قلب سے صحابہؓ کا اتباع کرو تو کامیاب مگر ان لوگوں کا عقیدہ یہ ہے کہ صحابہؓ کا قول وفعل حجت نہیں لہٰذا اتباع ممکن ہی نہیں۔لہٰذا قرآن کریم کی اس آیت سے یہ لوگ دستبردار۔

ان بنی اسرائیل تفرقت	بنی اسرائیل ۷۲ فرقوں میں بٹ گئے۔
علی اثنین وسبعین ملته	اور میری امت ۷۳ فرقوں میں
وتفرق امتی علی ثلاثته و	بٹ جائے گی مگر سوائے ایک فرقہ
سبعین ملته کلهم فی النار	کے سب جہنم کا ایندھن ہوں
الاملته واحد ة قالو امن هی	گے۔صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ وہ
یارسول الله قال ماانا علیه	کون سا فرقہ ہے؟فرمایا جس روش پر
و اصحابی	میں اور میرے صحابہ چلے اس روش پر
	چلنے والا فرقہ جنتی ہے

اسی ماانا علیہ و اصحابی کا اصطلاحی نام اہل سنت والجماعت ہے۔اب دیکھنا یہ ہے کہ ماانا علیہ یعنی جس عقیدہ اور عملی زندگی پر میں کار بند ہوں کہاں سے معلوم ہوگا۔ان لوگوں کا عقیدہ یہ ہے کہ صحیح احادیث رسول نہایت قلیل ہیں۔لہٰذا تواتر غائب پھر وہ جو قلیل ہیں وہ ساقط الاعتبار ہیں لہٰذا رسول کریمؐ کی کوئی بات قابل اعتبار نہیں۔(معاذاللہ)

پھر ماانا علیه پر قائم رہنے کی صورت کیا ہوگی؟ظاہر ہے کہ کوئی صورت نہیں۔

دوسرا جزد اصحابی یعنی میرے صحابہؓ کے عقیدہ وعمل پر کار بند ہو مگر ان حضرات کے نزدیک صحابی کا قول وفعل حجت نہیں۔لہٰذا ان کے لئے صحابیؓ کا اتباع ممکن نہیں

۔لہٰذا یہ لوگ اہلسنت کی تہمت سے بری۔

(۳) قال اتبعوا سواد الاعظم من شذ شذ فی النار

مگر ان کا اعلان یہ ہے کہ ''ہم جمہور سے علیحدہ ہی اچھے رہے۔دوسرے لفظوں میں ان کا کہنا یہ ہے کہ ہمارے لئے جہنم ہی ایرکنڈیشنڈ ہے۔یعنی اہلسنت کو دور سے سلام۔''

(۴) من خرج من الجماعته فید شبر

بالشت بھر کا کیا کہنا ان لوگوں نے جماعت کے ساتھ رہنا اپنی توہین سمجھی لہٰذا اب تو امت کوان پر اہلسنت والجماعت کی تہمت لگانے سے باز آجانا چاہیئے۔

عقیدہ نمبر ۵ ندائے حق صفحہ نمبر:۵۲۔۲۵۱

کوئی عمل صحابہؓ کا ایسا دیکھایئے جس سے ثابت ہو سکے کہ صحابہؓ حضورؐ کو زندہ درقبر سمجھتے تھے یا ان کی حدیث و روایت پیش کرو جس سے ثابت ہو کہ حضورؐ نے صحابہ کرامؓ کو وصیت کی کہ میں مرنے کے بعد زندہ تو ہو جاؤں گا مگر مجھے زندہ درگور ہی رہنے دینا۔قبر سے مجھے نہ نکالنا۔

اس بیان میں ایک تو حیات النبی کا انکار ہے اور سچ پوچھئے تو یہ عقیدہ ان کے مذہب کی جان ہے۔صرف ایک عقیدہ کے لئے ان لوگوں نے خرافات کا انبار لگا دیا۔اور ورق پہ ورق سیاہ کر ڈالے جس کی تفصیل آئندہ صفحات پر پیش کی جا رہی ہے۔دوسرا ان کی ڈھٹائی اور دریدہ دھنی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔کہ حضور اکرمؐ کے لئے ''زندہ درگور'' کی ترکیب استعمال کی ہے۔یہ ان کے مذہب توہین کا زندہ ثبوت ہے۔ جمہور اور صحابہؓ کی توہین سے ان کا جی نہ بھرا اللہ تعالیٰ کے آخری نبیؐ کے لتے لینے شروع کیے۔سچ کہا اکبر نے:

حضرت کی یادہ گوئی کچھ مستند نہیں ہے
کہنے کی ایک حد ہے بکنے کی حد نہیں ہے۔

''زندہ درگور'' کہنے والوں کو روضہ اقدس کی حیثیت کا علم کیونکر ہو سکتا تھا ان کے ٹیڑھے دماغ میں ازخود یہ سیدھی بات آ نہیں سکتی تھی۔اور کسی سے پوچھنا ان کی انانیت کے منافی تھا۔اور کوئی بتا دے تو ان کے لئے ماننا ایسا ہے جیسے ہندو کو کلمہ پڑھنا۔

قرآن حکیم نے ایک اصول بتایا ہے

والذین ھاجروفی اللہ من بعد ماظلمو لنبؤلھم فی الدنیا حسنتہ (۱۶:۴۱)	جن لوگوں نے ظلم سہنے کے بعد وطن چھوڑا ہم ان کو دنیا میں اچھا ٹھکانہ دیں گے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کی مہاجرین کے لئے جو حضور اکرمؐ کے غلام ہیں اعلیٰ جگہ کی بشارت ہے جس کی وجہ سے انہیں یہ سعادت نصیب ہوئی۔اس کے لئے کیا کسی ادنیٰ جگہ کا انتخاب ہونا تھا۔عقل اگر ہو تو کہے گی ہرگز نہیں اور اگر رسول کی بات پر اعتبار ہو تو وضاحت ہو جائے گی کہ۔

مابین نیتی ومنبری روضۃ من ریاض الجنۃ و منبری علی حوضی	میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔

ظاہر ہوا کہ روضہ رسول سب سے اعلیٰ جگہ ہے اس لئے تمام مسلمان یہ عقیدہ رکھتے ہیں اور تمام مفسرین، محدثین ،فقہا کرام اور متکلمین کا اجماعی عقیدہ

ہے کہ روضہ رسول کی شان کعبۃ اللہ، کرسی، عرش، اور جنت سے بھی اعلیٰ ہے۔ یہ ٹکرہ جنت الفردوس سے دنیا میں لایا گیا۔ اور دنیا کے احکام ولوازمات اس سے سلب کر لئے گئے۔ برزخ کے احکام اس میں بدستور جاری ہیں۔

(دیکھئے عرقاۃ شرح مشکوہ، شامی، زرقانی، نسیم الریاض اور حیات برزخیہ)

اور ہر مسلمان حضور اکرمؐ کے اس ارشاد پر یقین رکھتا ہے بشرطیکہ مسلمان ہو کہ۔

ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء	اللہ تعالیٰ نے یقیناً زمین کے لئے حرام قرار دے دیا ہے کہ وہ انبیاءؑ کے جسموں کو کھائے۔

تو روضہ اقدس میں جسد اطہر مع روح زندہ ہیں اور چونکہ یہ جنت کا ٹکرہ ہے۔ جنت کی کسی چیز پر تغیر وتبدل نہیں۔ لہٰذا حضور اکرمؐ کے جسد و روح میں کسی قسم کا تغیر نہیں آسکتا۔ جنت کی اس خصوصیت کا قرآن کریم میں کئی جگہوں پر ذکر موجود ہے۔

ان لک الاتجوع فیھا ولا تعری و انک لا تظئو فیھاولاتضحیٰ (۱۱۹:۲۰)	یہاں تم کو یہ آشائس ہو گی کہ نہ بھوکا ہو گا اس میں کوئی نہ ننگا اور یہ کہ پیاسے رہو نہ دھوپ کھاؤ۔
وناکھة کثیرہ لا مقطوعتہ ولا ممنوعہ (۳۳:۳۲:۵۶)	اور کثرت سے میوے جو نہ کبھی ختم ہوں نہ ان سے کوئی روکے۔

لہذا ثابت ہوا کہ جسد اطہر روضہ اقدس میں زندہ ہے۔ اس میں تغیر و تبدل محال ہے۔ روح اقدس مشاہدہ باری، انوار تجلیات باری میں اس قدر مستغرق ہوتا ہے۔ کہ جسد اقدس بھی متاثر ہوتا ہے۔ جیسا لوہا آگ میں ڈالا

جائے تو لوہے کا رنگ اور آگ کا رنگ ایک ہی ہو جاتا ہے۔ بوجہ اثر اندازی روح کے بدن بھی روح کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ روح بذات خود برزخ میں مکلّف ہو جاتا ہے۔ جیسے بدن بذات خود دنیا میں مکلّف تھا۔ جسد اطہر پر موت کا جو اثر ہوا وہ صرف استغراق کی حالت کی طرح ہوا۔ جیسے انبیاءؑ دنیا میں سوتے تھے تو وہ حالت استغراق کی ہی ہوتی تھی۔

ارشاد نبویؐ ہے۔

تنام عینامی ولاینام قلبی

سینوی صاحب کو اگر نبی کریمؐ کے ساتھ مسلمان کا سا نہیں ہے بلکہ انسان کا سا تعلق بھی ہوتا تو ''زندہ در گور'' کی جگہ کم از کم زندہ در جنت الفردوس ہی کہہ دیتے۔ مگر

خدا کی شان ہے ناچیز، چیز بن بیٹھیں
جو بے تمیز ہوں یوں باتمیز بن بیٹھیں

سینوی صاحب کو اہلسنت والجماعت کا عقیدہ معلوم ہوتا تو کم از کم جو یہ جھوٹ موٹ کے اہل سنت بنے ہوئے ہیں ایسا کہنے سے کچھ تو حیاء آتی۔ اہل سنت کا عقیدہ یہ ہے۔

الانبیاء لایموتون بل ینتقلون من دار الی دارای ینتقلون من دارالدنیاالی دارالبرزخ وھم احیاء فی عالم البرزخ وھم یصلون

انبیاء مرتے نہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر میں منتقل ہوتے ہیں۔ یعنی دار دنیا سے عالم برزخ میں اور وہ برزخ میں زندہ ہیں نماز پڑھتے ہیں اور فائدہ اٹھاتے ہیں

وینمتعون فیها بل الموت بلکہ موت ان کے لئےایک پل ہے جو
جسرلهم الیٰ الحبی دوست سے ملاتی ہے

مگر سنیوی اینڈ کمپنی کی ساری مہم آرائی اس حقیقت کے خلاف محاذ قائم کرنے کی ہے۔وہ کیونکر اسے تسلیم کر سکتے تھے اور اصل میں ان کی مجبوری یہ ہے کی رسول ﷺ کی توہین کے بغیر ان کی سکہ بند توحید کی تکمیل ہی نہیں ہوسکتی اور ہوبھی کیسے جب ان کے استاد اول نے اس کی بنیاد ہی اس پر رکھی تھی کہ انا خیر منہ کہہ کر پہلے نبی کی تحقیر اورتوہین کی طرح ڈالی تھی ۔تو یہ اس کے شاگرد دان خاص آخری نبی کی توہین سے اس کی تکمیل کیسے نہ کرتے۔

عقیدہ نمبر ۶

مولوی اللہ بخش کی کتاب اربعین سے چند اقتباسات پیش کئے جاتے ہیں۔جوان کے بنیادی عقیدہ کے مختلف اسالیب بیان ہیں۔

(ا) نبی کریمؐ ،عندالبقر،صلوۃ وسلام قطعاً نہیں سنتے اور یہ عقیدہ نبی کریمؐ کے نہ سننے کا یعنی عدم سماع جزو ایمان ہے ۔اور جوشخص نبی کریمؐ کے سماع یا برزخ والوں کے سماع کا قائل ہے وہ کافر مشرک ہے بلکہ یہ عقیدہ یہود کا ہے''۔

(ب) نبی کریمؐ کے جسد اطہر سے روح کا کسی قسم کا تعلق نہیں ہے اور یہ عقیدہ تعلق روح کا بدن سے کافر بت پرستوں ہندووٗں کا ہے۔

(ج) جن حدیثوں میں سماع ہوتی یا صلوۃ وسلام عند قبر نبی کریمؐ ثابت ہے وہ قول رسولؐ نہیں من گھڑت حدیثیں اور من گھڑت قصے ہیں۔

(د) بعد موت ثواب عذاب صرف روح کو ہوتا ہے۔جسد عنصری کونہیں ہوتا۔نہ روح کا تعلق بدن سے ہے یہ عقیدہ ہندووٗں سے لیا گیا ہے۔

(ر) نبی کریمؐ کو مدینہ منورہ میں مدفونہ قبر میں ماننا شرک ہے۔

مولانا عبدالعزیز شجاع آبادی اپنی کتاب دعوت الانصاف صفحہ نمبر ۲۲ پر لکھتے ہیں۔

(ا) اس گروپ (غلام خانی) کے ایک صاحب جو مولانا عبداللہ درخواستی صاحب کا مرید تھا سے کہا کہ تمہارے پیر صاحب تو سماع عندالقبر شریف کے قائل ہیں ان کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے۔فوراً جواب دیا وہ بھی کافرتم بھی کافر جو بھی سماع کا قائل ہو سب کافر

(ب) مولوی سعید احمد چتوڑ گڑھی نے مجمعہ عام میں اعلان کیا کہ نبی کریمؐ اپنی قبر پر پڑھا ہو درود سلام نہیں سنتے نہ سماع جسمانی نہ سماع روحانی جو شخص سماع کا قائل ہو خواہ کسی تاویل سے ہو وہ قرآن و حدیث اور شریعت کی روح سے بلا تاویل کافر مرتد ہے۔ اور جو شخص سماع کے قائل کو کافر مرتد نہ سمجھے وہ بھی کافر ہے۔نیز جو شخص اس مسئلہ کو فرعی کہتا ہے وہ بھی کافر

(احمد سعید کی تقریر موضع کھلوال بہاولپور)

(ج) اسی تقریر کے دوران احمد سعید نے کہا:

''اگر نبیؐ کے سماع عندالقبر کا قائل ابوبکر صدیق بھی ہوتا تو وہ بھی کافر ہے۔''

(د) صفحہ ۲۷ پر اپنے نام اشاعتہ التوحید والسنہ کا خط نقل کیا ہے۔لکھا ہے ''احمد سعید نے منافقانہ دستخط کر دیئے ہیں کہ سماع والے کافر نہیں شاہ صاحب (عنایت اللہ گجراتی) نے بالکل دستخط سے انکار کر دیا کہا کہ میرا عقیدہ یہی کفر کا ہے اور محمد سعید کا یہی عقیدہ ہے۔''

(ر) ''عنایت اللہ شاہ گجراتی نے خان گڑھ میں اپنی تقریر کے دوران کہا مشرک چار قسم کے ہیں۔اول یہود و انصاری، دوئم مشرکین، سوئم بریلوی، چہارم دیوبندی جو سماع عندالقبر کے قائل ہیں۔''

(س) مولوی عبدالعزیز لکھتے ہیں اس گروپ کے واعظوں نے نہ صرف مسلک کی سٹیج کو بدنام کیا بلکہ اپنے اکابر کو ایک مخمصے میں مبتلا کر دیا۔جگہ جگہ قائلین، سماع، صلوۃ وسلام عندالقبر کو کافر مشرک کا فتویٰ دیا اور اہل توحید کو خانہ جنگی پر مجبور کر دیا۔

(ط) دعوت الانصاف صفحہ نمبر ۳۵ پر لکھتے ہیں۔

ہمارے ہاں شجاع آباد میں عنایت اللہ گجراتی اور احمد سعید توحید کے موضوع پر خطاب کر رہے تھے۔سعید نے کہا بت نہیں سنتے خدا سنتا ہے بت عام ہیں۔

خدا کے بنائے ہوئے ہوں۔جیسا حضور اکرمؐ یا لات منات کی مورتی'' عنایت اللہ شاہ نے تصدیق کی اور کہا۔یہ نوجوان میری کمی پوری کرے گا۔

ندائے حق صفحہ نمبر ٦۵ پر ارشاد ہے۔

''جو لوگ انبیاءؑ کی حیات حسیہ، حقیقیہ، جسمانیہ، عنصریہ کامل کے مدعی ہیں ان کا فرض تھا کہ انبیاءؑ کو خصوصاً اپنے نبی کریمؐ محمد رسول اللہ ﷺ کو قبر سے نکال لیتے تاکہ لوگ بھی آپ کی زیارت سے مشرف ہو کر صحابی کا درجہ حاصل کر لیتے اور مختلف مسائل کا تصفیہ حضورؐ سے کروا لیتے۔''

ان تمام اقتباسات سے اس ملحد گروہ کے اس مخصوص عقیدہ کی تکرار ظاہر ہوتی ہے جس کو ان لوگوں نے مدار کفر و ایمان قرار دیا ہے اس کے علاوہ کچھ اور

خرافات بھی ہیں۔جن کو بکواسات کے علاوہ کچھ کہا نہیں جاسکتا۔جس کا خلاصہ یہ ہے۔

(۱) سماع موتی بالخصوص سماع صلوۃ وسلام عندالقبر کا عقیدہ بلاتاویل کفر ہے۔

(۲) سماع موتی کا عقیدہ رکھنے والا خواہ ابوبکر صدیق ہی کیوں نہ ہو وہ کافر ہے۔

(۳) سماع موتی کے قائلین کو جو کافر نہ سمجھے وہ بھی کافر ہے۔

(۴) بریلوی ،دیوبندی دونوں مشرک ہیں۔

سماع موتی کے موضوع پر تفصیلی بحث اپنے مقام پر آرہی ہے۔فی الحال یہ دیکھ لیا جائے کہ ان ملحدوں کی کفرسازی کی بمباری کی زد کس کس پر پڑھتی ہے اور اس سے بچتا کون ہے۔

ا۔حضرت ابوبکر صدیق صلوۃ وسلام عندالقبر النبیؐ کے قائل ہیں دیکھیے ۔

تنزيه الشريعه من اخبارالشينعته الموضوعه :۳۲۵

وله شواهد من حديث عبدالله بن مسعودو عبدالله بن عباس وابی هريره اجمعها البيهقی ومن حديث ابی بكرن الصديق اخرجه الديلمی من حديثهما اخرج العقيلی

اس حدیث کے صحیح ہونے میں شواہد موجود ہیں عبداللہ بن مسعودؓ اور عبداللہ بن عباسؓ اور حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کی حدیثیں ہیں جن کو بیہقی کے دیلمی نے اور عقیلی نے اخراج کیا ہے۔

وہ ریت جس کی صحت پر اتنے گواہ پیش کیے گئے ہیں یہ ہیں۔

من صلی علیٰ عنده قبری سمعته الخ یعنی جو شخص میری قبر پر حاضر ہو کر مجھ پر دورد بھیجے میں سنتا ہوں۔

معلوم ہوا کہ ان ملحدین کے نزدیک ابوبکر صدیق کافر ہیں۔ یہ ہے ان ملحدین کی رافضیانہ توحید کا شاہکار۔

حضرت صدیق اکبرؓ کے اس عقیدہ کے متعلق یہ حقیقت ذہن میں رہے کہ آپ نے یہ عقیدہ اپنے اجتہاد سے یا ذاتی رائے کی بنا پر نہیں اپنایا تھا بلکہ حضور اکرمؐ کے ارشاد سن کر سماع موتیٰ کے قائل ہوئے تھے اور صرف صدیق اکبرؓ ہی قائل نہیں ہوئے تھے آپؓ کے بعد تمام علمائے امت اس کے قائل رہے۔ چنانچہ علامہ ابن کثیر اپنی تفسیر ۳:۴۳۸ پر فرماتے ہیں۔

والسلف مجموعون علی	سلف کا اس پر اجماع ہے ان
ھذا قد تواترت الاثار منھم	سے متواتر روایات آچکی ہیں کہ
بان المیت یعرف بزیارہ	میت زندہ زائر کو پہچانتا ہے اور
الحی له و لیستبشر	اس سے خوش ہوتا ہے

اور مولانا عبدالحی لکھنوی نے شرح وقایہ ۲:۲۵۳ کے حاشیہ پر فرمایا۔

وروایات کثیرہ فی کتب	حدیث کی کتابوں میں کثرت
الحدیث وامارد عائشه و	سے روایات موجود ہیں۔
بعض قلک الاحادیث فلم	حضرت عائشہؓ کے اختلاف اور
یعتدبه جمھور الصحابته	بعض ایسی حدیثوں کو صحابہؓ اور
ومن بعدھم	تابعین نے اعتماد نہیں کیا

یعنی سماع موتی کے عقیدہ کی بنیاد احادیث نبویؐ ہیں اب آپ اندازہ لگائیں کہ ان ظالموں کے فتویٰ کفر کی زد کس پر پڑتی ہے،

۲۔ پھر جمہور صحابہؓ اور تابعین سماع موتی کے قائل ہیں تو ان ملحدوں کے نزدیک تمام صحابہؓ اور تابعین کافر ٹھہرے۔

ابن کثیر کی اس عبارت کے متعلق یہ کفر ساز پارٹی کہتی ہے کہ یہ عبارت الحاقی ہے کہاں سے معلوم ہوا؟

سنئے تفسیر ابن کثیر مکتبہ امیریہ میں یہ عبارت نہیں ملتی۔ کیوں اس لئے کہ کسی ع و غ قسم کے ملحد نے خیانت سے کام لے کر یہ عبارت اڑا دی۔ ابن کثیر کے دو نسخے اصل موجود ہیں۔ ایک وہ جو معالم التنزیل مطبع المنار مصر کے حاشیہ پر ہے۔ دوئم وہ جس کو مطبع دارالاحیاء الکتب العربیہ نے طبع کیا۔ ان دونوں میں یہ عبارت موجود ہے اور ان دونوں نسخوں میں نسخہ مکیہ پر اعتماد کیا ہے اردو ترجمہ اسی مکتبہ امیریہ کا ترجمہ ہے۔

۳۔ مندرجہ ذیل ۶۰ علماء جن میں مفسر، محدث، فقہیہ سبھی شامل ہیں۔ وہ سماع موتی کے قائل ہیں۔

امام بخاری، امام مسلم، امام ترمذی، امام نسائی، امام ابن ماجہ، امام ابو داؤد، امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل، امام ابو یوسف، امام محمد، امام طحاوی، ابن ابی شبیہ، ابوداؤد طیالسی، طبرانی، ابن شاہین، ابونعیم، ابن حبان، ابن عساکر، حکیم ترمذی، حاکم، ابن سعد، بیہقی، ابن خزیمہ، ضیاء مقدسی، ابو یعلی، محی السنۃ بغوی، دارمی، دارقطنی، خطیب، سعید بن منصور، ابن مردویہ، ابن ابی الدینا، دیلمی، ابن ابی حاتم، ابن بخار بزار، ابن عدی، رافعی، ابن عرفہ، ابن الھویہ، ابن راھویہ، ابن

جوزی، قاضی عیاض، عبدابن حمید، ابو نصر، امام سنجری فی الامانتہ، ہروی، ابن مندہ ابن لسنی، رویانی طبری، فی الریاض النظرہ، خطابی، خفاجی، ابن حجر عسقلانی، امام نووی، صاحب سراج الوہاج، علامہ سندھی، امام شعبی، امام منیر شارح بخاری۔

حال کے ملحدین کے نزدیک یہ سارے حضرات کافر قرار پائے۔

۴۔ ''المہند علی المفند'' جو علمائے دیوبند کے اجماعی عقیدہ کی تاریخ دستاویز ہے اس میں مولانا خلیل احمد محدث اکابر دیوبند کا عقیدہ بیان کرتے ہیں جس کا حاصل یہ ہے۔ نبی کریم ﷺ اور تمام انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور برزخ میں ان کی حیات دنیوی ہے اور اس نقطہ نظر کی تائید کے لئے بانی دیوبند حضرت مولانا قاسم نانوتوی کی کتاب آب حیات کا حوالہ بھی دیا کہ علمائے دیوبند کا یہ عقیدہ حیات انبیاءؑ ان کے اسلاف سے بطور توراث ملا ہے کوئی انفرادی رائے یا وقتی ہنگامی فتویٰ نہیں ہے جو حوادثات کے پیش آنے سے اتفاقاً سامنے آگیا ہو۔ اس طرح یہ مسئلہ اثبات حیات انبیاءؑ بطرز مذکور سلف سے خلف تک یکسانی کے ساتھ مسلمہ اور متفقہ رہا ہے۔ اور تمام علمائے دیوبند کا یہ اجتماعی مسلک ہے۔ جس سے کوئی فرد بھی منحرف نہیں ہے۔

یعنی چوتھے راؤنڈ پر ان ملاحدہ نے تمام اکابر دیوبند کو کافر قرار دے دیا۔

یہاں ایک اور عقدہ بھی حل ہوجاتا ہے۔ یہ عین غین سینوی پارٹی اپنی معاشی اور معاشرتی ضرورتوں اور مجبوریوں کے تحت اپنے آپ کو دیوبندی کہلاتے ہیں۔ سوچنے کی بات یہ ہے کہ جب اکابر دیوبند جب ان کی نگاہ میں کافر ہیں تو یہ لوگ اپنی دیوبندیت کی نسبت کس سے جوڑتے ہیں۔ جب دیوبندیوں کا کوئی ایک فرد بھی حیات انبیاءؑ سے منحرف نہیں تو یہ ملاحدہ کا ٹولہ جو صرف منحرف ہی

نہیں ہوا بلکہ ان کو کافر قرار دے بیٹھا پھر بھی یہ دیوبندی ہی رہے۔ثابت ہوا جہاں ان پر اہلسنت والجماعت کی تہمت لگی ہوئی ہے وہاں دوسری تہمت دیوبندی کی بھی ہے۔حاشاوکلا یہ ہرگز دیوبندی نہیں ہیں ہاں منکرین حدیث اور رافضیوں سے ان کا اعتقادی شجرہ نسب ملتا ہے۔

۵۔۲۲ جون ۱۹۶۲ء کو قاری محمد طیب صاحب کے پاس یہ لوگ مدرسہ عثمانیہ حنفیہ میں جمع ہوئے ایک تحریری معاہدہ ہوا جس کی عبارت یہ ہے۔

وفات کے بعد نبی کریمؐ کے جسد اطہر کو برزخ قبر شریف میں یہ تعلق روح حیات حاصل ہے اور اس حیات کی وجہ سے روضۂ اطہر پر حاضر ہونے والوں کا صلوۃ وسلام سنتے ہیں۔

دستخط قاری محمد طیب حال وارد راولپنڈی ۲۲۔جون ۱۹۶۲

دستخط قاضی شمس الدین

دستخط قاضی نور محمد

دستخط لاشے غلام اللہ خان

یہ معاہدہ ایسی حالت میں ہوا کہ قاضی صاحبان اور لاشے کے ہوش و حواس قائم ٹھیک ٹھاک تھے اس لئے:۔

ا۔اگر یہ دستخط سچ مچ کے تھے تو اس پارٹی کے نزدیک یہ تینوں حضرات کافر بلاتاویل قرار پائے اور جب شیخ کافر ہو تو مرید سوائے اس کے اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ

دوش از مسجد سوئے خانہ آمد پیر ما
چیست یاران طریقت بعد ازیں تدبیر ما

مگر تعجب کی بات یہ ہے کہ کافر شیخ القرآن بھی ہوا کرتے ہیں اس لئے پنڈت ، دیانند، سرسوتی، نولڈ کیے ،ہیل، رچرڈ بیل وغیرہ کو اگر کوئی شیخ القرآن سمجھے تو تعجب کی بات نہیں۔

۲۔ اگر یہ دستخط محض دفع الوقتی کے لئے کڑی مچی کیے تھے تو دوصورتوں میں سے ایک صورت ہوسکتی ہے۔یعنی اگر نفاق کا لبادہ اوڑھا تو ان کا رشتہ عبداللہ بن ابی سے جاملا یا تقیہ کی لوئی اوڑھی تو ان کا سلسلہ عبداللہ بن سبا سے جا ملا۔ بہر حال جو بھی صورت ہو ان شیوخ کو مسلمان ثابت کرنے کیلئے نہ کوئی علم کلام کام دے سکتا ہے نہ کوئی تاویلات کا ہتھیار کام آسکتا ہے۔

اس دستخطی لغزش کی توجیہہ خود شیخ لاشے نے ایک موقع پر فرمادی ۔واقعہ یوں ہے ایک مرتبہ ''شیخ القرآن ڈھوک زمان داخلی چکڑالہ تشریف لائے تقریر کے بعد کو لوٹے تو قاضی عمر الدین صاحب مشایعت کے لئے ساتھ ہوئے ۔راستے میں شیخ سے سوال کیا''۔ بنی کریمؐ عندالقبر صلوۃ وسلام سنتے ہیں یا نہیں۔ ''شیخ جی صاحب دیا'' ہم کو یہ بھی یقین نہیں کہ آپ کا وجود مبارک صحیح موجود ہے یا مٹی ہو چکا ہے۔قاضی عمر الدین نے کہا تو پھر حیاۃ النبیؐ کے مسئلہ پر دستخط کیوں کئے تھے؟ شیخ نے اب باصوات لاجواب فرمایا کہ کیا کرتے اگر دستخط نہ کرتے تو بندہ ایک بھی ساتھ نہ رہتا۔یہ ہے صاحب جواہر القرآن کی قرآن دانی کا جوہر یہ ہے صاحب جواہر التوحید کی توحید کا حدود اربعہ یعنی بندے ساتھ ہونے چاہئیں ایمان رہے یا نہ رہے یہ توحید کے دعوے ،یہ سنت کے نعرے ،یہ شیخ القرآنی کے چرچے ۔یہ دیوبندیت کے پروپیگنڈے۔محض سوانگ ہیں ۔ایکٹنگ ہے کہ کسی طرح بندے اپنے گرد جمع کئے جاسکیں یہ ہے جوہر القران اور یہ ہے

جواہر التوحید۔

روٹی تو کسی طرح طور کما کھائے مچھندر

ان پانچ تکفیری بموں کے بعد وہ صفایا ہوا کہ دنیا سے مسلمانوں کا نام و نشان مٹ گیا لے دے رہ گئے تو بندیالوی ،سینوی، گجراتی اور چتوڑگڑھی باقی رہے نام اللہ کا۔ارے ظالمون اپنے شیخ کو بھی کافر بنا کے چھوڑا۔

تمہارا تھا دوستدار حالی اور اپنے بیگانے کا رضا جو
سلوک اس سے کئے یہ تم نے تو ہم سے کیا کیا نہ کیجئے گا

یہ تھا ان لوگوں کے شغل تکفیر کا ماحصل اب ہم ان کے ان ہذیانات کا جائزہ لیتے ہیں جو اپنے اصل عقیدہ کے ساتھ یہ لوگ ضمناً بیان کرتے ہیں۔

ا۔بچہ جمہورے نے کہا کہ ایک بت خدا نے بنائے ہوئے ہیں جیسے محمد رسول اللہ۔بابا نے خوش ہو کر کہا یہ جوان میری کمی پوری کرے گا۔

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ کوئی چیز بے مقصد نہیں بنائی جاتی یہ انسان کی فطرت ہے تو یہ تسلیم کرنا مشکل ہے کہ خالق انسان کوئی چیز بے مقصد بنائے۔

بت بنانے کا مقصد کیا ہوتا ہے یا ہوسکتا ہے ظاہر ہے کہ پوجا پاٹ اور پرستش کے لئے بنایا جاتا ہے اس کے بغیر اس کا کوئی مقصد نہیں البتہ زمانہ حال میں ایک اور مقصد وضع کرلیا گیا ہے اور وہ ہے ڈیکوریشن۔

اس اصول کے تحت ظاہر ہے کہ انسانوں نے جو بت بنائے وہ پوجا پاٹ کے لئے بنائے تو سوال یہ ہے کہ خدا نے بقول ان ملاحدہ کے جو بت بنایا کس مقصد کے لئے بنایا۔اگر خدا پرانے خیال کا ہے تو اس کا مقصد بھی وہی پوجا پاٹ کرنا ہوگا۔ اگر ماڈرن ہے تو اس کا مقصد ڈیکوریشن ہوسکتا ہے۔بہر حال ان

ملاحدین کے نزدیک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حثیت ان دونوں میں سے ایک ہے یا دونوں ہیں اگر خدا نے بت پوجا پاٹ کرانے کی غرض سے بنایا تو اس کی پوجا پاٹ کرنا عین رضائے خداوندی ہے اور پوجا کرنے والوں کی حیثیت مقصد تخلیق کو پورا کرنے کی ہوئی پھر شکوہ کیا اور گلہ کیوں۔

اور اگر مقصد دوسرا ہے تو پھر حضور اکرمؐ کا رسول ، ہادی ، مزکی ، معلم ، ہونا سب حیثیتیں ختم ہوئیں۔ پھر رسالت پر ایمان کہاں سے ڈھونڈو گے۔ استاد اور شاگرد دونوں ایسے جاہل بلکہ اجہل ہیں کہ اتنا بھی نہیں سوچتے کہ جو بکواس وہ کر گئے ہیں اس کا مفہوم اور مطلب کیا ہے اور یہ بکواس کرنے کی اپنی حیثیت کیا متعین ہوتے ہے۔

کہ خدا خود بت گر ہے۔

۲۔ دوسرے بذرجمہر فرماتے ہیں۔ "حیات کے مدعی اپنے نبی کریم کی قبر سے نکال لیتے تا کہ لوگ صحابی کا درجہ حاصل کر لیتے۔"

ان حضرات جہالت مآب کو اتنا علم بھی نہیں کہ صحابی ہونے کے لئے دو شرطیں ہیں اول حیات دنیوی اور مکلّف ہونا۔ دوم اسی دنیائے آب و گل میں تکلیف شرعی کی شرط کے ساتھ صحبت کا شرف حاصل ہونا۔

کیا ان دونوں شرطوں کا امکان ہے ؟ ظاہر ہے کہ نہیں تو پھر شرف صحابیت کا سوال ہی کہاں پیدا ہوتا ہے۔ خیر یہ تو سینوی صاحب کی جہالت کا شہکار ہوا۔ دوسری طرف حضور اکرمؐ قبر سے نکال لانے کی بکواس کرنا یہ ان کی ڈھٹائی اور دریدہ دہنی کی دلیل ہے

عقیدہ نمبر ۷

قرآن کی تفسیر کرنے میں انسان رسول خدا کی تفسیر یا صحابہ کرامؓ یا ائمہ تفسیر کی تفسیر کا محتاج نہیں بلکہ جس طرح سمجھ آئے تفسیر بیان کردے۔اول تو یہ اصول ان کی جہالت کا ایک اور شہکار ہے اگر ان لوگوں نے کسی سے نہیں بلکہ از خود ہی قرآن پڑھا ہوتا تو لتبین للناس مانزل الیہم ایک ایسی حقیقت ہے کہ انسان وہ نہیں کہ سکتا جوانہوں نے کہی مگرشرط یہ ہے کہ قرآن پر ایمان ہو کہ اللہ کی کتاب ہے اور کتاب ہدایت ہے ۔کیونکہ قرآن کی تبیین نبی کے فرائض میں داخل ہے۔مگر یہ عجیب بات ہے کہ نبی تو اپنے فرض کی بجا آوری کے لئے قرآن کی تبیین تفسیر تشریح کرتا ہے مگر امت کہتی ہے ہم قرآن کی تفسیر میں رسول ﷺ کے محتاج نہیں ۔کہئے کوئی جوڑ ہے ان دونوں باتوں میں۔

ہاں ایک صورت ہے کہ اگر قرآن کو محض ایک ادب پارہ سمجھا جائے تو ہر ادیب کو حق ہے کہ اپنی سمجھ کے مطالب معنی اخذ کرتا رہے مگر اس صورت میں قرآن کیا ہوا دیوان غالب بن گیا۔

اس سے معلوم ہوا کہ عین غین پارٹی قرآن کے کتاب ہدایت ہونے پر ایمان نہیں رکھتی بلکہ ایک محض ادبی شہکار سمجھتی ہے۔گویا ان بچاروں پر ایک تہمت لگائی جاتی ہے کہ ان کا اللہ کی کتاب پر ایمان ہے۔ظاہر ہوا کہ یہ اس تہمت سے بالکل بری ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ جب اصول پر ٹھہرا کہ جس کی سمجھ میں قرآن کی جو تفسیر آئے وہی درست ہے۔تو آپ نے آسمان سر پر کیوں اٹھا رکھا ہے کہ ہماری بات سنو دین ہم سے سیکھو،توحید ہم سے سیکھو قرآن ہم سے سیکھو یعنی کسی کی نہ مانو۔ ہماری مانو! بھائی تمہاری کیوں مانیں۔تم کوئی مافوق البشر مخلوق ہو جب تم

عقل سے اتنے پیدل ہو کہ خود اصول قائم کر کے خود توڑتے ہو تو تم پاگلوں کے پیچھے کون چلے۔ جب ہر شخص کو حق ہے کہ اپنی سمجھ کے مطابق قرآن کی تفسیر کرے تو تم اپنی سمجھ کو دوسروں پر مسلط کرنے کا حق کہاں سے لائے ہو۔ جب کہ تمہاری سمجھ کو سمجھ کہنا ہی پرلے درجے کی ناسمجھی ہے۔ کیوں کہ تمہاری سمجھ تو ایسی مادر پدر آزاد ہے کہ نہ وہ رسول کی محتاج نہ صحابہ کی محتاج، نہ ماہرین علماء کی محتاج نہ جانے کس بدررو میں بہتی ہوئی آپ کے قابو آگئی۔

تیسری بات یہ ہے کہ اگر قرآن ایسا ہی بازیچہ اطفال ہے تو حقیقت کا لفظ بے معانی ہے اور دین کا مفہوم بس موم کی ناک ہے۔ جدھر چاہو پھرو اور جو صورت چاہو تیار کرلو۔ جتنے آدمی اتنی سمجھیں، جتنی سمجھیں اتنے دین۔ پھر یہ جو کافر کافر کی رٹ لگا رکھی ہے حماقت نہیں تو اور کیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اسلام کے لیبل سے باطل مذہب یا تحریک چلانے کا واحد کامیاب نسخہ یہی ہے کہ رسول سے رشتہ منقطع کر کے قرآن کو اپنی خواہشات کا تابع بنا لو۔ نام قرآن کا لو بات اپنی کہو۔ آپ تحقیق کر کے دیکھ لیں اسلام کے نام سے جتنے باطل فرقے منصۂ شہود پر آئے سب نے اسی نسخہ سے کام لیا۔ قرآن کے الفاظ کو آڑ بنائے رکھو مگر بات اپنے مطلب کی کہو۔ ہاں ایک فرقہ جسے غلطی سے اسلامی فرقہ سمجھا جاتا ہو ذرا دلیر واقع ہوا اور اس نے اعلان کر دیا کہ یہ وہ قرآن ہی نہیں جو محمد رسول اللہ پر نازل ہوا تھا۔ لطف یہ ہے کہ الہامی کتاب کے بغیر الہامی مذہب کا دعوہ بھی کیا جاتا ہے اور دنیا میں ہزاروں ایسے ''سادے'' مل جاتے ہیں جو اسے اسلام ہی سمجھتے ہیں۔

جفائیں بھی ہیں، فریب بھی ہیں، نمود بھی ہے، سنگھار بھی ہے

اور اس پہ دعویٰ حق پرستی اور اس پہ یاں اعتبار بھی ہے

جب ان لوگوں کے سامنے کسی مفسر کا قول پیش کیا ہے تو ان کا جواب ایک چلتا ہوا فقرا ہوتا۔ "ہم رجال ونحن رجال" یعنی وہ بھی انسان تھے اور ہم بھی انسان ہیں۔ مگر یہی وہ سب سے بڑی غلط فہمی ہے جس میں یہ لوگ گرفتار ہیں۔ انسان تو وہ ہوتا ہے جس میں انسانیت ہو۔ شرافت ہوتیں مار خاں بننے کے لئے ہم رجال ونحن رجال کا نعرہ نہایت کارآمد ہتھیار ہے۔ مگر واقعات کی دنیا میں اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ۔

؎ اے بسا ابلیس آدم روئے ہست

اور یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ۔

گر بصورت آدمی انسان بدے

احمد و بوجہل خود یکساں بدے

مگر ان کے اس قول سے پہلے تو ثابت ہوا کہ

ا۔ قرآن کریم ایسی کتاب ہے جس کی حقیقت جس کا صحیح مفہوم نہ صحابہ سمجھ سکے نہ چودہ صدیوں میں کوئی مفسر سمجھ سکا۔ اس کو سمجھے تو بس یہی لوگ سمجھے۔

۲۔ دوسری بات یہ قیاسات فقہیہ کا علم جس کے دفتر کے دفتر موجود ہیں اور جس کو علمائے مجتہدین نے اپنی خداداد اجتہادی قوت سے کتاب اللہ اور سنت رسول سے اخذ کیا اور جس پر دین کا دارومدار ہے سارے کا سارا ناقابل اعتبار ہوا کیونکہ وہ سب بقول ان کے اقوال الرجال ہیں۔

ان لوگوں کی انسانیت کے چند نمونے ملاحظہ ہوں۔

نمبرا۔ ندائے حق صفحہ نمبر ۱۵ (صاحب تسکین الصدور) فرضی سلف، فرضی

جمہور، فرضی اکابر کی رٹ لگانا چھوڑ دے۔

سینوی صاحب کی اس فرضی تثلیث کا ماحصل یہ ہے کہ دین اسلام جن صحابہ کرامؓ سے نقل ہو کر آیا وہ فرضی سلف ہیں۔ جمہور صحابہؓ، جمہور تابعین اور جمہور علمائے مجتہدین نے دین کی علمی خدمت کی وہ سب فرضی ہیں اور وہ اکابر جن میں متقدمین ومتاخرین سب شامل ہیں اور اکابر دیوبند بھی انہیں میں شامل ہیں سب فرضی ہیں۔ نتیجہ یہ نکلا کہ دین ہی سارا فرضی ہے یہ ٹولا بس اصلی سلف، اصل جمہور اور اصل اکابر کا ہے۔

خود کوزہ و خود کوزہ و خود گل کوزہ

یہ ہے ان کی انسانیت کی معراج

نمبر۲۔ ندائے حق صفحہ نمبر:۶۷ پر صاحب تسکین الصدور اور دیگر علمائے دیوبند کو بناسپتی دیوبندی فرمایا ہے۔

واقعی اصل دیوبندی ہونے کے لئے ضروری ہے کہ تمام اکابر دیوبند کو کافر قرار دیا جائے۔ اور یہ آپ لوگوں کا ہی دل گردہ ہے۔ یہی انسانیت ہے کہ جن کا نام بیچ کر کھاؤ انہی کو کافر بھی کہو۔ اس کے بغیر حق نمک کیسے ادا ہوسکتا ہے۔ یہ ان کی انسانیت کا دوسرا ثبوت ہوا۔

نمبر۳۔ ندائے حق صفحہ نمبر:۱۸ تسکین الصدور کے متعلق لکھتے ہیں کہ۔

دوکان میں جتنا سامان ہے معلوم ہوجائے گا کہ کس قیمت اور قدر ومنزلت کا ہے۔ اور جمہور سلف اکابر کے کیپسولوں میں کس قدر زہر بھر دی گئی ہے جس کی مضرت نسلاً بعد نسل مہلک اور تباہ کن ثابت ہوگی۔

یعنی اثار صحابہؓ احادیث اور اکابر امت کے اقوال تو زہر کے کیپسول ہیں

آب حیات ہے تو اس عین غین پارٹی کے پاس یہ اور بات ہے کہ اس چشمے کا منبع کہیں نظر نہیں آتا لے دے کے یہ چشمہ پھوٹتا ہوا نظر آتا ہے تو ان کی ہوائے نفس سے یا ان کے پیٹ سے۔ کیونکہ دین تو سارا صحابہؓ ہی سے نقل ہو کے آیا اور وہ ٹھہرا زہر۔ بس تریاق ہے تو اسی ٹولہ کے پاس۔

واہ رے سینوی انسانیت

نمبر۴۔ علاقہ بہاولپور گھلوان میں عنایت اللہ گجراتی اور سعید واعظ موجود تھے ایک عالم نے علامہ ابن کثیر کی عبارت پیش کی تو سعید صاحب کا جوہر انسانیت جوش میں آیا تو کہنے لگے پہلے اس کے نام کو دیکھو۔ ابن کثیر کوئی اچھا ہوتا ہے یعنی ابن کثیر کے معنیٰ حرامی ہیں۔ یہ ہے وہ انسانیت جس پر ناز ہے۔ اشاعت التوحید والسنتہ کا مبلغ اعظم عنایت اللہ گجراتی بیٹھا ہے اور یہ بکواس سن رہا ہے۔

نمبر۵۔ اقامت البرہان سجاد بخاری صفحہ نمبر۲۴

ترمذی صاحب اور ان کے حضرت والا اگر واقعی مخلصانہ اصلاحی کوششوں کا جذبہ رکھتے تو اس خدمت اسلام کا آغاز انہیں اوپر سے کرنا چاہئے تھا۔ جواہر القرآن کا نمبر تو بہت بعد میں تھا سب سے پہلے حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی پھر حضرت نانوتوی اس کے بعد شیخ الہند پھر علامہ انور شاہ کاشمیری کی اصلاح کی جاتی جن کے تفردات کا نمونہ پہلے پیش کیا جا چکا ہے پھر خاص طور سے پہلے انہیں اپنے پیر مرشد حضرت مولانا اشرف علی تھانوی کی ان کتابوں کی اصلاح وتطہیر فرماتے جن میں ایسا مواد موجود ہے مثلاً ضعیف شاذ منکر بلکہ موضوع حدیثیں بلا انکار تنبیہ بے سروپا حدیثیں بے سنداور گمراہ کن کرامتیں جن

کو اہل بدعت اپنے عقائد زائغہ اور اپنی بدعات مخترعہ کی تائید کیلئے پیش کرتے ہیں جن کی وجہ سے تبلیغ توحید کے مشن کو بعض اوقات کافی سے زیادہ نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔

یعنی شیخ القرآن کے پہلے خلیفہ جناب سجاد بخاری صاحب توحیدی ثم اصلی دیوبندی کے نزدیک بگڑے ہوئے لوگوں میں سرفہرست شاہ ولی اللہ دہلوی کا نام آتا ہے۔پھر بگاڑ کے اعتبار سے علی حسب مراتب حضرت نانوتوی ،حضرت شیخ الہند اورحضرت انورشاہ کاشمیری کے نام آتے ہیں اور بگاڑ بدرجہ اتم جس شخص میں پایا جاتا ہے وہ مولانا اشرف علی تھانوی ہیں ۔جن کا علمی سرمایہ بقول اصلی دیوبندی کے شاذ منکر ضعیف بلکہ موضوع حدیثوں کے بغیر کچھ نہیں اور جو بقول ان کے صرف ضال ہی نہیں مضل بھی ہیں ۔گمراہ ہی نہیں گمراہ کن بھی ہیں یاللعجب علمائے دیوبند جسے حکیم الامت کہیں اور اکابر دیوبند کے شیخ الاشیوخ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی جن کی علمی اور تحقیقی صلاحیتوں کے معترف ہوں ۔وہ اصلی دیوبندیوں کے نزدیک توحید کے ماتھے پر کلینک کا ٹیکہ ہوں ۔یہ ہے وہ انسانیت جس پر ناز کرتے ہوئے یہ بہروپیے ہم رجال ونحن رجال کی بڑ ہانکتے ہیں۔

نمبر۶۔حضور اکرم ؐ کا جلیل القدر صحابی ان کے نزدیک جنگلی ہے دوسرا صحابی جو استادالعلماء شمار ہوتا ہے ان کے نزدیک غیر فقیہہ اور غیر عادل ہے ۔اب کون ان کی انسانیت میں شک کرسکتا ہے۔

نمبر ۷۔ افضل البشر بعد انبیاء ابوبکر صدیق ان کے نزدیک کافر ہے ۔اب بتایئے ایسی سکہ بند انسانیت کے نمونے کسی شریف انسانی معاشرہ میں مل سکتے ہیں ۔

عقیدہ نمبر ۸ عذاب وثواب صرف روح کو ہوتا ہے۔

اقوال مرضیہ محمد امیر بندیالوی صفحہ نمبر ٦٦

میت تو پتھر ہے اس میں نہ زندگی ہے نہ ادراک اس لئے اس کو عذاب ہونا محال ہے ۔ یہ عقیدہ ابن ہبیرہ اور ابن میسرا کا ہے۔ برعظیم میں یہ عقیدہ ہندوؤں کا ہے جنہوں نے روح کے عذاب کے لئے تناسخ کا عقیدہ ایجاد کیا ہے۔

عقیدہ نمبر۹ عذاب وثواب نہ بدن کو ہوتا ہے نہ روح کو

جواہرالقرآن غلام اللہ خان ۲۔۴۔۹

عذاب وثواب نہ روح کو ہوتا ہے نہ بدن کو ہوتا ہے۔

سوال یہ ہے کہ پھر کس کو ہوتا ہے؟ جواب یہ ہوا کہ کسی کو نہیں ہوتا۔ یہ عقیدہ کفار کا ہے اور قرآن کی بیسیوں آیات کا انکار صرف اس عقیدہ سے ہوتا ہے۔ مگر ستم ظریفی کی انتہا ہے کہ منکر قرآن بھی شیخ القرآن ہوتے ہیں۔

جواہرالقرآن ۲۔۴۔۹

شیخ قدس سرح کی تحقیق یہ ہے کہ برزخ میں لذت والم اور سرور وعذاب روح کو ہرگز نہیں ہوتا آخری جملے میں فرمایا البتہ اسے لذت وسرور کا احساس ضرور ہوتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ شیخ کی تحقیق کا ماخذ کیا ہے؟ ظاہر ہے کہ ماخذ بیان نہیں ہوا۔ لہذا شیخ سے مراد فوڈ شیخ القرآن ہی ہیں مگر یہ پیراگراف ''حافظ نباشد'' کا شاہکار ہے۔ پہلے جملے میں فرمایا کہ ''لذت والم اور سرور عذاب روح کو ہرگز نہیں ہوتا'' آخری جملے میں فرمایا البتہ اس سے لذت وسرور کا احساس ہوتا ہے۔ اس تضاد کو کون رفع کرے۔ مگر لطف یہ ہے کہ ایسی بے تکی ہانکنے والے

مفسر القرآن بھی ہوتے ہیں اور شیخ القرآن بھی کہلاتے ہیں۔

عقیدہ نمبر۱۰

شفاء الصدور صفحہ نمبر۱۰

تمام ارواح اپنے اپنے مقام پر یا عذاب میں ہیں یا راحت میں عالم برزخ میں ان کے لئے جسم مثالی ہیں ان مٹی کے جسموں سے ان کا کوئی تعلق نہیں جو ارضی ہیں ،عنصری ہیں اور زمین کے گڑھوں میں دفن ہیں۔

روح کو عذاب ہوا مگر روح تو بقول آپ کے جسم مثالی میں ہے۔تو کیا جسم مثالی بھی اس عذاب سے متاثر ہوتا ہے ظاہر ہے جب روح کو عذاب ہو رہا ہے تو وہ جسم کیسے متاثر نہ ہو جس میں وہ روح موجود ہے نتیجہ یہ نکلا کہ عذاب ہوتا ہے روح اور جسم مثالی کو یعنی'' کھائے پیئے کوکری دھون بھنائے جمعہ'' مزے کرے جسم عنصری اور مار کھائے جسم مثالی۔گناہ کرے جسم عنصری اور عذاب ہو جسم مثالی کو واہ رے کافرانہ توحید۔اللہ تعالیٰ کے عدل کا کیا خوب تصور پیش کیا ہے۔

ان عقائد پر ایک طائرانہ نگاہ ڈالیئے ان میں سے کوئی عقیدہ کافروں سے لیا کوئی رافضیوں سے کوئی منکرین حدیث سے کوئی صالحیہ سے کوئی کرامیہ سے اور مجموعے کا نام رکھ دیا۔''اصل تے وڈی توحید''۔

بہر حال ان کا کوئی عقیدہ ایسا نہیں جسے اکابر دیوبند کا عقیدہ کہا جا سکے یا اس پر عقیدہ اہل السنّت کا اطلاق ہو سکے۔بلکہ کوئی عقیدہ ایسا نہیں جسے اسلامی عقیدہ کا نام دے سکیں۔اس لئے سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جن حضرات نے ان عقائد کو حرز جان بنا رکھا ہے انہیں کیا سمجھا اور کہا جائے۔یہ سوال واقعی بڑا مشکل

ہے مگر آپ ذرا چشم تصور کے سامنے ایک ایسے جانور کی صورت لائیں جس کا سر گدھے کا ہو منہ بندر کا ہو،کان ہاتھی کے ہوں دھڑ بھڑیا کا ہو آپ اسے کیا نام دیں گے۔ظاہر ہے کہ آپ اسے کوئی نام نہیں دے سکتے زیادہ سے زیادہ یہی کہہ سکتے ہیں کہ یہ عجیب الخلقت جانور ہے۔بس ان لوگوں کے متعلق بھی یہی کہہ سکتے ہیں کہ یہ نہ دیوبندی ہیں نہ حنفی ہیں ،نہ اہل السنّت والجماعت سے ان کا کوئی تعلق نہ اسلام سے ان کا کوئی واسطہ ہے ان میں سے کسی نام سے انہیں پکارا نہیں جا سکتا ہے۔اس لئے ان ناموں کو چھوڑ کر اور جس نام سے انہیں چاہو سمجھو اور پکارو۔مگر اس حقیقت سے خبر دار رہو کہ یہ نہ دیوبندی ہیں یا حنفی ہیں اور نہ اہل السنّت والجماعت میں سے ہیں۔ہاں یہ اپنے قول کے مطابق منکر القرآن ،منکر حدیث ،منکر اجماع ،منکر تواتر ہیں ۔اور ندائے حق کو تسلیم ہے ایسا منکر یقیناً کافر ہے۔

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم
بسم اللہ الرحمن الرحیم

میں ہر اس عقیدہ سے،قول وفعل سے بری ہوں جو قرآن کریم کی آیت کے مخالف ہو یا صحیح حدیث رسولؐ کے خلاف ہو یا جمہور سلف صالحین جو مشہود ہیں ساتھ خیر کے یا جمہور مجتہدین کے خلاف ہو یا سواداعظم بڑی جماعت مسلمانوں کے خلاف ہو۔

ھا انا برئی من مقالة	خبردار! میں ہر اس قول سے بری
صورت مخالفة لا یة من	ہوں جو کسی آیت کے مخالف صادر
آیات اللہ وسنته قائمة	ہوا ہو۔یا اجماع سلف صالحین جن
من رسول اللہ صلی اللہ	کی خیریت کی شہادت رسول خدا
علیه وسلم اواجماع	نے دی ہے اور اس کو جمہور
القرون المشهود لهابالخیر	مجتہدین نے اختیار کیا ہوا۔ا

ومختارہ جمھود المجتھدین اور مسلمانوں کی بڑی جماعت

ومعظم سواد المسلمین نے۔

یہ میرا عقیدہ ہے جو بیان کر دیا ہے۔

فائدہ: دین وہی ہے جو ان مذکورہ حضرات کے تعامل سے ثابت ہوا ہو ہم نے دین کو صرف قرآنی الفاظ سے یا صرف حدیث سے نہیں سمجھا بلکہ ہم نے تعامل امت سے سمجھا ہے۔ آیا رسولؐ خدا نے قرآن و حدیث کے احکام ومطالب صحابہ کرامؓ کو کس طرح اور کیا سمجھائے اور صحابہ کرامؓ نے ان پر کس طرح عمل کیا اسی طرح تبع تابعین نے تابعین سے کیا سمجھا اور کس طرح عمل کیا اور باقی امت کو کس طرح تعلیم دی اور کس طرح عمل کرایا۔ ان تین زمانوں کی خیریت اوراچھائی اور نیک صالح ہونے کی خود رسول اکرم ﷺ نے خبر دی ہے۔

خیرالقرون قرنی ثم الذین یلونھیم ثم الذین یلونھم

سب سے اچھا زمانہ میرا اور میرے صحابہؓ کا ہے۔ پھر جو ان کو ملے گا پھر جو ان کو ملے گا۔

ان تین زمانوں کے بعد جمہور مجتہدین اور جس کو سواداعظم نے سنبھالا اور عمل کیا۔ یہ دین ہے جو ہم کو ان کی بصورت توارث ملا۔ جس کو تواتر توارث کہا جاتا ہے۔ تعامل امت ایک مستقل تواتر ہے جس کو تواتر توارث کہا جاتا ہے۔ دین ہم کو اکابرین سے بطور توارث یعنی میراث کے ملا ہے۔ ہم نے جب ہی قرآن کریم کو سمجھنے کی کوشش کی یا حدیث رسولؐ کو سمجھنے کی کوشش کی تو بطور توارث کے کی۔ کہ ہمارے سلف صالحین اور جمہور مجتہدین نے اس آیت یا اس حدیث کا کیا مطلب سمجھا اور شاگردوں کو سمجھایا۔ کسی کو اس وقت حق حاصل نہیں کی اپنی

خود رائی سے اپنی تحقیق کو متقدمین کی تحقیق سے بڑھائے یا آگے بڑھے۔اگر سلف صالحین کا لحاظ نہ رکھا گیا تو ہر بے دین جس طرح چاہے گا اپنے برے عقیدے کی بنا پر اپنے عقیدہ کے مطابق قرآن کا معنیٰ بیان کرے گا۔اور مطلب قرآن کریم کو خدا تعالیٰ نے اپنی مخلوق کی ہدایت کے لئے نازل فرما کر اس کی صحیح تشریح وتفسیر کے لئے رسول خداؐ کو معبوث فرمایا۔آپ کا ہر قول ہر فعل اور تقریر اسی طرح صحابہؓ کا قول وفعل قرآن کریم کی صحیح تفسیر وتشریح ہے۔

قرآن کریم کے اول مفسر خود رسولؐ خدا ہیں۔نمبر دوم پر صحابہ کرامؓ سوم پر تابعین ہیں۔

رسول کریمؐ نے دنیا سے رخصت ہوتے وقت تمام دین اور قرآن حدیث کی امانت کا بوجھ امت کے کندھوں پر رکھا۔اور آپ کی روحانی اولاد نے تمام دین کو سینوں اور سفینوں میں محفوظ کر کے اس کی پوری پوری حفاظت کی۔قرآن و حدیث کی صحیح جو تشریح وتفسیر رسول خدا سے منقول ہوگی قرآن کے ان معنیٰ تفسیر کو بھی امت نے پوری طرح محفوظ کر دیا جس طرح الفاظ قرآنی کو یاد کیا اور حافظہ میں آ گیا اسی طرح تفسیر قرآن بھی آ گئی۔پھر امت مرحومہ نے مسلسل ہر دور ہر زمانے میں اس کی حفاظت کی اور مہر ثبت کی ضروریات دین کی حفاظت کی۔ آج کسی کو یہ حق حاصل نہیں کہ خود محقق بن کر نئی تشریح یا تفسیر کرے۔جو سلف صالحین نہیں کی۔

تفسیر مظہری زیر آیت

واعتصمو ابحبل الله جميعا یوں فرمایا۔

اذاکان حال من فاعل واعتصموا معناه کونکه مجتمعین فی الاعتصام ععنی خذواجی تفسیر کتاب اللہ تاویلہ ما اجتمع علیہ الامتہ ولا تذھبوا الی خبط ارائکم علی خلاف الاجماع	جمیعا حال جب اعتصموا کے فاعل سے واقع ہوا تو معنی یہ ہوں گے۔کہ تم جمع ہو کر چنگل لگالو یعنی خدا کی کتاب کی تفسیر وتاویل وہ لو اور پکڑو۔ اس پر عمل کرو جس پر پوری امت مسلمہ کا اتفاق اور اجماع ہو نہ خبط ۔خبط خلاف اجماع امت اپنی کے پیچھے پڑ کر خلاف امت معنی قرآن وتفسیر قرآن بیان کرو۔یعنی جوتفسیر سلف صالحین اور متقدمین مفسرین نے نہیں کی،اس پر عمل نہیں کیا اس پر تم بھی نہ عمل کرو نہ اس کوتفسیر سمجھو بلکہ غلط اور خبط سمجھو۔

نوٹ: میں جہاں ع بولوں گا ۔ع سے مراد عنایت اللہ شاہ گجراتی مراد ہوگا۔اور جہاں غین بولوں گا غ سے مراد شیخ القرآن غلام اللہ خان مراد ہوں گے۔

سوال اگر عین غین کی ذریت کے سامنے یہ بات پیش کی جائے کہ سابقہ مفسرین یا شراع حدیث نے یہ آپ کا بیان مضمون اور مطلب تو نہیں بیان کیا کسی تفسیر میں یہ معنی نہیں تو تم سابقہ امت کے خلاف اور مخالف بیان کررہے

ہو۔تو عین غین کی ذریت جواب دیتی ہے کہ وہ مفسیرین اور شراح محدیثین بھی انسان ہی تھے۔

الجواب:

ان کی معنوی ذریت کو ٹھیک ہے وہ انسان ہی تھے، انسانی نسل میں تھے۔ اسکا کس کو انکار ہے۔میرا تو عقیدہ ہے انسان سے بڑی شان والی بڑی فضیلت والی بڑے درجہ والی خدا کی مخلوق میں کوئی دوسری قوم نہیں ۔اگر انسان سے بڑی شان، بڑی فضیلت والی کوئی ہوتی تو رسول اکرم کو اسی قوم سے پیدا کیا جاتا۔میرا عقیدہ ہے یہ تو ظاہر ہے کہ رسول اکرمؐ باعتبار جسم قالب کے اور باعتبار اس جسمی غلاف کے تو اولاد آدم اور بنی آدم ہیں لیکن باعتبار روح کے آپ سب کے امام اور امام الانبیاءؑ ہیں اور تمام کے باپ ہیں اور حقیقت میں تمام کمالات تو کمالات روحی ہیں ۔چونکہ حقیقت انسانی روح ہی ہے اور جسم خاکی تو قالب و غلاف اور بمنزلہ لباس کے ہے یہی وجہ ہے کہ صوفیائے کرام اولیاء عظام کا موضوع بحث ،روح رسول اور قلب رسول ہوتا ہے۔روح وقلب رسول سے بحث کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے رسول خدا کو ان انسانوں کو انسان بنانے کے لئے بھیجا تھا۔جو درندوں سے بدتر زندگی بسر کر رہے تھے اور رسول خدا کو انسان سازی کا طریقہ بتایا اور تعمیر سیرت کی تعلیم بھی خدا نے دی جن کو رسول خدا نے انسان بنایا ہے ان کو صحابہ کرامؓ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔وہ ہمارے پیشوا مقتدیٰ رہبر ہادی تھے۔صحابہ نے جن کو یزکیہم کی کٹھالی میں ڈال کر صاف کر کے انسان بنایا تھا۔وہ تابعی ہیں انہوں نے جن کو اس کٹھالی میں ڈال کر انسان بنایا وہ تبع تابعین تھے۔یہ خیرالقرون کے زمانہ کے ہیں ان کی اتباع اور سواد اعظم اور بڑی جماعت

کی اتباع قرآن وحدیث نے فرض کر دی جس کا تعلق عقائد سے ہے۔ عقائد دلائل عقلیہ اور سمعیہ سے ثابت ہوتے ہیں اسی طرح ضروریات دین بھی ان انسانوں کے خلاف چلنے والے کو ان کی مخالفت کرنے والے کو قرآن کریم دوزخی اور جہنمی کہتا ہے۔ حدیث اس کو خارج از اسلام کہتی ہے۔

قال تعالیٰ و من یشاء قق الرسول من بعد ما تبین له الهدیٰ و یتبع غیر سبیل المئو منین نوله ماتولی و نصله جهنم و ساء ت مصیرا	بعد ظاہر ہو جانے واضح ہوجانے ہدایت کے جس نے رسولؐ خدا کی مخالفت کی اور سابقہ مسلمانوں کی راہ ترک کر کے نئی راہ نکال لی تو ہم اس کو اس طرف چلائیں جس پر وہ چل رہا ہے اور اس کو سیدھا جہنم میں داخل کریں گے اور بڑی بری جگہ ہے۔
وقال النبیؐ من فارق الجماعة شبرا فقد خلع ربقة الاسلام من عنقه	جو شخص ایک بالشت ہی مسلمانوں کی جماعت سے دور ہوا اس نے اسلام کی رسی کو اپنی گردن سے دور کردیا۔ وہ اسلام سے نکل چکا ہے۔

اس آیت سے ایک تو اجماع امت ثابت ہوا دوم سواد اعظم مسلمانوں کی بڑی جماعت خاص کر صحابہ کرامؓ کی جماعت کی مخالفت کو رسول خدا کی مخالفت فرمایا۔ یہ نہ فرمایا کہ جس نے قرآن کی راہ ترک کر دی یا حدیث رسول کی راہ ترک کر

دی چونکہ یہ گمراہ یہ کہہ سکتا تھا اور کہہ سکتا ہے کہ میں تو کتاب و سنت کا صحیح متبع ہوں۔ خاص کر چوہدری غلام احمد پرویز اور عین، غین اور ان کے معنوی ذریت اپنے آپ کو قرآن کے ٹھکیدار بیان کرتے ہیں اور مدعی ہیں کہ قوآن کو ہم نے سمجھا اور اس پر عمل کیا مگر قرآن کریم نے اس الحادی اور زندیقی رگ کو کاٹ دیا فرمایا یتبع غیر سبیل المومنین جو صحابہ کرامؓ اور سواد اعظم کی راہ ہے اس کو ترک کرنا قرآن کو ترک کرنا ہے اور مخالفت رسول خدا ہے۔ یہ نہ صرف ان مسلمانوں کی جماعت کی مخالفت ہے اس سے ثابت ہوا کہ دین تعامل امت مرحومہ کا نام ہے مگر متبعین ع غ فرماتے ہیں کہ متقدمین مفسرین خواہ صحابہ کرامؓ و تابعین ہوں وہ بھی انسان تھے ہم بھی انسان ہیں ہم انسانوں کے تابع نہیں ہونا چاہتے۔ خلاصہ یہ ہوا کہ یہ انسانوں کے تابع ہو کر ان کی راہ پر چلنا نہیں چاہتے کہ وہ انسان تھے۔ اچھا چلو۔ انسان کی راہ غیر پسند ہے تو شیطانوں کی راہ کھلی ہے جس پر دل چاہے فرمالی جائے۔

ان کے اس قول سے واضح ہو گیا کہ یہ اس راہ پر نہیں جس کو محمد رسول اللہ نے صحابہ کرامؓ کے پیش کر کے ان کو اس پر چلایا تھا اور صحابہ کرامؓ نے تابعین کو چلایا تھا بلکہ ان کی راہ سابقہ مسلمانوں اور مسلمانوں کی بڑی جماعت کے خلاف ہے اس امت کے یہ فرد نہیں۔

قول و فعل صحابی غیر معتبر ہے ان کے ہاں لو جناب ندائے حق مولوی محمد امیر بندیالوی، مولوی محمد حسین نیلوی کی صفحہ نمبر ۱۹ پر۔

مولانا موصوف کو تسکین لکھتے وقت یہ قاعدہ بھول گیا تھا کہ صحابی کا قول و فعل حجت نہیں پھر اسی کتاب کے ۳۰۴ پر یوں فرماتے ہیں۔

''ضعیف حدیث پر عمل ایک جنگلی کا۔ جب صحابی کا عمل حجت نہیں تو جنگلی کے عمل کا کیا مقام ہے۔

اسی کتاب کے صفحہ ۳۰۴ پر فرماتے ہیں۔

کشف، خوابیں جنگلیوں کا مذہب آپ کو ہی نصیب ہو۔

پھر اسی کتاب کے صفحہ ۳۰۵ پر لکھا ہے۔

جب خیر القرون کا چراغ سحری ٹمٹما رہا تھا جنگلیوں کا عمل کس قاعدے اور کس اصول کے تحت حجت ہو سکتا ہے

اور ندائے حق صفحہ نمبر ۱۴۵ پر فرماتے ہیں۔

اسی طرح بیسیوں حدیثیں ایسی ہیں جن میں راوی صحابی کا فہم بھی معتبر نہیں۔ چہ جائیکہ بعد کے رواۃ فہم معتبر اور حجت ہے۔

اسی کتاب کے صفحہ ۱۳۵ پر حضرت ابو ہریرہؓ جن سے بیسیوں جلیل القدر صحابہؓ جن میں عبداللہ بن عباسؓ، عبداللہ بن عمرؓ، انس بن مالکؓ، عبداللہ بن جابرؓ رضوان اللہ نے احادیث لیں حضرت ابو ہریرہؓ کی توہین کی ہے جن کی حدیثیں جو رسول خدا سے روایت کی ہیں ۵۳۷۴ بنتی ہیں۔ یہ تو میں نے محتاط انداز سے لکھا ہے اس کی توہین صاحب ندائے حق نے جو کی ہے پھر بہقی کی بھی صرف الی ان قال صرف ایک صحابی غیر معروف الفقہ والعدالتہ یعنی ابو ہریرہؓ کی روایت ملی ہے۔

صحابہ کرامؓ یا قول رسول یا فعل رسول یا تقریر رسول بیان کرتے ہیں یہ ان کا قول فعل تھا جس کو ذریت عین غین ونیلوی صاحب۔ ان کے اقوال اسی طرح تابعین کے اقوال تبع تابعین کے محدثین مفسرین فقہاء کے لفظ ''قولے بٹھلے

اپنے پاس رکھو' چلو ان کو قولے بٹھلے ہی سمجھ لیں تو یہ قولے بٹھلے دودھ گھی اور شہد کے تھے۔آپ کے تو قولے بٹھلے پیشاب پاخانہ کے ہیں دودھ گھی کے برتن چھوڑ کر آپ کے بول و براز کے قولے بٹھلے لے لیں یہ تم کو نصیب ہوں ،متقدمین کے ہم کو۔

جس کو نیلوی صاحب جنگلی جنگلی بار بار کر کے توہین کر رہے ہیں ۔کسی کی توہین کرنی ہو تو اس سے بڑی توہین نہیں ہوتی کہ کسی کو کہا جائے ؛کہ جا جنگلیا؛ زیادہ کرنی ہو تو کہا جاتا ہے(جنگلی جانور) بہر حال جنگلی ایک بے علم جاہل پر بولا جاتا ہے جس کو نیلوی صاحب جنگلی کہہ رہے ہیں وہ صحابیؓ جلیل القدر رسولؐ ہے نام اس کا حضرت بلال بن حارثؓ ہے ۔مزنی قبلہ سے ہے یہ واقعہ فاروقی خلافت ۱۸ا۔۷اء ہجری کا ہے۔دیکھو تاریخ ابن خلدون جلد دوم صفحہ نمبر ۹۴۹ اورالبدایہ والنہایہ ابن کثیر ۷۔۹۲ پوری سند سے نقل کیا ہے۔اس واقع کو۔اور فتح الباری شرح بخاری ۳۔۱۴۸ اور وفاء الوفا سمہودی ۲۔۱۴۲۱اس واقع کو میں نے حیات برزخیہ میں علامہ ابن تیمیہ سے بھی نقل کیا ہے۔

واقعہ یوں ہے کہ سخت قحط تھا حضرت بلال بن حارثؓ مزنی نے روضہ رسول اکرمؐ پر حاضر ہو کر عرض کی یا رسولؐ اللہ دعا فرمائیں کہ خدا بارش فرمائے تو رسول خدا اس کو خواب میں ملے اور فرمایا حضرت عمرؓ کو کہو دعا کریں بارش ضرور ہو گی ۔یہ واقع حضرت عمرؓ نے تمام صحابہ کرام کو بتایا اور بارش ہوئی۔اس صحابیؓ کو نیلوی صاحب جنگلی کہہ رہے ہیں۔

میں کہتا ہوں جو صحابی رسولؓ کو جنگلی کہے اسکو جنگلی جانور کہا جائے ۔ میرے خیال میں بعید نہ ہوگا ایسا گستاخ نعوذ باللہ من الھذیان۔عین غین کی

معنوی ذریت کہتی ہے یہ واقعہ خواب کا وہ دلیل کیسے بن سکتا ہے شرعی مسئلہ کی۔

الجواب: استدلال خواب سے نہیں بلکہ قول صحابیؓ سے ہے۔ اس پر اجماع صحابہؓ ہے، اجماع سکوتی ہے۔ ہاں آپ نے ٹھیک کہا جب آپ کے نزدیک قول وفعل سرے سے حجت یعنی دلیل ہی نہیں قول صحابیؓ فعل صحابی سے کسی شرعی مسئلہ پر دلیل لانا آپ کے نزدیک جائز نہیں ہے تو یہ فعل وقول کب دلیل ہو گا۔ ان کا عقیدہ ہے کسی صحابیؓ کے قول یا فعل سے کوئی مسئلہ ثابت نہیں ہو سکتا۔ نہ یہ قول و فعل دلیل ہیں جب شرعی دلیل نہیں تو مسئلہ شرعی ان کے قول وفعل سے کب ثابت ہو گا جیسا حضرت بلال بن حارثؓ مزنی جلیل القدر صحابیؓ کے قول کو نیلوی صاحب جنگلی کا قول اور جنگلی کا فعل فرما رہے ہیں یہ بے مغز خرافات کون سنے۔

اس ملعون و مردود عقیدہ کا جواب غور سے سنو! یہ تو حال دیکھا حضرت بلال مزنیؓ کا۔

دوئم: اول لکھ آیا ہوں حضرت ابو ہریرہؓ کو نیلوی صاحب نے غیر فقیہہ اور غیر عادل لکھا ہے حالانکہ اہل السنّت کا عقیدہ ہے الصحابہ کلھم عدول یعنی تمام صحابہ کرامؓ عادل ہیں مگر نیلوی صاحب کو اہل السنّت کے عقیدہ سے کیا واسطہ ان کو توہین صحابہ کرامؓ مقصود تھی وہ کر دی ہے اس توہین صحابہ کا ثواب حاصل کر لیا ہے اہل سنت کے عقیدہ پر رہتے تو اس توہین صحابہ کرامؓ کے ثواب سے محروم ہو جاتے۔

اچھا نیلوی صاحب اور آپ کے چیلے چانٹے اور عین غین اور ان کی معنوی ذریت ذرا یہ بتائیں کہ جب قول وفعل صحابی حجت نہیں یعنی شرعی دلیل نہیں کہ کوئی مسئلہ دین کا قول وفعل صحابیؓ سے ثابت کیا جا سکے تو تابعی اور تبع

تابعین کا تو بطریق اولیٰ دلیل نہ ہو گا۔فرمایئے جب رسول خداﷺ نے دعوۂ نبوت کا فرمایا تھا کہ میں خدا کارسول ہوں،آخری نبی ہوں، خاتم النبین ہوں،قرآن آخری کتاب ہے،میری شریعت آخری شریعت ہے تو اس وقت تین فرقے تھے اور صرف تین ہی تھے۔ اول اہل کتاب، یہود و نصاریٰ ، دوئم مشرکین عرب، سوئم صحابہ کرامؓ۔ان میں سے آپ کو کس کا قول مقبول و منظور ہے۔اور آپ کے نزدیک حجت ہے۔اہل کتاب معاذ اللہ ثم معاذ اللہ آپؐ کو دجال سے تعبیر کرتے تھے اور بدترین دشمن تھے۔مشرکین عرب،وہ مجنوں وسحر، کاہن،سمجھ کر قتل پر تیار تھے۔اب رہا گروہ صحابہ کرامؓ کا تم نے اور تمہارے ٹولے نے ان کا قول فعل قابل اعتبار نہ سمجھا تو دعویٰ نبوت کی چشم دید جماعت ساقط ہوگئی۔اب بتائے کہ آپ کے پاس نبوت کی کون سی دلیل ہے،صحابہ کرامؓ کا فرمانا کہ رسول خداؐ نے نبوت کا دعویٰ کیا یہ غیر معتبر ہے تو نبوت اور دعویٰ نبوت غیر معتبر۔لہذا تمہارا اس قول کے قائل نبوت سے ایمان ساقط۔قول صحابی نبوت ثابت نہ ہوئی وہ دلیل پیش کریں جس سے آپ لوگوں کا محمد رسول اللہؐ کی نبوت پر ایمان رہ سکے۔

محمد رسول اللہﷺ کی نبوت پر چار قسم کے دلائل ہمارے پاس ہیں

ا۔سابقہ آسمانی کتابوں کی پیشگوئیاں آپؐ پر صحیح اتری تھیں۔ان پیشگوئیوں کے آپ صادق امین ہیں۔

۲۔آپؐ کے مقدس معجزات آپؐ کی نبوت کی بین دلیل ہیں۔جو بغیر تائید باری تعالیٰ صادر نہیں ہوسکتے۔

۳۔آپؐ کی مقدس تعلیم جس سے پتہ چلتاہے کہ یہ کسی محبوب رب

العلمین کی تعلیم ہے نہ کسی اور کی۔

۴۔ چہارم دلیل نبوت کمالات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم

سابقہ کتب آسمانی کی پیشگوئیوں کے ناقل صحابہ کرامؓ معجزات کے ناقل صحابہ کرامؓ، تعلیمات کے ناقل صحابہ کرامؓ۔ جب ناقلین کا قول غیر معتبر ہوا حجت نہ ہوا تو نبوت محمد رسول اللہ ﷺ سے ایمان ساقط ہوا۔ ایمان گیا جب ناقل اور ناقلین نبوت مجروح ہوئے ان سے اعتماد اٹھ گیا تو منقول عنہ سے اعتماد بطریق اولی اٹھ گیا۔

نبوت کے تینوں دلائل صحابہ کرام پر موقوف ہیں قول صحابہؓ غیر معتبر ہوا تو تینوں دلائل غیر معتبر ہوئے۔

ہاں شاید نیلوی جماعت مشرکین عرب کا قول معتبر سمجھ لیں کہ شرک سے ان کو محبت بھی بڑی ہے۔ ان کا مبارک وظیفہ بھی یا مشرک، یا مشرک، یا مشرک ہے۔ اللہ تعالیٰ یا درود شریف سے دوری ہے۔ لوگو! خوف خدا کرو۔ یہ سنی نما رافضی ہیں۔ نیلوی پیلوی مبلغ روافض ہیں۔ سنی بن کر شیعہ مذہب کا پرچار کرتے ہیں۔ کیوں نیلوی صاحب! شیعہ حضرات کا یہی عقیدہ صحابہ کرامؓ کے متعلق نہیں ہے جو جناب اور جناب کی پارٹی کا ہے۔

دوم: نزول قرآن کے چشم دید گواہ صحابہ کرامؓ ہیں صحابہ کرامؓ ہی نے نزول قرآن کا مشاہدہ کیا۔ اول گواہ نزول قرآن کے ہوئے ہیں۔ قرآن کریم انہی سے نقل ہوا۔ عالم میں پھیلا اور شائع ہوا اور جس دعویٰ کے گواہ غیر معتبر اور غیر حجت ہوں وہ دعویٰ کب ثابت ہو سکتا ہے بلکہ دعویٰ بھی جھوٹ ہوا۔ اب بتاؤ قرآن کریم

سے ایمان ساقط ہوا یا نہ ہوا۔آپ کو قرآن کریم کا کتاب اللہ ہونا کس دلیل سے معلوم ہوا۔وہ دلیل لائیں ۔اول ناقلین جب قابل حجت نہ ہوئے ۔کیوں نیلوی صاحب! یہی مذہب شیعہ کا ہے یا نہیں ہے۔جب یہ مذہب شیعہ کا ہے جس کو آپ اور آپ کی پارٹی اختیار کر چکی ہے تو پھر آپ خود بتائیں آپ شیعہ مبلغ ہوئے یا نہ ہوئے۔

جب نبوت کا دعویٰ غیر معتبر ہوا ۔نزول قرآن مشکوک ہوا تو آپ جو بڑا دعویٰ کرتے ہیں توحید کا،آپ نے کس دلیل سے توحید باری سمجھ رکھی ہے۔ محمد رسولؐ اللہ نے ہی تو توحید صحیح ہمیں بتائی۔جب حضور کی نبوت آپ کے مذہب میں مشکوک ۔نزول قرآن مشکوک ۔صحابہؓ غیر معتبر تو آپ نے اس توحید جس پر ایمان رکھتے ہیں کس دلیل سے سمجھ رکھی ہے وہ دلیل لائیں صحابہ کرامؓ کا واسطہ اٹھ جانے کے بعد میں دیکھتا ہوں کہ آپ کس دلیل سے توحید باری مان رہے ہیں ۔صحابہؓ کے ساقط ہونے سے توحید باری بھی آپ کے مذہب میں ساقط آپ نے اصل میں صحابہ کرامؓ کو نا قابل اعتبار نہیں کہا بلکہ دین کے ہر ہر جزو کو نا قابل اعتبار کہا ہے۔آپ کا ایمان دین کے کسی جزو پر ثابت نہیں ہو سکتا۔جب تک صحابہ کرامؓ کے سچے اور صحیح غلام نہ بن جاؤ گے اور جب تک اقوال صحابہ کرامؓ کو دین کی صحیح دلیل قرآن کی صحیح تفسیر حدیث کی صحیح شرح نہ سمجھو گے۔اس وقت تک نہ قرآن پر ایمان ثابت ہو گا نہ توحید پر ،نہ نبوت پر ،نہ قیامت پر، بلکہ دین کے کسی جزو پر ایمان ثابت کرنا محال ہے۔

آپ عیسائیوں کے بھی مبلغ ہیں حیات عیسیٰؑ اور موت رسول کریمؐ کی ثابت کر کے آپ عیسائیوں ،مرزائیوں دونوں کے مبلغ ہیں آپ مرزائیوں

قادیانیوں کے مبلغ اس طرح ہیں کہ جو آیات قرآنی، وفات حضرت عیسیٰ پر پیش کر کے حضرت عیسیٰ کی وفات ثابت کرتے ہیں اور علمائے کرام ان کو بتوں پر محمول کر کے جواب دیتے آئے۔نیلوی عین غین اور انکی معنوی اولاد نے انہی آیات قرآنی کو پڑھ کر اسی طرح استدلال کرتے آرہے ہیں جس طرح قادیانی کرتے تھے اور کرتے ہیں۔قادیانیوں نے عدم سماع پر اور وفات حضرات انبیاءؑ پر انہی آیات سے بالکل اس طرح استدلال کیا جس طرح اب یہ فرقہ باطلہ کر رہا ہے۔ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔

کیوں نیلوی و ڈاکٹر عثمانی وغیرہ! آپ اور قادیانیوں میں کیا فرق ہے جب ان کی اور آپ کی کلام میں فرق نہیں تو تم کو مبلغ قادیان اور قادیانی کہنے میں کیا حرج ہے۔

اب رہا عیسائیوں کا مبلغ ہونا در پردہ عیسائی مذہب کی تبلغ کرنا۔مخلوق کو دھوکہ دینا کہ ہم توحید وسنت کی اشاعت کر رہے ہیں۔ٹھیک ہے یہ نام اگر آپ لے کر مرزائیوں اور عیسائیوں کی نہ کریں تو آپ کی بات کو سنے کون۔آپ کا مذہب کئی فرقوں کی معجون مرکب ہے۔صالحیہ، کرامیہ، معمریہ، بکریہ، معتزلہ، صارجیہ، رافضیہ وغیرہ۔

کہیں کی انیٹ کہیں کا پتھر کہیں کا روڑا، بھان متی نے فرقہ جوڑا

صالحیہ، اور کرامیہ باطل فرقوں کا یہ مذہب ہے۔خاص کر فرقہ کرامیہ کا کہ جب نبی رسول ؑ مر گیا تو نبوت رسالت بھی اس کی مر گئی۔ چونکہ نبوت رسالت صفت وجودی ہے۔ یہ وجود موصوف کو چاہتی ہے جب وجود موصوف موجود ہی نہیں تو نبوت بھی موجود نہیں رہے گی۔لہٰذا اب صحیح کلمہ یوں ہوگا۔ (لاالہ الا اللہ

کان محمد رسول اللہ) یعنی یہ کلمہ حکایت ہوگا۔حال زمانہ ماضیہ کی کہ محمد رسول اللہؐ خدا کا رسول تھا زمانہ ماضی میں۔اسی طرح جو کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ جاتا ہے وہ بھی زمانہ ماضیہ کی حکایت ہوگا نہ حقیقی و تحقیقی کلمہ لہٰذا نہ اب بعد موت رسول خدا حقیقی رسول ہیں نہ ہی کلمہ حقیقی کلمہ ہے۔

اسی مسئلے میں ندائے حق طبع جدید صفحہ نمبر ۸۔۴ پر نیلوی صاحب کہتے ۔ رسالت و نبوت دراصل روح کی صفت ہے۔نہ (جسد عنصری مع الروح) مطلب یہ ہے نبی کریمؐ کا جسم نبی نہیں صرف روح رسول ہے۔روح ہی نبی ہے ۔نتیجہ یہ ہوا کہ تمام انبیاءؑ کے بدن نبوت و رسالت سے خالی رہے نہیں بلکہ یہ ثابت ہوا کہ کسی نبی نے نہ دین کی دعوت دی نہ توحید کی کیونکہ یہ دعوت تو جسم نبیؐ کا حصہ زبان دیتی رہی اور جسم کی صفت رسالت نہیں لہذا رسول نے رسالت کی دعوت نہیں دی۔

بدن جو غیر رسول ہے وہ دعوت دیتا رہا۔ غیر رسول کی دعوت کا کیا اعتبار۔ پھر یہ صحابہ کی جماعت بھی محض افسانہ ہے ۔کیونکہ نبی اور رسول تو روح ہے کسی صحابی نے روح رسول کی زیارت نہیں کی۔ بدن تو غیر رسول ہے اس کی زیارت سے صحابیؓ کیسے بن گئے یہ سب سازش ہے اصل یہ ہے کہ نہ کوئی رسول آیا نہ کوئی دعوت دی نہ کوئی امت معرض وجود میں آئی یہ ہے عین غین پارٹی کی توحید۔صالحیہ اور کرامیہ کا ریکارڈ بھی مات کر دیا۔

نیلوی صاحب نے اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ یہاں تک کہہ دیا کہ صاحب تسکین سے یہ بات بھی مخفی نہ ہوگی کہ انسان اس گوشت پوست ہڈیوں پٹھوں خون وغیرہ کا نام نہیں ہے اور نہ اس ڈھانچہ کا نام ہے جو ہمیں نظر آتا ہے۔

ندائے حق طبع اول صفحہ نمبر ۴۰

یعنی جو نظر آتا ہے وہ انسان نہیں اور جو انسان ہے وہ نظر نہیں آتا اب نیلوی صاحب سے کوئی پوچھے کہ

آپ جو نظر آرہے ہیں انسان تو نہیں ہیں کیونکہ نظر جو آرہے ہیں۔ پھر آپ کیا ہیں۔ غالباً اسی حقیقت کی بنا پر آپ نے اپنے نام کے ساتھ نیلوی کا لفظ بطور لاحقہ لگایا ہے۔ یعنی محمد حسین وہ ہے جو انسان نہیں ہے اس کی نسل اس جانور سے چلتی ہے جس کو پنجابی میں نیلہ کہتے ہیں۔

اور عیسائیوں کی تبلیغ یہ کہ محمد رسول اللہ تو مر گئے ان کی نبوت بھی مر گئی کلمہ بھی مر گیا اور حضرت عیسٰی زندہ رسول موجود ہیں۔ ان کی نبوت بھی زندہ ہے ان کا کلمہ بھی زندہ ہے۔ لہذا مسلمانوں کو چاہئے کہ مردہ نبی کو چھوڑ کر زندہ نبی کے تابع ہو جائیں۔

دوسری طرف مجددین شرک نے صالحیہ کرامیہ، عیسائیہ، کے آواز بلند کر کے آمین کر کے شروع کردیا کہ نبی مر گیا۔ وجود ختم ہوا اس وجود کے ساتھ روح کا کوئی تعلق نہیں۔ بلکہ روح کا تعلق جسم مثالی سے ہے اور وجود محفوظ ہے تو پتھر کی طرح پڑا ہے اور نیلوی صاحب نے ندائے حق صفحہ نمبر ۲۵۲ پر درفشانی فرمائی رسول اکرمؐ کی توہین کرتے ہوئے ذرا الفاظ نیلوی کو دیکھیں۔

روایت پیش کرو جس سے ثابت ہو کہ حضور اکرمؐ نے صحابہ کرامؓ سے وصیت کی ہو میں مرنے کے بعد زندہ تو ہو جاؤں گا مگر مجھے زندہ درگور ہی رہنے دینا۔

الفاظ ''زندہ درگور'' توہین پیغمبر خدا ہے۔ جواب آرہا ہے۔ اب مسلمانو!

تم خود بتاؤ کہ صالحیہ ،کرامیہ ،عیسائیہ اور مجددین شرک کی تبلغ میں کیا فرق ہے۔ ان تمام کا دعویٰ واحد ہے، دلائل واحد ہیں۔جب پھل واحد ہے تو درخت شریف بھی واحد۔

اب جمہور مسلمانوں اور اسلام کا عقیدہ سنو؛

الاانبیالا یموتون بل ینتقلون من دارالی دارای ینتقلون من دارالدنیا الی دارالبررخ وھم احیافی عالم البرزخ یصلون ویتمتعون فیھا بل الموت جسرلھم یو صلھم الی الحبیب

نبیاء علیہم السلام مرتے نہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر کی طرف منتقل ہوجاتے ہیں یعنی دار دنیا کو ترک کر کے دار برزخ کو چلے جاتے ہیں اور وہ عالم برزخ میں زندہ ہیں ۔نمازیں پڑھتے ہیں اورنعمتیں کھاتے ہیں بلکہ موت ان کے لئے بمنزلہ پل کے ہے۔جو انبیاء علیھم السلام کو اپنے رب العالمین تک پہنچاتی ہے۔

تمام قرآنی آیات اسی پر دال ہیں کہ ہر انسان خواہ وہ انبیاءؑ ہوں اس دنیا کو چھوڑ کر دار برزخ کو جائے گا۔موت سے کسی کو انکارنہیں ۔ہم نے کب کہا کہ انبیاءؑ السلام داردنیا میں زندہ ہیں ہم کہتے ہیں وہ عالم برزخ میں زندہ ہیں۔عدم زندگی برزخی پر کوئی آیت دال ہے یا حدیث تو پیش کریں ۔ہم انہیں برزخ میں زندہ جانتے ہیں اور ہمارے پاس اس ثبوت کے لئے دلائل باہرہ موجود ہیں جن میں سے اب میں اس جگہ بھی ایک پیش

کرتا ہوں۔جس میں ذرا انصاف ہوا تو قبول کرے گا۔

قال تعالیٰ والذین ھاجرو فی اللہ من بعد ماظلمو النبوئنھم فی الدنیا حسنۃ وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما بین بیتی و منبری روضۃ من ریاض الجنہ و منبری علی حوضی

جن لوگوں نے راہ خدا میں ہجرت کی بعد اس کے کہ ان پر ظلم کیا گیا تھا ان کو ضرور ضرور میں زمین میں اعلیٰ اور افضل جگہ دوں گا۔میرے گھر اور منبر کا درمیانی حصہ جنت کے ٹکڑوں میں سے ایک حصہ ہے اور میرا منبر حوض پر ہے۔

فائدہ: دنیا میں قرآن کی آیات سے واضح ہوا کہ سب سے اعلیٰ جگہ روضہ رسول خدا ہے۔اول اول مہاجرین سب مہاجروں کے سردار ہیں آپ اس آیت کے اولین مصداق ہیں اور حدیث نے واضح کر دیا کہ وہ اعلیٰ اور افضل جگہ روضۂ رسول ہی مراد ہے۔ جو جنت کا ٹکرا ہے اور تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے۔ محدثین ،مفسرین ،فقہاء کرام ،اور متکلمین کا۔جس مقام میں آپؐ مدفون ہیں ہیں اس کی شان کعبۃ اللہ سے ،کرسی سے ،عرش سے ،جنت سے اعلیٰ ہے۔چونکہ یہ ٹکرا جنت الفردوس سے دنیا میں آیا۔دنیوی احکام میں اس کے لوازمات اور احکامات سلب کر لئے گئے مگر برزخ جو حصہ ابتدائی قیامت کا اس میں وہ احکام بدستور جاری وساری ہیں۔حوالہ جات حیات برزخیہ اور حیات انبیاءؑ میں دیکھیں یا مرقات شرح مشکوٰۃ دیکھیں ،شامی دیکھیں نسیم الریاض دیکھیں ،زرقانی وغیرہ۔ علماء نے اس امر کی بھی تصریح کی ہے کہ جو مرکز ہے جسم رسول اکرم کا اس کی

شان جنت الفردوس سے بھی افضل ہے اعلیٰ ہے تو روح اقدس رسول اکرم ﷺ جنت الفردوس اعلیٰ مقام کو چھوڑ کر کسی دوسرے فضول مکان کو کیسے قبول کرے گا۔ لہذا روح رسول کا تعلق پختہ اس مکان سے بھی ہو گیا جو افضل ترین ہے اور وہاں ہی وجود رسول اکرم ہے۔ اور جود رسول اکرمؐ بفرمان رسول خدا ﷺ

ان اللہ حرم علی الارض ان تأ کل اجسادالانبیاء	زمین پر خدا تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے۔ انبیاءؑ علیہم السلام کے وجود کو کھانا

اس میں سوائے مجددین شرک کے کسی کو اختلاف نہیں ہے۔

دوئم: جب یہ ثابت ہو گیا کہ روضہ اقدس اور بمعہ منبر روضہ کے یہ تمام جنت کا ٹکرا ہے تو جنت میں موت نہیں ۔موت دنیا کے لئے ہے۔ جنت میں سب زندہ۔ لہذا مع صدیقؓ و فاورقؓ رسول خدا زندہ ہیں۔

سوئم: جنت کی کسی چیز پر تغیر تبدل نہیں آتا۔ وہ داخل ہونے داخل ہونے سے لے کر آخر تک صحیح ہی رہے گی ۔جیسا کہ قرآن کریم میں موجود ہے۔

قال یا اٰدم هل ادلک علی شجره الخلدون ملک لا یبلی	شیطان نے کہا اے آدمؑ کیا میں ہمیشہ رہنے والے درخت پر دلالت یعنی رہنمائی نہ کروں اور ایسے ملک پر جو ہمیشہ یکساں رہے گا۔
انک الا تجوع فیهاولا تعریٰ و انک لا تظمؤا	اے آدمؑ اس جنت میں آپ کو نہ پیاس ہوگی نہ کپڑا بوسیدہ ہوگا نہ

فیھا ولا تضحی وقال و — دھوپ ہوگی اور نہ بھوک ہوگی
فاکھة کثیرة لا مقطوعة — جنت کے پھل بہت ہوں گے جو
ولا ممنوعه — ختم نہ ہونگے اور منع نہ ہونگے

قرآن کریم سے ثابت ہوا کہ جنت کی ہر چیز دائمی ہے فانی نہیں ۔ حادث ہے کیونکہ وہ ملک ایسا ہے جس پر نہ فنا ہوگی نہ تغیر وتبدل ہوگا نہ ہی اس کی اشیاء پر فنا ہوگی ۔نہ تغیر وتبدل ہوگا لہذا ثابت ہوا کہ وجود رسول زندہ ہے۔اس میں تغیر وتبدل ہونا محال ہے۔

سوئم : جنت میں نیند نہیں کہ غفلت ہو ۔نیند اخت موت ہے۔

چہارم: روح رسول اکرمؐ مشاہدہ باری و انوار وتجلیات باری میں اس قدر منور اور مستغرق ہے کہ اس کا اثر بدن پر بھی پڑتا ہے جیسا کہ آگ میں لوہا جائے تو لوہے کا رنگ اور آگ کا رنگ ایک ہو جاتا ہے۔بوجہ اثر اندازی روح کے بدن بھی روح کی شکال اختیار کرلیتا ہے۔اور روح بدن کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔یعنی روح بذات خود برزخ میں مکلّف ہوجاتا ہے جیسا کہ بدن دنیا میں بذات خود مکلّف تھا تو بدن پر موت کا اثر جو ہوا وہ استغراق کی حالت کی طرح ہوا اور اب بھی بدن بوجہ تعلق روح اور اثر روح تجلیات باری میں استغراق میں ہوتا ہے۔انبیاءؑ دنیا میں جب سوتے تھے تو حالت استغراق میں ہوتے تھے نہ کہ قلب غافل ہوتا تھا جیسا کہ نبی کریمؐ نے فرمایا ہے ۔تنناما عینایء ولا نیام قلبی میری آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا۔

دیکھ لیا جہاں رسول اکرمؐ کا مرکز ہے قیام گاہ ہے اور جہاں آپ مکین ہیں کی شان جنت الفردوس سے اعلیٰ ہے مگر نیلوی صاحب مجدد مشرک

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کہتا ہے ''زندہ در گور''

اس مجدد شرک کے قلم کو سانپ ڈستا تھا اگر کہتا زندہ در جنت الفردوس ہیں۔ مگر اس کے دل میں توہین انبیاء کی گندگی بھری ہوئی تھی وہ اس کو کیسے کہنے دیتی۔یہی وجہ ہے کہ جنت الفردوس کو گور کہہ رہا ہے۔یہ ٹکرا قیامت میں جنت الفردوس میں رکھا جائے گا اور اسی میں آپ مکین ہوں گے جس میں آج مکین ہیں۔

نیز یہ مجدد دین شرک صرف روافض ،قادیانیوں اورعیسائیوں کے مبلغ نہیں۔بلکہ یہ پرویزی فرقہ کے بھی مبلغ اعظم ہیں۔مولوی محمد امیر اور مولوی محمد حسین نیلوی کی کتاب شفاء الصدور صفحہ نمبر ۲:۱او۳:۱

و يعلم ان الحجة هي قول النبیؐ او فعله او تقريره دون اقوال الرجال والهامهم و كشوفهم و قياسهم ومنامهم وما ذكر نافي هذاالباب منها اقوال الرجال و منها افعالهم و منها كشوفهم و منهامنامهم ثم منها موضوعة ،ومنها منكرة واما اخبار الرسول

(ان کا اپنا ترجمہ) یہ بھی معلوم ہے کہ حجت قول وفعل وتقریر رسولؐ تو بن سکتی ہے بزرگوں کے اقوال نہ ان کے الہام نہ کشف نہ خوابیں نہ قیاسات متفرعہ اورجتنی روایات آثار وغیرہ گزرے ہیں خوابیں ہیں یا کشف اور اخبار رسولؐ صحیح کہاں؟ وہ بھی نصوص قطعیہ اورعمل صحابہؓ کے مخالف۔

الصحيحة قليلة جدافاين التواتر وقلك القلية ايضاً ساقطة او مؤ لةاذهی تخالف النصوص وعمل الصحابة	تواتر کہنا ان کے بارے میں کیسے صحیح ہوسکتا ہے۔

یہ ترجمہ جو میں نے نقل کیا ہے وہی ہے جو مولوی محمد امیر بندیالوی نے کیا ہے۔جو سارے کا سارا غلط ہے اس غریب کو تو ہدایت النحو پر بھی قدرت نہ تھی ۔اپنے رسالے کا نام جو رکھا اس سے ظاہر ہے کہ یہ غریب تو علم سے واقف ہی نہ تھا نام رسالہ ''قوال المرضیہ'' جس کو یہ بھی خبر نہیں کہ یہ ترکیب اضافی ہے یا توصیفی یعنی مرضیہ بیگم کے اقوال کیا خوب!

فائدہ: ان دونوں مجددین و مجتہدین شرک کی عبارتوں سے بڑے بڑے پوشیدہ راز ظاہر ہوئے جو ان کے عقائد کی قلعی کھولتے ہیں ۔غور کرنا۔

ا۔کوئی حدیث رسول متواتر نہیں ہے۔سب اخبار احاد ہیں۔

۲۔صحیح حدیثیں رسول اکرم ﷺ کی اقل قلیل ہیں۔

۳۔یہ اقل قلیل قابل اعتبار ہی نہیں ۔تمام بے کار اور ساقطتہ الاعتبار ہیں۔

۴۔اگر کوئی قلیل ایک آدھ حدیث صحیح نکل بھی آئے تو بھی قابل اعتبار نہیں۔کہ اس میں تاویل ہوسکتی ہے۔اور ساقطہ مئولہ ہے یہ قضیہ مانعتہ الخلو ہے مانعتہ الجمع نہیں ہے۔ مطلب یہ ہوا کہ یہ حدیثیں رسول خدا کی مئول اور ساقط

اعتبار ہیں۔یعنی حدیث رسولؐ کی اول ان مجددین شرک نے تاویل کی اس کے بعد ان کو ساقط قرار دیا۔

۵۔یہ کہ تمام حدیثیں رسول کریمؐ کی قرآن کریم کی صاف صاف صریح نصوص قطعیہ کی مخالف ہیں۔

دوم یہ حدیثیں صحابہ کرامؓ کے عمل کے مخالف ہیں۔

نیلوی صاحب اور بندیالوی صاحب کی نقل کردہ عبارت سے یہ احکام واضح ہوئے۔

نمبرا۔یہ کہ رسول خدا کی تمام زندگی میں رسول خداؐ سے کوئی فعل اور قول عمل صادر نہیں ہوا جو رضائے الٰہی کے موافق ہو۔بلکہ ساری زندگی رسول خداؐ کی اللہ کی مخالفت اور خلاف ورزی میں گزری اور خدا تعالٰی کا ایک حکم بھی رسولؐ خدا نے نہیں مانا۔جیسا انکی عبارت ظاہر کرتی ہے۔ اذھی تخالف النصوص۔کیونکہ یہ حدیثیں رسولؐ خدا کی۔قرآن کی صاف اورصریح آیات مخالف ہیں اور حدیث نام ہے قول رسولؐ،فعل رسولؐ اور عمل رسولؐ کا یعنی رسولؐ خدا کے یہ تینوں فعل خدا کی مرضی اور قرآن کے خلاف صادر ہوئے (نعوذ باللہ)۔

نمبر۲۔صحابہ کرامؓ نے اپنی پوری زندگی قول رسولؐ،فعل رسولؐ،عمل رسولؐ،تقریر رسولؐ کے خلاف بسر کی۔پہلے ان مجددین شرک نے خدااور رسولؐ کے درمیان دشمنی ظاہر کی یعنی خدا نے رسول نہیں بھیجا ایک دشمن پیدا کر دیا۔مخالفت ثابت کی کہ قرآن، حدیث کے مخالف ہے اور حدیث،قرآن کے خلاف۔پھر صحابہ کرامؓ اور رسولؐ خدا میں عداوت،دشمنی اور مخالفت ثابت کی یعنی

رسولؐ تو قرآن اور خدا کے مخالف اور صحابہ کرامؓ رسول کے مخالف۔ اب میں علماء سے درخواست کرتا ہوں کہ دین شریعت محمدی کہاں سے حاصل ہوئی۔

۶۔ قیاسات فقہیہ کا علم جو دفتر کے دفتر موجود ہیں جس کو علمائے مجتہدین نے خداداد اجتہادی قوت کے کتاب اللہ اور سنت رسولؐ اللہ اخذ کیا جس پر دین کا مدار ہے وہ سارے کا سارا بیکار اور ناقابل اعتبار ہوا کیونکہ یہ بھی اقوال الرجال میں سے ہے۔ نیز ان مجتہدین نے تو صاف قیاس بول کر ساقط کر دیا۔ جب حدیث غیر معتبر کر دیکھائی تو قیاس مجتہد کی کیا ہستی ہے۔

۷۔ یہ کہ قرآن کریم کو چودہ صدیوں میں بغیر ان مجددین شرک کے کسی نہیں سمجھا۔ اور آج تک کسی متنفس نے منہ سے یا قلم سے یہ نہیں نکالا کہ احادیث رسولؐ پوری پوری غیر معتبر اور ناقابل اعتبار اور ساقط ہے کیونکہ قرآن کی نصوص کے مخالف ہیں۔ نہ ہی یہ بات کسی محدث نے نہ مفسر نے سمجھی نہ ہی کسی کی سمجھ میں آئی۔ میں ان سے حیران ہوں کہ جب یہ اخباروں، اشتہاروں اور رسولوں میں جلسہ اشاعت التوحید والسنۃ کا نام لے کر لکھتے ہیں سنت جب ساقط ہو گی غیر قابل اعتبار ہو گی۔ عمل صحابہؓ کی صریح مخالف ہوئی تو لوگوں کو کیونکر اشاعت السنۃ کا دھوکا دیا جاتا ہے۔ جس طرح دیوبندی کہہ کر دھوکا دیا جاتا ہے۔ اور اس کے نام پر گداگری کی جاتی ہے۔ اور میں اس سے بھی حیران ہوں جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے کہ ان دونوں مجددین شرک نیلوی اور بندیالوی نے لکھا ہے قول، فعل، عمل صحابہؓ حجت نہیں، قابل اعتبار نہیں تو اب عمل صحابہؓ کا نام لے کر حدیث کو کیوں کر گرایا۔ قول رسولؐ، فعل رسولؐ بیکار ہوا۔ قول صحابیؓ، فعل صحابیؓ غیر معتبر ہوا بتاؤ دین کس سے لیا۔ یہ دونوں مجددین شرک چوہدری غلام احمد پرویز

سے بھی چار قدم آگے بڑھ گئے ۔مگر رہے پھر بھی دیوبندی ہی؟۔ ان پرویزی مبلغین کا حال دیکھو۔ حدیث کا مطلق انکار ہے خوب غور کرو حدیث کا انکار نہیں ہے انکار رسولؐ ہے۔تکذیب رسولؐ ہے۔

شاباش! رڑارٹ صفا باقی رہا خدا

رسول اکرمؐ کی توہین میں زندہ درگور کے الفاظ سن لئے ،صحابہ کرامؓ کی توہین سن لی،حدیث رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار سن لیا۔قول فعل کی عزت دیکھ لی ۔اب تمام سلف صالحین جو صحابہ کرامؓ اور تابعین و تبع تابعین ہیں ۔اسی طرح جمہور بھی دو قسم کے ہیں۔جمہور سلف صالحین اور جمہور خلف۔متاخرین ۔ اب تمام صحابہ کرامؓ سے لے کر آج تک علماء گزرے ہیں ان کی توہین و تحقیر بھی سن لیں۔

ملاحظہ ہو ندائے حق صفحہ ۱۴۔

ان قطعیات و یقینیات کے ہوتے ہوئے کسی سلف یا خلف اکابر یا اصاغر جماہیر ہوں یا مشاہیر کا قول فعل حجت نہیں بن سکتا۔

پھر اسی ندائے حق صفحہ پر یوں گوہر افشانی فرمائی۔

’’فرض سلف ،فرض جمہور،فرضی اکابر‘‘

نوٹ صفحہ ۱۶ کی عبارت سے کافی فوائد ظاہر ہوئے۔

عدم سماع موتی کی آیات قرآنی عدم سماع پر قطعی اور یقینی طور پر دلالت کرتی ہیں۔

خلاصہ یہ ہوا کہ مولوی محمد امیر نیلوی صاحب ۔شیخ القرآن اور عنایت اللہ شاہ گجراتی سے پہلے ان آیات سے عدم سماع نہ صحابہ کرامؓ نے سمجھا نہ تابعین نے

نہ جمہور علماء نے نہ اکابرین نے نہ مشاہیر علماء نے نہ اصاغر نے نہ خلف نے نہ کسی مفسر نے نہ محدث نے نہ کسی متکلم نے نہ کسی فقہی مجتہد نے اور نہ اصولیوں نے ہی سمجھا۔

محدث کبیر حافظ العصر حضرت انور شاہ صاحب نے مشکلات القرآن کے مقدمہ میں لکھا ہے کہ قرآن کریم کی دو لاکھ سے زائد تفسیریں لکھی گئی ہیں۔اول کسی نے ان آیات سے جو بزعم خود مجدد دین شرک عدم سماع موتی پر پیش کر رہے ہیں جو قطعی اور یقینی دلالت بھی کرتی ہیں عدم سماع ان دو لاکھ میں سے کسی ایک مفسر نے نہ سمجھا خاص کر عندالقبر سماع و جواب سلام کا رسول اکرم ﷺ کا ان آیات سے نہ سمجھا نہ ہی کسی نے اشارہ تک کیا کہ رسولؐ خدا کے سماع عندالقبر کی نفی پر یہ آیات قطعی اور یقینی طور پر دال کہ رسولؐ خدا عندالقبر بھی نہیں سنتے ۔ ہاں مجدد دین شرک ایک ہی جواب دے سکتے ہیں کہ سمجھتے تو سب تھے مگر ظاہر نہیں کرتے تھے ۔دین شیعہ رکھا کتمان حق کیا کرتے تھے (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ)

مجدد دین شرک کی معنوی ذریت یہی جواب عام دیا کرتے ہیں۔ٹھیک ہے۔

دوسری بات جو بڑی ظاہر کی ہے مجدد صاحب نے وہ یہ ہے کہ نہ کسی صحابیؓ،نہ کسی تابعی ،نہ کسی تبع تابعی نہ کسی امام،نہ مجتہد،نہ مفسر نہ محدث،نہ فقہیہ نہ اصولی کا قول وفعل دلیل حجت نہیں تو دوسروں کو کون قبول کرتا ہے۔اب ان سے پوچھو دین تو ہم کو بطور توارث اور تواتر توارثی سے ملا ہے اور دین نام ہے تعامل امت مرحومہ کا امت نے جو ہم اول تھے اس نے دین پر عمل کس طرح کیا۔ لوگوں کو تبلغ سے کس طرح بتایا۔ہم نے دین کو صرف الفاظ قرآنی سے یا صرف

الفاظ حدیث سے نہیں سمجھا بلکہ تعامل امت کو ساتھ ملایا۔ دین تعامل امت سے سمجھا قرآن حدیث کو ہم نے بطور توارث سمجھا۔اختلاف لفظ میں صیغہ اور آیت میں پیدا ہوا۔ تو ہم نے اکابرین سلف صالحین جمہور و مشاہیر امت کی طرف رجوع کیا کہ انہوں نے اس کا کیا مفہوم معنی مطلب بیان کیا ہے اول گزر چکا ہے۔کہ جس طرح قرآن و حدیث کے الفاظ کی امت نے حفاظت کی ہے اسی طرح قرآن و حدیث کے معنی شرح اور تفسیر کی بھی حفاظت کی ہے آج کوئی سلف صالحین اکابرین جمہور سے ہٹ کر قرآن کی تفسیر یا حدیث کی شرح اپنی رائے سے بیان کرتا ہے اپنے مطلب کے لیے ہم اسے زندیق اور ملحد کہتے ہیں۔

تیسری بات اب ان مجددین شرک سے پوچھو کہ جب حدیث رسول تو سب ساقط کر دی تم نے غیر معتبر ہوئی اور صحابہ کرامؓ سے لے کر آج تک کسی عالم کا قول و فعل حجت نہ ہوا۔تو آپ نے دین کہاں سے لیا وہ دلیل پیش کریں۔جس سے تم نے قرآن کو خدا کی کتاب سمجھ رکھا ہو اور دین کو دین حق سمجھ رکھا ہے قرآن اور دین آپ کو کس نے دیا۔آپ کا دین تو خانہ زاد ہے آپ کا دین دین محمدیؐ تو ثابت ہو سکتا ہی نہیں۔شرک و بدعت ،سماع عدم سماع کی بحث بعد کو کریں اول اپنے دین کا ثبوت دیں۔

دین فرضی چیز ہے؟

ندائے حق کے صفحہ ۱۵ کی عبارت سے صحابہ کرامؓ ،تابعی ،تبع تابعی اور جمہور علماء و مجتہدین سب فرضی ہیں یعنی ایک موہومی چیز فرضی کا نام صحابیؓ ،تابعی وغیرہ رکھ دیا ہے۔جیسا ان کی عبارت سے عیاں ہے ۔جب یہ تمام سلف سے خلف تک فرضی نام ہیں ۔نہ کوئی صحابیؓ ہوا۔نہ تابعی ،نہ تبع تابعی تو دین تو بطریق

اول فرضی۔ جن سے دین آیا ان پر اعتماد تو بجائے خود رہا ان کے وجود ہی فرضی ہوئے۔ تو ان سے جو دین ملا وہ بھی فرضی ہو۔

شاباش! مبارک ہو۔

ہم بعد والوں نے دین کتابوں سے پڑھا۔ علماء و مشائخ سے حاصل کیا ان سے کتابیں پڑھ کر کئی سو سال بعد۔ اور صحابہ کرامؓ نے پورا دین زبان رسولؐ اللہ سے حاصل کیا۔ برائے راست بغیر کسی واسطے کے۔ صحابہ کرامؓ لسان یعنی زبان رسولؐ خدا ہیں اور بازوئے رسولؐ خدا ہیں۔ انہوں نے جو زبان رسول اکرمؐ سے سنا آگے بیان کر دیا۔ قول رسول کو تو قول صحابیؓ قول رسول ہوا۔ اور فعل و عمل رسولؐ خدا کے ساتھ کیا ان کا فعل و عمل بھی فعل و عمل رسولؐ ہے۔ رسولؐ خدا کے ساتھ نمازیں پڑھیں، جہاد کیا، حج ساتھ کیا، روزہ ساتھ رکھا ان کا یہ فعل و عمل حقیقتاً فعل رسول خدا ہے۔ مجدد دین شرک نے قول صحابیؓ، فعل صحابیؓ دونوں ساقط کردیے۔ قول صحابیؓ جو قول رسولؐ ہے حجت نہیں اسی طرح فعل صحابیؓ حجت نہ ہوا۔ صحابہ کرامؓ کے قول و فعل کے ساقط کرنے کے بعد زبان رسول کٹ گئی، بازوئے رسول کٹ گئے۔ تمام دین زبان رسولؐ سے یا فعل و عمل رسولؐ سے ثابت تھا وہ دونوں ختم ہو گئے دین کا وجود ختم ہو گیا۔ اول ان حضرات میں قول و فعل صحابہؓ کو رد کیا اور انکار کیا۔ اب ان کی صحابیت تابعین کی تابعیت اور تبع تابعین کی تبع تابعیت کا انکار کیا۔ جمہور علماء محدثین، مفسرین، فقہاء، مجتہدین کے علوم کا انکار کیا کہ سب فرضی صحابیؓ، فرضی محدث و مفسر ہیں۔ میں علماء سے پوچھتا ہوں کی خدا کے لیے اب تم ہی بتاؤ۔ دین اسلام کی انہوں نے بیخ و بن پھاڑ کر رکھ دی ہے۔ یا نہیں۔ کیا کوئی کسر باقی ہے؟ کیا یہی عقیدہ رافض کا صحابہؓ

کے متعلق نہیں۔ کیا یہی عقیدہ پرویز کا نہیں۔ خدا کے لیے بتاؤ کہ یہ حضرات ان کے مبلغ ہیں یا اسلام کے۔ اور پھر بھی یہ دیوبندی ہیں ان کی یہ دیوبندیت بالکل اسی طرح ہے جس طرح ایک بار پنڈٹ نہرو نے دلچسپ تقریر کی تھی اور خود نوشت سوانح کے اردو ترجمہ میں لکھا ہوا ہے کہ ہندو مذہب بھی عجیب مذہب ہے کہ وہ آدمی کا پیچھا کسی طرح نہیں چھوڑتا۔ میں کسی مذہب پر بلکہ خدا پر بھی یقین نہیں رکھتا لیکن اس کے باوجود ہندوں ہوں اور مذہب میرے ساتھ چمٹا ہوا ہے۔ ان حضرات کا حال بھی یہی ہے۔ وہ صحابہؓ بلکہ تما سلف صحالحین کے اقوال و افعال بلکہ ان کی صحابیت کے بھی منکر ہیں۔ مگر پھر بھی دیوبندیت ان کے ساتھ چمٹی ہوئی ہے۔ اب ذرا دیوبندی بھی ان کی زبان وقلم سے اپنی عزت سن لیں۔

ندائے حق صفحہ نمبر ۶۷ پر ہے۔

”یہ بناسپتی دیوبندی فرماتے ہیں۔“

یعنی جو اصل دیوبندی ہیں وہ ان کے نزدیک بناسپتی دیوبندی ہیں پھر کہتے ہیں۔ ”وہ لوگ اپنے مسلک کی تائید میں کسی ایرے غیرے نتھو خیرے کا قول کہیں نہ کہیں ڈھونڈ نکالتے ہیں۔“

فائدہ: یہ حضرت نیلوی جمہور علماء، مجتہدین، مفسرین، محدثین، اور فقہاء کو ایرے غیرے کے الفاظ سے نواز رہے ہیں یہ مجددین شرک گستاخ ہی صرف عالم ہیں۔

یہ صاف توہین ہے تمام علمائے کرام اہل سنت کی۔

اسی ندائے حق کے صفحہ نمبر ۶۸ پر یوں درفشانی فرماتے ہیں۔

یہود نصاریٰ بھی تورات انجیل کو چھوڑ کر اپنی ہاتھ سے لکھی ہوئی پوتھیاں

ہی پیش کرتے تھے۔

کیوں نیلوی صاحب! جو کتاب ہاتھوں سے لکھی جائے وہ پوتھی ہوجاتی ہے سب سے اول یہ بتاؤ کی ندائے حق پوتھی آپ نے اپنے ہاتھوں سے لکھ کر اس پوتھی میں نہ انبیاء کو جناب نے معاف کیا نہ شہدا، اولیاء صلحا کو معاف کیا حتیٰ کہ صحابہ کرامؓ تابعین تبع تابعین جمہور علمائے امت تک کو نہ بخشا۔آپ کی اس پوتھی نے آپ کے عقیدے کا بھانڈہ پھوڑ کر رکھ دیا۔آپ نے امت محمدیہ کو جو یہود و نصاریٰ سے تشبیہ دی اس نے آپ کو ننگا کر کے رکھ دیا آپ کے نزدیک جو شخص بخاری، مسلم، صحاح ستہ پر عمل کرتا ہے وہ پوتھیوں پر عمل کرتا ہے یہ بھی ہاتھوں سے لکھی ہوئی ہیں۔اب قرآن کریم کی باری آتی ہے۔اس پر آپ کا فتویٰ صادر ہوتا ہے۔

ندائے حق صفحہ ۳۔۲ پر لکھا ہے۔

صاحب تسکین جمہور کا بہت دلدادہ ہونے کے باوجود ایک ضعیف حدیث کا سہارا لئے بیٹھے ہیں۔کیوں جناب جمہور کے مذہب کی مدار ضعیف حدیثوں پر ہوتی ہے۔جب عود روح کا مسئلہ آیا تو جمہور کا نام لیا اور ضعاف حدیثوں کا سہارا لیا جن کے ضعف کا اقرار خود حضرت نانوتوی نے کیا جب قبر نبیؐ سلام وصلوۃ کا مسئلہ آیا جب بھی جمہور کا نام لیا اور من گھڑت حدیث کا سہارا لیا۔اب باری آئی توسل بالذات والاموات کی۔اس میں بھی جمہور کا نام لے کر اس من گھڑت حدیث کو اپنا مستدل بنایا۔اگر جمہور کا یہی حال ہے تو ہم ایسی جمہور کی اتباع سے رہے ہم جمہور سے علیحدہ ہی اچھے ہیں ہم ایسے جمہور کے عاشق نہیں ہیں ہم کو قرآن سنت واجماع مجتہدین کافی ہیں یہ جمہور زنبور کشف خوابیں جنگلیوں کا

مذہب آپ کو نصیب۔

فائدہ: وظائف نبوت سے قرآن کریم نے تین وظائف بیان فرمائے ہیں۔ **یتلوا علیھم ایاتہ و یزکیھم و یعلمھم الکتاب** یعنی تلاوت کتاب نمبرا۔ دوم تعلیم وتعلیم حکمت یعنی سنت سوئم تزکیہ وتطہیر نفوس معلوم ہوا کہ تلاوت آیات کتاب کے علاوہ تعلیم کتاب وحکمت کوئی جدا چیز ہے ورنہ جدا کرنے کا کوئی معنی ہی نہ تھا بذریعہ واؤ عاطفہ کے۔اسی طرح تزکیہ نفس وتطہیر نفس ،تعلیم کتاب وتعلیم حکمت کے علاوہ تزکیہ نفس کوئی اور چیز ہے رسول کریمؐ دنیا سے جاتے وقت اس وحی کی امانت کوصحابہ کرامؓ کے سپرد کیا صحابہ کرامؓ نے قرآن کریم کی حفاظت سینوں اور سفینوں میں کی۔بعد کرامت نے اس طرح حفاظت کی دنیا کو کوئی مذہب اس کی نظیر پیش کرنے سے عاجز ہے قراء اور حفاظ نے تلاوت اور قرأت کی،الفاظ قرآن ادائیگی حروف اور لب ولہجہ کی حفاظت کی۔تعلیم کتاب وسنت کی حفاظت مفسرین نے تشریح وشرح ،حدیث و الفاظ حدیث کی حفاظت کی ۔متکلمین نے ایمان و ایمانیات اور عقائد کی حفاظت کی فقہاء مجتہدین نے قرآن وحدیثؐ میں غوطہ لگا کر احکام کے موتی نکالے۔ان جزیاتی اجتہادی احکام کو مدون کیا۔ان کی حفاظت کی تزکیہ صوفیہ کرام نے لیا۔ حال رسولؐ ،رسولؐ کی قلبی کیفیات،رسولؐ کی اندرونی سوز گداز رسولؐ کی حفاظت نسبت احسانی کو محفوظ رکھا۔روح رسولؐ وقلب سے بحث کر کے ان کی حفاظت کی علمائے صرف انحو ومعانی نے اشتقاق ولغت نے ان علوم کی تدوین کی۔غرض جس گوشہ سے دین کی حفاظت کی ضرورت پیش آئی اس کو پورا کیا اور اس اسلامی باغ کو سدا بہار اور سرسبز وشاداب بنایا۔اس اسلامی باغ میں اگر کوئی غلط وگندہ

بوٹا پیدا ہوا جو باغ اسلامی کو نقصان دیتا ہو تو اس کو علمائے امت نے بیخ و بنیاد سے اکھاڑ پھینکا اور اسلامی باغ میں ہمیشہ گندے پودے پیدا ہوتے رہتے ہیں اور مذکورہ ائمہ، مجتہدین اور مفسرین، محدثین، فقہاء کرام، صوفیہ عظام، متکلمین انہیں اکھیڑتے رہتے ہیں۔ جنہیں آج نیلوی صاحب زنبور کہہ رہے ہیں۔ اور اپنے بھنگ کے پودے کو دین پکار رہے ہیں۔ نیلوی صاحب کو یہ ہوش نہ آیا کہ جس غلاظت اور غیروں کا سڑا ہوا ملغوبہ عیسایوں اور قادیانیوں اور کرامیہ، صالحیہ اور شیعہ کے افکار و عقائد کو لے کر دین اسلام میں داخل ہو کر اس کو دین کہہ رہے ہیں۔ یہ کہاں تک صحیح ہو سکتا ہے۔

دوسروں کی غیر مذاہب کی نجاست کو لے کر مسلمانوں کی مشرک گری میں پوری زندگی بسر کر دی اور صلحا امت کی توہین کا بیڑا اٹھا لیا۔ خدا کی قسم اسلام میں بڑے بڑے فرقے پیدا ہوئے مگر اتنی توہین صلحا امت کی کسی نے نہیں کی جتنی مجددین شرک نے کی ہے۔ شیعہ نے صرف صحابہ کرامؓ کی توہین میں عمر ضائع کی مگر اس فرقہ مجددین شرک نے نہ حضرات انبیاءؑ کو معاف کیا نہ صحابہ کرامؓ نہ شہدائے عظام کو اور نہ اولیاء اللہ کو نہ صلحا امت کو۔ حتیٰ کہ کسی صاحب قبر کو بھی نہ بخشا۔

نمبر ا۔ جس کتاب میں سماع موتیٰ کا جواز مذکور ہو یا کسی ولی اللہ کی کرامت کا ذکر ہو یا انبیاء علیہم السلام کی حیات و سماع کا ذکر ہو یا ان کی فضلیت کا ذکر اس کتاب سے تمسخر اڑایا جاتا ہے جیسے کتاب الروح ابن قیم۔

نمبر ۲۔ ان کے نزدیک حدیث کی صحت و سقم اور ضعیف ہونا یا موضوع ہونا سند پر نہیں نہ جراح راویوں پر ہے بلکہ صرف سماع موتیٰ پر یا فضلیت انبیاءؑ خاص

کر فضلیت و شان محمد رسول اللہ اور سماع صلوۃ و سلام عندالقبر وقت روضہ اطہر پر حاضری کے یا حیات انبیاءؑ ہے۔جس حدیث میں فضیلت رسول اکرمؐ موجود ہو یا حیات نبی کریمؐ کا ذکر ہو وہ حدیث ان کے ہاں موضوع ہیں۔یا کم از کم ضعیف تو ضروری ہے۔مدار صحت و سقم حدیث کا حیات انبیاء یا فضیلت انبیاء نہ سنو گے یا مشرک یا مشرک کا ذکر ہو گا۔یہ ان کا درود ہے۔

جو کتاب ردی کی ٹوکری میں ڈال کر پھینکے کے قابل ہو اور اس کے مصنف کو کوئی جانتا تک نہ ہو اس میں ذرا بھر ان کے عقیدہ کی تائید مل سکتی ہو وہ کتاب بھی معتبر، مصنف بھی معتبر۔

۴۔ایک مسلمان کتنا نیک صالح عابد، زاہد ہو موحد ہو دن رات درود شریف، تلاوت قرآن و استغفار کا وظیفہ پڑھتا ہو ان لوگوں کے ہاں وہ بھی مشرک ہے۔جب تک ان کا بتایا ہوا وظیفہ کا ذکر نہ کرے۔ان کا وظیفہ یا مشرک یا مشرک دس مرتبہ پڑھے تب مسلمان ہے ورنہ مشرک ہے۔ان کے ہاں انسان کی عنداللہ مقبولیت و عدم مقبولیت صرف وظیفہ یا مشرک ہے۔

۵۔ان کے ہاں قرآن دانی مفسر قرآن ہونے علم بالقرآن، عالم بالحدیث اور عالم بالفقہ ہونے کا مدار صرف چند آیات پر ہے جو حضرت نوعؑ، حضرت صالحؑ، حضرت ہودؑ اور حضرت ابراہیمؑ کی امت کے کفار و مشرکین کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ان آیات کو پڑھ کر امت محمد ﷺ یہ پر چسپاں کرنے پر ہے۔اور چار صیغوں کے جاننے پر ہے یدعوا، تدعوا، دعوا، ندعوا ان میں جو شخص یہ چار صیغے ضبط کر لے اور کفار مشرکین کے حق میں جو آیات نازل ہوئی ہیں ان کو امت محمدؐیہ پر چسپاں کرنے کا فن سیکھ لے بس وہ بہت بڑا عالم ہے،

مفسر ہے،فقیہ ہے ان کے نزدیک حدیث کا معیار یہ ہے کہ اگر حدیث میں فضیلت رسولؐ یا سماع رسولؐ یا حیات رسولؐ مذکور ہیں۔وہ حدیث موضوع ہے یا کم از کم ضعیف ضرور ہے۔

آخر کار یہ مان لیا کہ عودروح الی الجسد عنصری قبر میں مذہب، جمہور علماء کا ہے۔یہ مسئلہ متواترات سے ہے عود روح کی حدیثیں ضعیف نہیں ہیں بلکہ متواتر ہیں حیات برزخیہ میں ثابت کیا جا چکا ہے۔

اور یہ بھی مان لیا کہ روضہ رسولؐ پر حاضر ہو کر جو صلوۃ وسلام پڑھا جاتا ہے اس کو رسول خدا سنتے ہیں اور جواب دیتے ہیں یہ مذہب بھی جمہور علماء کا ہے اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ یہ حدیثیں من گھڑت ہیں اجی نیلوی صاحب!وہ صحیح حدیثیں جو عدم سماع صلوٰۃ وسلام عندالقبر پر دال تھیں وہ تو پیش کرتے جمہور کے مذہب کی بنیاد تو آپ کے نزدیک من گھڑت حدیثوں پر تھی تو نیلوی اور عین غین اور بندیالوں کے مذہب کو ثابت کرنے کے لیے ندائے حق،شفاء الصدور اور اقوال مرضیہ پوتھیوں سے ہی پیش کرتے رہے۔

اور یہ بھی مان لیا کی توسل والوسیلہ ذوات اور اموات سے یہ مذہب بھی جمہور علمائے امت کا ہے۔آخر میں یہ بھی تسلیم کرلیا کہ ہمارا مذہب متقدمین جمہور علمائے امت کے خلاف یہ بھی مان لیا کہ ہم ان کے پیچھے نہیں چل رہے۔ان کے نزدیک خوابیں،کشف اور جنگلیوں کا جو مذہب تھا وہ سابقہ امت کا مذہب تھا لہٰذا نیلوی نے فرما دیا ان سے ہم جدا اچھے۔وہ علمائے زنبور حیوان تھے۔ان کے نزدیک مفسرین نے جو تفسریں لکھی وہ صرف قرآن کو نیش زنی کی۔اسی طرح محدثین نے حدیث کی شرح نہیں لکھی بلکہ ڈنگ ہی مارتے رہے۔اس طرح

فقہاء، مجتہدین، ائمہ اربعہ نے فقہی جزئیات جو قرآن وحدیث سے استخراج کیئے وہ بھی نیش زنی کرتے رہے۔ متکلمین نے قرآن وحدیث سے عقائد وایمانیات بیان کیئے وہ بھی نیش زنی کرتے رہے۔ صوفیہ کرام نے زہدوتقویٰ اور تزکیہ نفس جو قرآن وحدیث سے نکالا وہ بھی نیش زنی کرتے رہے، خلاصہ یہ ہوا کہ ان جمہور امت کے علماء نے جو دین کی اشاعت کی یا درس وتدلیس کی یہ تمام امت محمدی کو اور قرآن حدیث کی نقصان پہنچایا۔ یعنی ان زنبوروں سے جو دین نقل ہو کر اب تک آیا ہے وہ سب بیکار اور نظر ثانی کے قابل ہے۔ نیلوی صاحب نے جمہور کے مذہب کو زنبور کہا ہے۔ زنبور جانور ہے لہٰذا یہ مذہب بھی زہریلا ہے۔ اسی وجہ سے نیلوی صاحب نے یہ مذہب ترک کر دیا اپنا ایک خانہ ساز مذہب تیار کیا۔ نیلوی صاحب آپ کو آپ کے مزے ہیں۔

نیلوی صاحب اور اجماع مجتہدین

نیلوی صاحب! اگر آپ کے اس دعوٰی میں صداقت ہے۔ آپ کے من گھڑت مذہب میں جان ہے، آپ کو اپنے قول اجماع مجتہدین کا کوئی پاس ہے تو اس من گھڑت دعوٰی پہ دلیل پیش کریں۔ اسلامی تاریخ کے چودہ سو سال کے طویل عرصہ میں دور حاضر روضہ رسولؐ پر جو صلوۃ وسلام پڑھا جاتا ہے وہ حضور نہیں سنتے۔ کسی ایک صحابیؓ سے روایت پیش کریں۔ قیامت تک آپ نہیں پیش کر سکتے۔ نیلوی صاحب نے صحابہؓ کے قول کو حجت تسلیم کرنے سے انکار کر دیا

حالانکہ قول و فعل صحابہؓ دلیل مستقل ہے۔

دور نبویؐ میں صرف کتاب اسلام، سنت، رسولؐ اور اجتہاد رسولؐ ہی مستقل دلیلیں تھیں۔ اور دور صحابہؓ میں اجماع کا اضافہ ہوا اور اجماع بھی دلیل مستقل ہوا یعنی اجماع دلیل مستقل ہے۔

اثبات حکم میں کسی دوسری چیز کا محتاج نہیں جیسا کہ قیاس محتاج ہے مقیس علیہ کا۔ بعد دور صحابہؓ کے قول فعل عمل صحابہؓ مستقل دلیل ہے اور امت مسلم ہے۔ یہ قول و فعل مرفوع حدیث کے حکم میں ہے۔ ہاں صحابیؓ کتب سابقہ سے اسرائیلیات بیان نہ کر رہا ہو۔ دوم صحابیؓ کا یہ ذاتی اجتہاد نہ ہو، سوم صحابیؓ کسی مشکل لفظ کی لغت نہ بیان کر رہا ہو۔ یہ بحث اول گزر چکی ہے کہ اگر قول صحابیؓ غیر معتبر مانا جائے گا۔ نبوت اور قرآن پر ایمان ہی ثابت نہیں ہو سکتا۔ اگر قول و فعل صحابیؓ غیر معتبر ہوا تو تمام ختم ہوا۔ نیلوی، بندیالوی کا مذہب وہی ہے جو روافض کا ہے۔ شیعہ کے پیالہ سے نوش کیا ہے اور پرویز سے دعا لی ہے۔

تحدی: کسی صحابیؓ سے، کسی تابعی سے، کسی تبع تابعی سے، کسی امام سے، امام ابوحنیفہؒ، امام شافعیؒ، امام مالکؒ، امام ابن حنبلؒ سے یا ائمہ حدیث میں سے کسی محدث سے یا کسی شارح حدیث سے، یا کسی متکلم سے، یا کسی فقیہ سے، یا تاریخ اسلامی سے یا ایک صوفی سے یا علامہ شوکانی، ابن تمیمہ، ابن قیم سے یا اکابرین دیوبند سے ایک حوالہ پیش کریں جس میں واضح طور پر لکھا ہوا کہ روضہ اطہر پر پڑھا ہوا صلوٰۃ وسلام رسول اکرمؐ نہیں سنتے۔

نیلوی اور دعویٰ اجماع

کیوں نیلوی صاحب! یہ جو آپ نے اجماع مجتہدین فرمایا۔آپ کے وہ مجتہدین انسان تھے یا جنات میں سے تھے یا ملائکہ میں سے تھے؟انسانوں کے تمام طبقے میں نے شمار کر دیئے ۔آپ کے مذہب کے مجتہد کس جماعت سے تعلق رکھتے ہیں مفسرین یا محدثین یا فقہا یا متکلمین سے ان کا اجماع تو دور کی بات ہے۔ آپ ایک حوالہ بھی پیش نہیں کر سکتے آپ نے ٹھیک فرمایا ندائے حق میں کہ سلف صالحین جمہور وغیرہ سب فرضی ہیں ۔اس کی اب سمجھ آئی کہ ان حضرات نے اپنے مذہب ،سلف ،خلف و اکابرین جمہور بیان فرمائے ہیں۔جیسا ان کا مذہب من گھڑت اسی طرح ان کے جمہور سلف صالحین مجتہدین تمام من گھڑت اور فرضی ہیں۔

اقرار نیلوی صاحب! کہ ہم جمہور سلف سے علیحدہ اچھے ہیں۔کیوں جناب آپ متقدمین ،سلف صالحین جمہور ،مفسرین جمہور محدثین ،جمہور فقہاء ،جمہور متکلمین ،جمہور صوفیائے کرام سے علیحدہ اچھے ہوئے تو آپ کا مذہب ان کے مذہب سے علیحدہ ہی اچھا ہوا۔

اتباع صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ علیہ

والسبقون الاولون من المهاجرين وال انصارو الذين اتبعوهم باحسان رضى الله عنهم ورضوا عنه واعدلهم جنات تجرى تحتها الانهار	سبقت کرنے والے مہاجرین و انصار میں سے اور جو لوگ ان کے تابع ہوئے احسان سے یعنی اچھے طریقے سے خدا ان سے راضی ہوا اور وہ خدا سے راضی ہوئے۔ ان تینوں طبقوں کے لئے خدا نے جنت تیار کر رکھی ہے۔

فائدہ: خدا تعالیٰ نے ان دو فرقوں کے لئے دو چیزیں انعام میں بیان فرمائی ہیں۔ اول رضا مندی خدا۔ دوم جنت۔ دو فرقے تو مہاجرین اور انصار کے ہوئے۔ سوئم جو ان کے تابع ہوکر دنیا میں رہا وہ احسان سے بغیر اتباع صحابہ مہاجرین و انصار کے نہ خدا راضی اس پر نہ جنت ہے اس کے لئے۔ اتباع صحابہ کرامؓ یا تو ان کے قول میں ہوگی یا فعل و عمل میں ہوگی جس کے نیلوی، بندیالوی اور ان کے ہمنوا منکر ہیں۔ اب خود بتاؤ آپ کس فرقہ کے ہوئے۔

قال تعالىٰ اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم

اے بارے خدایا ہم کو سیدھی راہ دکھایئے راہ ان کی جن پر آپ کا انعام ہوا۔

فائدہ: وقت نزول قرآن بغیر صحابہ کرامؓ کے دوسری جماعت نہ تھی تو ثابت ہوا کہ ہم کو پانچ وقت کی نماز میں صحابہ کرامؓ کی راہ کی اتباع کی دعا

سیکھلائی ہے اور بغیر طلب راہ صحابہ کرامؓ کے نماز بھی نہیں ہوتی۔ اور نیلوی بندیالوی کے قول وفعل کا انکار کر رہے ہیں اور یہ صحابہ کرامؓ کے قول وفعل کا انکار نہیں بلکہ قول باری تعالیٰ کا انکار ہے۔نعوذ باللہ من الغوی والبغی

خلاصہ یہ ہوا کہ بغیر اتباع صحابہ کرامؓ نہ جنت ملتی ہے نہ خدا راضی ہوتا ہے۔قرآن بھرا پڑا ہے کہ صحابہ کرام پر خدا راضی اور ان کی اتباع کرنے والے پر بھی راضی۔

نیلوی صاحب بتایئے کہ ان آیتوں کا کیا ہوا۔کیا اتباع صحابہ کرامؓ کو چھوڑنے والا اتنے بڑے انعام سے محروم نہیں ہوا بلکہ بعد والوں کے ایمان کا معیار بھی ایمان صحابہ کرامؓ ہے۔

فاامنوابمثل ماآمنتم برفقد اهتدوا۔ پس اگر ایمان لائیں مثل ایمان جیسا تم صحابہؓ ایمان لائے ہو تو بس محقق بات ہے کہ ہدایت پا گئے۔

حدیث واتباع سواداعظم

ان بنی اسرائیل تفرقت علی ثیتن و سبعین ملة و تفرق امتی علی ثلاثه و سبعین ملة کلهم فی النار الاملة واحدة قالو امن هی یا رسول الله قال ما انا علیه و اصحابی	بنی اسرائیل ۷۲ فرقوں میں متفرق ہوئے تھے اور میری امت ۷۳ فرقوں میں متفرق ہوگی اور تمام دوزخی ہوں گے سوائے ایک فرقہ کے۔تو صحابہؓ نے سوال کیا کون سا فرقہ جنتی ہوگا تو فرمایا جس پر میں اور میرے صحابہؓ چل رہے ہیں

۲۔قال ؐ اتبعوا سواد الاعظم من شذ شذ فی النار	وہ ایک جنتی ہوگا بڑی جماعت کی اتباع کرنا بڑی جماعت سے تمسک رکھنا جو بڑی جماعت سے جدا ہوا وہ جہنم میں گیا۔یعنی بڑی جماعت کو چھوڑنا اور جہنمی ہونا برابر ہے۔
۳۔ من ارادان یفرق امرهذه الامة وهی جمیع فاضربوه بالسیف کائنا من کان	جو شخص جماعت جو متفق ہے اس میں پھوٹ ڈالنے کا ارادہ کرے اس کو تلوار سے سیدھا کرو خواہ کسی نسل وقوم کا ہو۔
۴۔ قالؐ من خرج من الجماعة قید شبر فقد خلع ربقة الاسلام من عنقه	جو شخص جماعت کے مخالف ہو کر جماعت سے نکل کر ایک بالشت کے برابر اس نے اسلام کی رسی اپنی گردن سے اتار دی وہ اسلام سے فارغ ہوا

فائدہ: اب میں نیلوی صاحب اور ان کے مجددین شرک کفر سے دریافت کرتا ہوں ان سے فتویٰ پوچھتا ہوں حدیث اول رسول خدا نے فرمایا ۷۳ فرقوں میں سے نجات صرف اسی فرقہ کی ہوگی جس دین کو میں خدا سے لایا ہوں اس پر چلنے والا ہوگا اور جس دین کو صحابہ کرامؓ نے نقل رسولؐ خدا سے کیا اور اس پر عمل کیا اس میں متبع و تابعدار صحابہ کرامؓ کا ہوگا۔نیلوی صاحب آپ سے عرض ہے کہ صحابہ کرامؓ کا قول و فعل اور فہم جناب کے نزدیک حجت نہیں

ہے۔آپ فرمائیے کہ بغیر صحابہ کرامؓ کے آپ نے دین کو کس سے حاصل کیا۔

آپ کے دین من گھڑت خود ساختہ کا جو بانی ہے اس کا نام تو بتائیں اور لوگ بھی فائدہ اٹھائیں جب قول صحابہؓ حجت نہ ہوا تو منقولات صحابہؓ یعنی قرآن حدیث اور اجتہاد رسول قابل حجت نہ رہے۔اور جب صحابہ کرام کا فعل حجت نہ ہوا تو اعمال و افعال رسولؐ بیکار حتیٰ کہ سارا دین بیکار۔وہ قابل حجت تمسک نہ رہا۔

حدیث رسول کی بڑی جماعت کے ساتھ رہنا اس عقیدہ عمل اس کے قول وفعل کو حجت و حق سمجھنا وہی جماعت جنتی ہے ۔بڑی جماعت سے دوری جہنم سے قرب ہے۔اب فرمائیے کہ ایک جناب کی جماعت شرزمہ قلیلا متبدعہ مسلمانوں کے لئے کافرگری کا کام کرنے والا حدیث کے لحاظ سے جنتی یا دوزخی

فیصلہ آپ پر ہے ۔اول تعین فرمانا بڑی جماعت کا نام کیا ہے؟اس سے جدا ہونے کا نام کیا رکھا جائے گا جیسا جناب کو علم نہ ہو تو عرض کردوں وہ نام مقدس ہے اہل السنۃ والجماعت جو دور صحابہ کرامؓ میں تجویز ہوا تھا اور جناب کے اس عقیدہ وفات انبیاءؑ برزخ میں زندہ نہیں ہیں اور نبی کریمؐ عند القبر نہیں سنتے ۔ اس بھنگ کے پودے کی بنیاد ۴۴۴ھ ہجری میں سلطان تغلہ بیگ کے وزیر اعظم معتزلی بیکندی نے رکھی تھی اس مردود پودہ کی اس نے تخم ریزی کی تھی اور امام بیہقی محدث کبیر وجلیل اور سرتاج صوفیہ علامہ قشیری نے اس بھنگ کے مردود پودہ کی بنیاد اکھاڑ پھینکی تھی شاید اس کا کوئی دانہ زمین میں رہ گیا تھا وہ اب نیلوی ، بندیالوی اور ان کے پیر طریقت عنایت اللہ گجراتی اور سعید احمد چتوڑ گڑھی اور ان کے ہم نواؤں نے اس پودے کفر گری اور شرک گری کا پانی دے کر پالا ہے۔

حدیث سوم: آپ جماعت میں پھوٹ ڈالنے والے ہیں تو کیا آپ کا شرزمہ قلیلا بچ سکتا ہے۔یہ وعید شدید جماعت سے جدا ہونے والے کے لئے ہے۔یہ وعید تو صرف ارادہ پر ہے جب فعل اختیار کیا تو خدا جانے اس کا حشر کیا ہوگا۔

حدیث چہارم: حدیث چہارم میں رسول خدا نے فرمایا کہ دراصل جماعت سے جدا ہونا اسلام سے جدا ہونا ہے۔اچھا فرمایئے کہ جناب کے اس عقیدے کی جماعت کب سے پیدا ہوئی نیز قرآن کی اس آیت کا مطلب بیان فرمایئے۔

و یتبع غیر سبیل المومنین نوله ما تولی و نصله جهنم و ساء ت مصیرا

فرمایا جس نے مسلمانوں کی جماعت چھوڑی ہم اس کو اسی طرف چلائیں گے جس طرف وہ چل رہا ہے اور جہنم میں داخل کریں گے جو بری جگہ ہے ۔حدیث رسولؐ کا مطلب اور اس آیت کا ایک ہی ہے مسلمانوں کی جماعت کو چھوڑا تو جہنمی ہوا۔چہ جائے کہ مسلمانوں کی بڑی جماعت کو توہین کرنا حتیٰ کہ مشرک کہنا پھر دعویٰ اسلام بھی کرنا۔عجیب بات ہے۔

آپ لوگوں نے مخلوق خدا کو غلط راہ پر لگایا اور ان کو گمراہ کیا خداوندی نعمتوں سے بڑا انعام اور نعمت دین صحیح ہے۔اس پر چلنے کی توفیق عطا ہو مگر آپ نے اس انعام کو بدل دیا۔

قال تعالیٰ الم ترالی الذین بدلوانعمیته الله کفرا واحلو اقومهم دارالبوار جهنم یصلونها و بئس القرار

یعنی کیا تم نے نہیں دیکھا ان لوگوں کی طرف جنھوں نے خدا تعالیٰ کی نعمت کو کفر سے بدل دیا اور اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر میں جا اتارا جو جہنم ہے۔داخل ہوں گے اس میں اور بڑی بری جگہ قرار کی۔

بتائیے آپ کا کفر گرٹولہ اس آیت کا مصداق نہیں اگر آپ نہیں تو دوسرا کون ہے۔دین جو تمام نعمتوں سے بڑی نعمت ہے اس کو بدل دیا دین کے فاقلین کو زنبور اور بدکار قرار دیا اور قرآن و حدیث کی شرح تفسیر اپنے نفس اور ابلیس کے فرمان کے مطابق بیان کرنی شروع کر دی۔

توہین علمائے دیوبند

اقامتہ البرہان جناب سجاد بخاری کی صفحہ ۲۴ پر علامہ ترمذی کی تردید کرتے ہوئے لکھتے ہیں ۔ ترمذی صاحب اور ان کے حضرت والا اگر واقعی مخلصانہ اصلاحی کوششوں کا جذبہ رکھتے ہیں تو اس خدمت اسلام کا آغاز انہیں اوپر سے کرنا چاہیئے تھا ۔جواہر القرآن کا نمبر تو بہت بعد میں تھا سب سے پہلے حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی پھر حضرت نانوتوی اس کے بعد شیخ الہند اور پھر علامہ انور شاہ کشمیری کی اصلاح کی جاتی جن کے تفردات کا نمونہ پہلے پیش کیا جا چکا ہے۔

پھر خاص طور سے پہلے انہیں اپنے گھر کی خبر لینی چاہے تھی ان کا فرض تھا کہ وہ سب سے پہلے اپنے پیرومرشد حضرت مولانا اشرف علی تھانوی کی ان کتابوں کی اصلاح وتطہیر فرماتے جن میں ایسا مواد موجود ہے مثلاً ضعیف شاذ

منکر بلکہ موضوع حدیثیں بلا انکار وتنبیہہ بے سروپا حدیثیں، بے سند اور گمراہ کن کرامتیں جن کو اہل بدعت اپنے عقائدہ زائغہ اور اپنی بدعات مخترعہ کی تائید کے لئے پیش کرتے ہیں اس کی وجہ سے تبلیغ توحید کے مشن کو بعض اوقات کافی سے زیادہ نقصان اٹھانا پڑے گا۔

فائدہ: دیکھا کافر ساز کمپنی کے سجاد بخاری نے اس دور کے لوگوں پر کتنا احسان کیا کہ حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ امام ہند سے لے کر حضرت حکیم امت محقق اسلام مجدددور حاضرہ مفسر قرآن، محدث، فقہ، تاج صوفیاء حضرت مولانا تھانویؒ تک تمام اکابرین کو قابل اصلاح قرار دیا۔ پھر دیکھو حضرت تھانویؒ پر کیسا برسا اور سرزمین ہند میں امام ربانی مجدد الف ثانیؒ کے بعد حضرت شاہ ولی اللہؒ امام ہند کے لقب سے ملقب ہوئے۔ پھر حضرت محمد قاسمؒ۔ قاسم العلوم بانی دیوبند جن کے ہاتھ سے علوم اسلامیہ کا شجر اگا اور پوری دنیا میں اس کا ثمر پہنچا اور دنیا نے کھایا۔ یہ شیخ القرآن یہ عنایت اللہ گجراتی یہ توہین کنندہ بخاری انہیں کے لگائے ہوئے شجر کا پھل کھا رہے ہیں۔ اسی شجر کو کاٹ رہے ہیں جب کھایا تھا اور کھا رہے تھے تو یہ پھل میٹھا اور لذیذ تھا اب کڑوا ہو گیا ہے۔ حضرت شیخ سعدیؒ نے ٹھیک فرمایا۔

یکے بر سر شاخ و بن می برید خداوند بستان نگہ کرد و دید

بگفتا کہ ایں مرد بد می کند نہ بامن کہ بانفس خود می کند

یہ کافر ساز اور کافر گر ٹولہ اسلام کی شاخ پر بیٹھ کر اس کو نیچے سے کاٹ رہا ہے۔ مگر گردن ان کی بھی ٹوٹے گی۔ اکابرین دیوبند جو ستون و جبال الراسیات علم اور وسعت علم میں بحر بیکنار تھے جب وہ غلط طریقہ پر چلے اور وہ قابل

اصلاح ہیں تو بقایا آج کے مسلمان کی اور نجات کی خیر نہیں ان کے نزدیک حضرت تھانوی نے گمراہ کن رویہ اختیار کر رکھا تھا ضعیف ، بے سند ، من گھڑت، جھوٹی حدیثین بیان کر گئے ۔ ان کی کتابیں پلید ہیں ان کی تطہیر ضروری ہے ان کے نزدیک تھانوی گمراہ اور گمراہ کن کرامتیں بیان کرتے رہے ۔ اجی سجاد صاحب کرامت فرع معجزہ ہے ۔ جو اپنے رسول کے صحیح متبعین میں منتقل ہو کر بطور میراث کے صحیح ظاہری باطنی متبع اولاد کو ملتی ہے جو اپنے نبی کی وفادار اولاد ہو ۔ انکار کرامت مستلزم ہے ۔ انکار معجزہ کو اور انکار معجزہ کفر ہے ۔ مگر آپ نے ٹھیک فرمایا گمراہ انسان کو کرامت گمراہ کن ہی نظر آتی ہے کیونکہ اتباع رسولؐ سے دور اپنے نبی کی صحیح اولاد ہونے سے دور ۔

کرامت حصہ ہے اولیاء اللہ ، صالحین کا جو اپنے نبی کے صحیح وارث ہیں ۔ آپ کے ٹولہ کو صالحین سے سخت عداوت ہے پھر کرامت کیونکر گمراہ کن نظر نہ آئے ۔ رہی بات حضرت تھانوی کا بے سند حدیثیں بیان کرنا ، سجاد صاحب ! یہ بھی آپ کی کفر ساز کمپنی کا جب سرے سے عقیدہ ہے کہ حدیث جھوٹی اور امت محمدیہ کافر ہے ۔ شاباش ۔

میرا مقصد صرف یہ دکھانا ہے جو علماء آپ کو دیو بندی کہتے ہیں وہ ایسا ہے جیسا پنڈت نہرو نے کہا تھا :۔ میں خدا پر یقین نہیں رکھتا مگر پھر بھی ہندو ہوں ۔

کافر ساز کمپنی کے نزدیک دیو بندی مشرک اور کافر ہیں مگر پھر بھی کافر ساز کمپنی دیو بندی ہے دیو بندی علماء کو شرم کرنا چاہیئے مگر یہ کمپنی بھی دیو بندی کہلا کر مشرک کافر بن جاتی ہے ۔ جب دیو بندی آپ کے نزدیک مشرک قابل اصلاح ہیں تو تم دیو بندی کہلا کر اپنے آپ پر فتویٰ مشرک کافر کا تو چسپاں نہ

کرو۔ ہاں دیوبندی نہ کہلائیں تو چندہ نہیں ملتا۔ایک کرامت کو گمراہ کن نہیں کہا اصل میں یہ معجزہ رسول کو گمراہ کن کہہ رہا ہے کوئی معجزہ جب امت میں آتا ہے تو کرامت کہلاتا ہے۔حضرت تھانویؒ کی ان کے دل میں کیا عزت جب جمہور سلف کی عزت ان کے دل میں نہیں ہے۔ندائے حق صفحہ ۱۸ پر ہے:۔اور جمہور سلف اکابر کے کیپسلوں میں کس قدر زہر بھر دی گئی ہے جس کی مضرت نسلاً بعد نسل مہلک اور تباہ کن ثابت ہوگی۔

فائدہ: جب جمہور سلف یعنی صحابہ کرامؓ اور تابعین اور تبع تابعین کے اقوال ،اعمال،افعال ان کتابوں میں محدثین ،مفسرین ،فقہاء ،متکلمین نے نقل کیے کیپسول ہوئیں ۔ان کتابوں میں صحابہ کرامؓ کے اقوال ،اعمال زہر ہیں۔ان کتابوں میں زہر بھری ہوگئی ہے جو پڑھے گا اس کا دین تباہ برباد ہوگا اور وہ ہلاک ہوگا۔اب بتاؤ دین کہاں سے آیا جب صالحین کے تمام اقوال اور اعمال حدثیوں میں تفسیروں میں نقل ہوئے یہی تو دین ہے۔جب مجدد شرک اس کو زہر کہہ رہا ہے تو صحیح دین کس سے لیا۔

مجددین کفر کے عقائد

اس باب میں سعید احمد چتوڑ گڑھی ،عنایت اللہ گجراتی اور شیخ القرآن کی لگائی ہوئی پود اور خود عنایت اللہ شاہ کے عقائد بیان ہوں گے۔جن عقائد کو اس جماعت کے ایک رکن عظیم اور قدیم نے اپنی کتاب میں بیان کیا ہے وہ ہیں۔ مولانا عبدالعزیز شجاع آبادی ان کی کتاب ''دعوت الانصاف'' کے اقتباس ہیں۔اب جو عقائد میں بیان کرنے لگا ہوں ہاں اگر ان عقائد کے خلاف اگر کوئی

عقیدہ انہوں نے عوام یا علمائے صحیح العقیدہ کے سامنے بیان کر دیا کہ وہ یقیناً تقیہ سمجھ لینا عقائد یہی ہیں۔جو بیان کرتے ہیں۔

عقیدہ نمبر۱: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عندالقبر صلوۃ وسلام قطعاً نہیں سنتے اور یہ عقیدہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نہ سننے کا یعنی عدم سماع جزو ایمان ہے اور جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سماع یا دیگر برزخ والوں کے سماع کا قائل ہے وہ کافر مشرک ہے بلکہ یہ عقیدہ یہود کا ہے۔دیکھو ان کی کتاب اربعین احادیث صفحہ نمبر۲۹۔

عقیدہ نمبر۲: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد اطہر سے روح کا کسی قسم کا تعلق نہیں ہے۔اور یہ عقیدہ تعلق روح کا بدن سے کافر، بت پرست ہندوں کا ہے یعنی تعلق روح یا بالبدن کا قائل کافر ہندو ہے۔

عقیدہ نمبر۳: تعلق روح کا بدن سے ہونا ،صلوۃ وسلام کا عالم برزخ میں رسولؐ خدا کا سننا۔ یہ عقیدہ یہودیوں کا بنایا ہوا ہے۔

عقیدہ نمبر۴: جن حدیثوں میں سماع موتیٰ یا صلوۃ وسلام عندالقبر نبی کریمؐ ثابت ہے۔وہ قول رسول نہیں ہیں بلکہ من گھڑت حدیثیں اور من گھڑت قصے ہیں۔

عقیدہ نمبر:۵ سماع صلوۃ وسلام نبیؐ کا عندالقبر یا سماع موتیٰ کا عقیدہ رکھنا یہ اصل شرک کی جڑ ہے یہ عقیدہ رکھنے والا مشرک ہے۔

عقیدہ نمبر:۶ بعد موت ثواب و عذاب صرف روح کا ہوتا ہے۔جسد عنصری کو نہیں ہوتا نہ روح کا تعلق بدن سے ہے۔

عقیدہ نمبر۷ نبی کریمؐ کو مدینہ منورہ کی مدفونہ قبر میں ماننا شرک ہے۔

عقیدہ نمبر:۸ اصل یہ قبر نہیں جہاں میت کو دفن کیا جاتا ہے بلکہ قبر وہ ہے جہاں روح رہتا ہے۔

عقیدہ نمبر:۹۔قرآن کی تفسیر کرنے میں انسان رسول خدا کی تفسیر یا صحابہ کرامؓ یا ائمہ تفسیر کا محتاج نہیں بلکہ جس طرح سمجھ میں آئے تفسیر بیان کرے۔

عقیدہ نمبر:۱۰۔حسین ابن علیؓ باغی یزید تھا۔یہ ایک باغی کی موت مرا ہے۔

یہ تھے ان کے عقائد جو بیان کردیئے ہیں۔یہ حضرات اپنے پیشواؤں کو معاف نہیں کرتے۔

اب میں ''دعوت الانصاف'' کے صفحہ ۲۱اور۲۲ ان لوگوں کے دریدہ ذہنی کے نمونے پیش کرتا ہوں۔

۱۔کبیر والا شہر میں ان حضرات کے زیر اہتمام ایک اجتماع سے راقم نے خطاب کیا بر سبیل تذکرہ مولانا خیر محمد جالندھریؒ مہتمم خیر المدارس ملتان اور مولانا عبدالخالقؒ مہتمم دارالعلوم کبیر والا کا ذکر آیا کیوں یہ دونوں حضرات فوت ہوچکے تھے ۔اس لئے میں نے ان کے نام لینے کے بعد رحمتہ اللہ علیہ کا جملہ دعائیہ استعمال کیا۔تقریر ختم ہوگی مگر میں ابھی سٹیج سے نہ اترا تھا کہ ایک صاحب مائیک کے سامنے تشریف لائے تردید کردی اور کوئی کسر باقی نہ چھوڑی وہاں سے علیحدہ ہونے پر ملامت کے رنگ سے کہا گیا کہ آپ ہیجڑا قسم کے موحد ہیں ایسوں کو رحمتہ اللہ علیہ سے دعا دینا توحید کے خلاف ہے۔

۲۔ایک مقام پر میری مجلس میں ایک شخص نے مجھ سے سوال کیا۔مردے سنتے ہیں یا نہیں؟

میں نے مناسب جواب دے دیا ان میں سے ایک صاحب بولے کوئی قبر کھودو، میں اسی کی مقعد میں پانی اپنے ہاتھ سے ڈالتا ہوں اگر مردے سنتے ہیں تو بول اٹھے گا۔ میں نے یقین کر لیا کہ میرے جیسے آدمی کا ان لوگوں میں رہنا دین، علم اور علماء کی توہین ہے۔

۳۔ اس گروپ کے ایک اور آدمی سے جو مولانا درخواستی کا مرید کہلاتا تھا میں نے کہا کہ تمہارے پیر صاحب تو سماع عندالقبر شریف کے قائل ہیں ان کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے اس نے فوراً جواب دیا کہ وہ بھی کافر، تم بھی کافر، جو بھی سماع کا قائل ہو وہ سب کافر۔

عدم سماع کے موضوع پر ان کے جو رسائل لکھے گئے ہیں ان کے بیان

نمبر:۱۔ رسالہ دعوت الارشاد مئولفہ مولوی اللہ بخش صفحہ ۸

جیسے دور سے درود کا ثواب آنجنابؐ کو پہنچتا ہے۔ اس طرح قبر مبارک کے نزدیک درود پڑھنے کا ثواب آنجنابؐ کو پہنچتا ہے سننے اور جواب دینے کا من گھڑت قصہ ہے

نمبر:۲۔ ایضاً صفحہ ۲۶

حقیقت یہ ہے کہ صحابہ کرامؓ سے حضرت عمرؓ قبر مبارک کے پاس سلام عرض کرتے تھے جب سفر سے واپس آتے تھے نہ اس عقیدہ سے کہ آنحضرتؐ سنتے ہیں بلکہ اس طرح عام قبرستانوں سے گزرتے ہوئے سلام کہا جاتا ہے۔

نمبر:۳۔ایضاً صفحہ ۲۶ واربعین صفحہ ۲۹

بعد از موت سماع وردیت انبیاءؑ کا عقیدہ دراصل یہویوں کی ایجاد ہے۔

حدیث مامن احد یسلم علی الخ اس روایت کے الفاظ بتارہے ہیں کہ یہ کلام رسولؐ نہیں ہے۔

نمبر:۴۔دعوت الانصاف مولانا عبدالعزیز صفحہ ۲۲

اس گروپ کے واعظوں نے نہ صرف مسلک کی سٹیج کو بدنام کیا بلکہ اپنے اکابر کو ایک مخمصہ میں مبتلا کر دیا۔جگہ جگہ قائلین سماع، صلوۃ وسلام،عندالقبر کو کافر مشرک کا فتویٰ دیا اور اہل توحید کو خانہ جنگی پر مجبور کر دیا۔

نمبر:۵۔مولانا عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ مجھے خط لکھا گیا کی ریاست بہاولپور موضع کھلوان میں سعید احمد چتوڑ گڑھی نے تقریر کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر منور پر پڑھا ہوا درود وسلام نہیں سنتے ، یہ ہی سماع جسمانی ہیں نہ ہی سماع روحانی ۔جو شخص سماع صلوٰۃ وسلام عندالقبر کا قائل ہے خواہ کسی تاویل سے ہو وہ قرآن وحدیث اور شریعت کی روح سے بلا تاویل کافر مرتد ہے اور جو شخص سماع کے قائل کو کافر نہ سمجھے وہ بھی بلاویل کافر ہے۔

اگر سماع عندالقبر کا قائل صدیق اکبرؓ بھی ہوتا تو وہ بھی کافر ہے یعنی اگر ابو بکر صدیقؓ بھی میرے سامنے آکر یہ عقیدہ ظاہر کریں میں ان کو بھی کافر کہوں گا۔

(بلفظ جماعت بہاولپور کھلوان)

''ہم لوگ اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر عالم الغیب جان کر یہ اقرا کرتے ہیں اور بیان ثبت کراتے ہیں کہ سعید احمد چتوڑ گھڑی نے سینکڑوں انسانوں کے مجمع میں لاڈوسپیکر پر یہ اعلان کیا۔ (دیکھنا یہ ہے کہ ابوبکرؓ نے سماع کا عقیدہ کس سے سیکھا پھر شاگرد کافر ہوا تو استاد کا کیا بنا؟)''

نمبر:۶۔دلشاد والہ حلقہ شجاع آباد ،اسی سعید نے تقریر کے دوران مجھے خطاب کیا کہ عبدالخالق میں تجھے سنا رہا ہوں کہ جو شخص یہ کہتا ہو نبی کریمؐ درودوسلام عندالقبر سنتے ہیں وہ عقیدہ کے لحاظ سے کافر ہیں۔(بلفظ عبدالخالق نعت خواں)

نمبر:۷۔

بیان حافظ اللہ دتہ امرانہ۔ساکن قریب ممذال

میں اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر قسمیہ بیان کرتا ہوں کہ ہمارے ایک جلسہ میں مولوی سعید چتوڑ گھڑھی نے کہا تھا جو شخص حضورؐ کو کہتا ہے کہ درود شریف سلام سنتے ہیں وہ شخص مشرک و کافر ہے۔

مولانا عبدالعزیز شجاع آبادی کے نام اشاعت التوحید السنتہ کے نام خط جس کو انہوں نے دعوت الانصاف کے صفحہ ۲۷ پر نقل کیا ہے کہ محمد سعید نے منافقانہ دستخط کر دیئے ہیں کہ سماع والے کافر نہیں اور شاہ صاحب یعنی عنایت اللہ گجراتی نے بالکل دستخط سے انکار کر دیا اور کہا میرا عقیدہ یہی کفر کا ہے اور سعید کا عقیدہ بھی یہی ہے۔

نمبر:۸۔

مولوی رشید رشید احمد مدرسہ فاروقیہ کا بیان

شریف اللہ خان دوکاندار شجاع آبادی جو کہ مولوی سعید احمد اور عنایت اللہ شاہ کا معتقد ہے۔اس نے بیان کیا کہ عنایت اللہ شاہ گجراتی نے خان گڑھ میں اپنی تقریر کے دوران کہا کہ مشرک چہار قسم کے ہیں۔اول یہود و نصاریٰ، دوم مشرکین مکہ، سوم بریلوی اور چہارم دیوبندی جو سماع عندالقبر کے قائل ہیں۔

نمبر:۹۔علاقہ بہاولپور کھلوان میں ایک جلسہ میں عنایت اللہ شاہ گجراتی معہ اپنے مذکورہ واعظ کے فروکش تھے۔کمرہ خصوصی کے باہر ایک عالم نے امام ابن کثیر کی عبارت پیش کرنی چاہی تو سعید نے کہا پہلے اس کا نام صحیح کریں۔ابن کثیر کوئی اچھا ہوتا ہے یعنی حرامی ولد الحرام۔

دیکھ لیں اس محدث کبیر مفسر جلیل مورخ عظیم کی توہین کی حد ہو گئی اور عنایت اللہ خود موجود بیٹھا ہے جو امیر ہے جماعت اشاعت توحید والسنتہ کا۔

نمبر:۱۰۔دعوت الانصاف صفحہ ۳۵

ہمارے ہاں شجاع آباد میں ایک مقام پر عنایت اللہ گجراتی اور واعظ سعید خطاب کر رہے تھے توحید کے موضوع پر کہا بت نہیں سنتے خدا سنتا ہے بت عام ہیں خدا کے بنائے ہوئے ہوں جیسا حضورؐ یا لات و منات کی مورتی۔عنایت اللہ گجراتی نے تصدیق کی اور کہا کہ یہ نوجوان میری کمی پوری کرے گا۔انشاء اللہ

یہی چیز ان کے مولوی اللہ بخش نے کتاب اربعین صفحہ ۴۲ پر لکھا ہے۔

جس قبر کی بھی پوجا کی جائے چاہے نبی کی ہو یا غیر نبی کی بمنزلہ بت کے ہے۔جیسے بت نہیں سنتا اور نہیں دیکھتا اور نہ جواب دیتا ہے اسی طرح قبر میں دفن کیئے ہوئے بزرگ۔

فائدہ:عنایت اللہ گجراتی نے ٹھیک کہا ہے۔میری کمی یہ نوجوان پوری کرےئے گا۔مراد یہ ہوئی کہ میرے بدن میں کفر کی جو کمی تھی وہ سعید احمد نے پوری کردی۔محمد رسول اللہ کو بت کہہ کر اور میرا تصدیق کرنا کہ واقع رسول خدا بت ہیں کفر میں کیا کمی رہ گئی۔پھر بھی جو کمی تھی اللہ بخش نے پوری کردی اربعین کے صفحہ نمبر ۴۴ پر لکھتا ہے کہ رسولؐ خدا معاذ اللہ بت ہیں آپ کی قبر بھی بت ہے۔

فائدہ:ان کے ہاں جب رسولؐ خدا بت ہوئے امت محمدیہ بت پرستی ہوئی ۔آپؐ کی حدیث ،آپؐ کے فرمان اورآپؐ کے حکم کو قبول کرنا بت کی بات بت کا حکم قبول کرنا ہوگا۔غور سے سن لو امت محمدیہ ان کے نزدیک العیاذ باللہ بت پرست کافر ہوئی۔آپ کی بتائی ہوئی شریعت پرعمل کرنا بت پرستی ہوئی اور آپ کی قبر مبارک بت ہوئی۔جس پر ستر ہزار فرشتہ دن کو درود شریف پڑھتا ہے اور ستر ہزار رات کو پڑھتا ہے باقی بے پناہ مخلوق کادرود پڑھنا تمام بت پر پڑھنا ہوا۔یہ عقیدہ آج تک کسی مسلمان کا نہ ہوا نہ ان کے بغیر کسی کا سنا ہے کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جس فرقے کا یہ عقیدہ ہو کہ رسول خدا بت ہیں نہ سنتے ہیں نہ دیکھتے ہیں ،نہ ان کا وجود محفوظ ہے بلکہ خاک ہوگیا ہے۔آپ کی قبر بھی بت ہے۔قبر پر جا کر دورد شریف پڑھنا بت پر پڑھنا ہے ۔اور جمہور سلف صالحین کے اقوال اورہمارے دین کے لئے زہر ہیں جن کتابوں میں اقوال اعمال نقل ہوکر آئے یہ کیپسولوں میں زہر بھری ہوئی ہے اور دین کو تباہ کرنے والی ہے۔اور امت محمدیہ بت پرست ہے۔ایسا فرقہ مسلمان ہے یا غیر مسلمان۔

الجواب:اگر ایسے عقائد رکھنے والے فرقہ کومسلمان کہا جائے تو پھر امت محمدیہ کو یقیناً غیر مسلم کہنا پڑے گا اب مسلمان خود فیصلہ کرلیں۔

اسی طرح ندائے حق صفحہ ٦٥

رسولؐ خدا کا تمسخر اڑایا گیا اور حضورؐ کو اپنا نبی بھی قرار نہیں دیا۔ بقایا مخلوق کو نبی قرار دیا۔ العیاذ باللہ۔

توہین وتحقیر علماء، مفسرین، محدثین، فقہاء، مجتہدین، ائمہ کرام، اولیائے عظام

ندائے حق صفحہ ٢٧ پر یہ جاہل یوں رقمطراز ہے جن اسرارورموز قرانی پر خیرالقرون **ثم الذین یلونھم** واقف ہوئے بعد میں آنے والے فقہیہ، محدث، شیخ، مجتہد، علامہ کے لباس میں آ کر مضامین و مقاصد قرآن کو خواہشات کے ما تحت دماغی مخترعات کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کرنی شروع کی یہاں تک کہ امت مسلمہ ملت واحدہ بہتر فرقوں میں تقسیم ہوکر وحدت کی نعمت کو کھو بیٹھی۔

فائدہ: اول یہ ثابت کیا جاچکا ہے یہ فرقہ باطلہ صحابہ کرامؓ کے اقوال و افعال فہم کو قابل حجت تسلیم نہیں کرتا جس کا مطلب یہ ہے کہ صحابہ کرامؓ کے اقوال و افعال اس فرقہ نے ردی کی ٹوکری میں پھینک دیئے۔ جو دین صحابہ کرامؓ تابعین سے نقل ہوکر آیا ہے وہ ختم ہوا۔ وہ قابل اعتبار نہ رہا۔ جب ناقل دین قابل حجت نہیں تو ان سے نقل شدہ دین کب قابل حجت ہے جیسا ان کے اقوال افعال میں بے اعتبار اسی طرح دین جو ان سے نقل ہوکر آیا وہ بھی بیکار اور بے اعتبار ہوا۔ اس فرقہ نے اول حدیث رسولؐ ساقط و بے اعتبار قرار دی پھر اقوال صحابہؓ کو ساقط بے اعتبار قرار دیا۔ اگر کوئی کمی باقی تھی تو اس پر کاری ضرب لگا کر

ختم کر دی وہ یہ کہ ۔ندائے حق پوتھی میں فرمایا کہ جمہور سلف اکابر کے کیپسولوں میں زہر کس قدر بھر دی گئی ۔میں نے سلف صالحین ،اکابرین کے اقوال اور ان کی کتابوں میں بعد کے علماء نے اپنی طرف سے برے برے عقائد اور برے برے اعمال ،افعال انہی خواہشات نفسانی اور اختراع دماغی سے داخل کر دیئے اور قرآن کے مفہوم میں زہر بھر دی اور یہ ظاہر ہے کہ زہر کھانے سے انسان ہلاک ہو جاتا ہے۔ بعد والوں نے ایسے گندے عقائد داخل کر دیئے جن سے دین محمدی ہلاک ہوا۔میں نے صحابہ کرامؓ سے نقل ہو کر جو آیا ان اقوال نے اس کو زہر آلود کر دیا ۔صحابہؓ کا قول و فعل ایک زہر بن گیا جو عمل کرے گا وہ ہلاک ہو گا۔

صحابہ کرامؓ کے قول و فعل کو گرانے کے بعد جو کمی باقی تھی وہ کیپسولوں سے پوری ہو گئی۔اب ان کی تحریریں ،کتابیں،اقوال،افعال سب بیکار ۔تمام دین میں بعد والوں نے گمراہی کا زہر بھر دیا ہے۔ ان کتابوں کے پڑھنے سے دین تباہ ہو گا۔

رہا صحابہؓ کے بعد تابعین کا معاملہ ۔وہ بھی سن لیں کہ تابعین کے جو محدث ،فقیہ مجتہد آئے انہوں نے قرآن کے مفہوم اور تفسیر کر کیا اپنی تفاسیر کر کے اپنی تفاسیر میں خواہش نفسانی اور اختراع دماغی کے مضامین کے ذریعہ گمراہی کا زہر بھر دیا۔اب اس فرقہ باطلہ سے پوچھو دین اسلام آپ کو کس نے بتایا۔ دین تو گیا مگر آپ نے حسب ذیل امور کو خود تسلیم کر لیا۔

نمبرا۔ جو تفسیر قرآن اس فرقہ نے کی ہے یہ چودہ سو سال میں کسی مفسر نے نہیں کی یعنی ان کی خود ساختہ ہیں

نمبر۲۔جو عقیدہ انہوں نے ایجاد کیا اور جس کی دعوت لوگوں کو دیتے ہیں یہ عقیدہ چودہ سو سال میں کسی صحیح مسلمان کا نہ تھا۔

نمبر۳۔جس دین و مذہب پر اب یہ لوگ ہیں یہ مذہب چودہ سو سال میں کسی مسلمان کا نہ تھا

نمبر۴۔چودہ سو سال میں امت محمدیہ باطل پر رہی اور گمراہی پر سب کا اتفاق رہا۔

نمبر۵۔چودہ سو سال میں کسی فرد کو معلوم نہ ہوا نہ یہ سمجھ سکا کہ ہم باطل پر ہیں ۔حالانکہ اس عرصہ میں بے نظیر اور لا ثانی محدث مفسر فقیہہ مجتہد عالم اور صوفیاء کرام میں صاحب کشف والہام بھی گزرے ہیں مگر کسی کو یہ معلوم نہ ہو سکا کہ وہ گمراہی پر ہیں اور اب سمجھ آئی تو اس فرقہ ضالہ دریوزہ گر زکوۃ وعشر اور قربانی کے چمڑے اور صدقات پر زندگی بسر کرنے والے کو جس کی منڈی مسجد ہے محراب ومنبر دوکان ہیں اور لوگوں کے مال کی میل خون اور پیپ جس کی غذاء ہے لطف یہ کہ اگر کوئی آدمی کسی صحیح دینی مدرسہ میں زکوٰۃ دینے پر تیار رہوا انہوں نے آگے بڑھ کر کہا زکوٰۃ ہمیں دو وہ تو مشرک ہیں۔

نمبر۶۔یہ بھی مان لیا کہ تہتر فرقہ باطلہ بھی انہیں مفسرین کی غلط تفسیر قرآن کرنے کی وجہ سے پیدا ہوئے یعنی فقہاء، محدثین، مفسرین نے یہ تہتر فرقے پیدا کیئے جن میں صرف ایک فرقہ ناجی ہے باقی سب دوزخی ۔تو جب پیرو دوزخی ہیں تو ان کے موجد بطریق اولیٰ گمراہ اور دوزخی ہوئے۔گویا جب بھی اس کی کفر کی تلوار اٹھی تو اس کی ضرب اہل سنت والجماعت پر ہی لگی۔ان کو عیسائی ، ہندو،شیعہ ،قادیانی، پرویزی کوئی یاد نہ رہا۔ان کی کفر کی توپ کا منہ ہمیشہ اہل

سنت کی طرف ہی رہا۔

اب ان کی توحید غور سے سنیں سلف صحابہ کرامؓ ،تابعین،اور تبع تابعین ہیں جن کے زمانوں کو رسولؐ خدا نے خیرالقرون ہونے اور صالح ہونے کی شہادت دی اور حضور نے فرمایا میری امت میں قیامت تک پیدا ہونے والے لوگوں سے یہ لوگ افضل و صالح ہوں گے۔ان کا قول دین ہوگا مگر نیلوی اور بندیالوی نے اپنی پوتھی ندائے حق کے صفحہ ۱۵ پر لکھا ہے یہ فرضی سلف ،فرضی جمہور،اور فرضی اکابر ہیں۔جس سے ان سنی نما تقیہ باز رافضیوں کا مقصد یہ تھا کہ صحابہ کرامؓ جن کو اسی طرح تابعین ،تبع تابعین، متاخرین جو فرضی جمہور ہیں اصل میں یہ سب دین کے دشمن تھے یہ لوگ شیعہ سے چار قدم آگے بڑھے ہیں۔

اچھا نیلوی صاحب ! یہ فرمائیں جب یہ صحابیؓ فرضی ہیں تو انہوں نے نبی بھی فرضی بنالیا ہوگا۔قرآن بھی فرضی یہ ان کی توحید ما حصل ہے اور یہ کوئی نئی بات نہیں۔

ایک اور موحد مولوی منور دین چک منگلا کی میرے ساتھ بات ہوئی اور کہا کہ مرزا قادیانی ان عوام الناس سے کہیں درجہ اچھا تھا یہ مشرک ہیں وہ موحد تھا اسی طرح مولوی فضل الرحمان جو مولوی شہاب الدین خلیفہ مولوی حسین علی کا لڑکا تھا اسی کی توحید نے یہ گل کھلائے کہ نبی کریمؐ پر نزول وحی کا انکار کردیا۔

لوگو! ان تمام کے عقائد بالکل ایک ہی ہیں خواہ قاضی شمس الدین ہو،خواہ شیخ القرآن ہو،نیلوی ہو،بندیالوی ہو،گجراتی ہو ،چتوڑ گڑھی ہو،پنج پیر ہو سب ایک تھیلی کے چٹے بٹے ہیں۔صرف لوگوں کو دھوکہ دینے کے لیے اشاعت

التوحید والسنتہ کا لیبل لگا رکھا ہے ان کے شیخ القرآن نے ایک دفعہ غلطی سے رازفاش کر دیا کہ ڈھوک زمان داخلی چکڑالہ میانوالی شیخ القرآن آئے واپسی پر قاضی عمر دین ہمراہ ہو لئے راستہ میں پوچھا نبی کریمؐ عندالقبر صلوۃ وسلام سنتے ہیں یا نہ۔ شیخ القرآن نے کہا کہ ہم کو تو یہ بھی یقین نہیں کہ آپ کا وجود مبارک صحیح موجود ہے یا مٹی ہو چکا ہے۔قاضی عمر دین نے کہا پھر آپ نے حیات النبیؐ کے مسئلہ پر دستخط کیوں کر دیئے تھے۔کہنے لگے کہ اگر دستخط نہ کرتے تو بندہ تو ایک بھی ساتھ نہ رہتا یہ ہے ان کی اصل توحید۔

لوگو!ان بہروپیوں سے اور ان تقیہ بازوں سے بچ کے رہو۔

بندہ کو گکھڑ منڈی سے ایک خط ۸۲۔۱۱۔۲۶ کو ملا۔لکھا ہے میرے ایک دوست جن کا نام قاری ریاض احمد ہے۔ یہ خطیب مسجد اور مہتمم مدرسہ بھی ہیں ان سے کچھ اختلاف مسئلہ چل رہا ہے۔اس لئے آپ کی رہنمائی کی ضرورت ہے۔ آپ نے اپنی کتاب عقائد وکمالات علمائے دیوبند میں عقیدہ رسالت میں لکھا ہے کہ آج کل کے اہل سنت والجماعت ہونے کا دعویٰ کرنے والے یہاں تک گئے ہیں کہ انبیاء کرامؑ مرکر مٹی ہوگئے ہیں۔اس لئے وہ حقیقت امت محمدیہؐ کا فرد نہیں۔تو جناب عالی اپنے اکابرین مثلاً مولانا اسمٰعیل شہید و غلام اللہ صاحب ودیگر اکابرین علمائے دیوبند کی کتابوں میں ایسی عبارتیں ملتی ہیں جیسے تقویۃ الایمان و جواہرالایمان وغیرہ۔توان کے متعلق ہم کیا عقیدہ رکھیں کہ امت محمدیہؐ میں شامل ہیں کہ نہیں۔

فائدہ: حضرت اسمٰعیل شہید کا تو جناب نے نام لے لیا،اصل تو تقویۃ الایمان حضرت اسمٰعیل شہید کی ہے ہی نہیں پھر پرانے نسخوں میں تو حضرات

انبیاء علیہم السلام کے متعلق ایسی کوئی بات موجود نہیں ۔نئ کتابوں میں کسی نے مہربانی کردی ہوگی۔

رہے شیخ القرآن غلام خان تو ان کے جواہر القرآن تو توہین صلحاء اولیاء اللہ سے بھری پڑی ہے ۔آپ نے شیخ القرآن کو علمائے دیوبند میں کیسے شامل کرلیا۔علمائے دیوبند کی کسی کتاب میں یہ نہ ملتا ہے نہ ملے گا۔کہ انبیاءؑ مرکرمٹی ہوگئے۔غلام اللہ کو دیوبندی کہنا علمائے دیوبنداور مسلک دیوبند کی توہین ہے۔ان لوگوں کے مذہب کی تو کوئی تعین ہی نہیں کرسکتا۔ان کا مذہب بہت سے باطل مذاہب کا معجون مرکب ہے۔جس کا خلاصہ انبیاءؑ سے لے کر صلحائے امت تک سب کی توہین کرنا ہے۔

کتاب تحقیق الکفر و الایمان بآیات القرآن ،سید مرتضٰی حسن دیوبندی صفحہ۸۲ پر لکھا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے کہا کہ حضرت عیسٰیؑ کی حیات آسمانی اتنی طویل تسلیم کرنا خدا کے ساتھ شریک کرنا ہے اورعقیدہ شرک ہے۔

اب اس ملحد فرقہ نے بھی حیات الانبیاءؑ برزخی کے متعلق یہی عقیدہ ظاہر کیا ہے۔سید مرتضٰی حسن کا فتویٰ اور یہ قاعد مسلمہ ہے اگرکسی شخص سے ایسی بات سرزد ہوجائے جس سے صحابہ کرامؓ کی تکفیر اور ساری امت کی تفلیل لازم آجائے تو وہ شخص بلا تردد کافر ہے اور یہ لوگ تو افضل صحابہ ابو بکر صدیقؓ کو کافر کہنے سے بھی نہیں چوکے۔پھر اسی کتاب کے صفحہ نمبر ۸۶ پر فرمایا اور بلا شبہ ثابت ہے کہ عہد نبویؐ سے لیکر آج تک امت محمدیہ ؐ کا اس پر عمل رہا ہے۔ان امور کا مذاق اڑانا شرح محمدیؐ کی تعلیمات کا مذاق اُڑانا ہے اوران کی آہانت کرنا شرح محمدیؐ کی تعلیمات کی آہانت کرنے والا مرتد اور کافر ہے۔اسی کتاب کے صفحہ۸۳ پر

فرمایا جب امت محمدیہؐ اسلام وکفر اور گمراہی میں تمیز نہیں کر سکی تو اس کی کیا دلیل ہے کہ توحید، رسالت، نماز، روزہ، زکوۃ، حج کے معانی جو ساری امت نے آج تک سمجھ رکھے ہیں یہ صحیح ہیں یا غلط۔

فائدہ: خلاصہ کلام کا یہ ہوا کہ اسلام ایک کھلی شاہراہ ہے کفر اور گمراہی بھی واضح چیز ہے جب ان دونوں متضاد چیزوں میں امت محمدیہ چودہ سو سال میں تمیز نہ کر سکی تو پھر حلال وحرام، جائز و ناجائز، نماز و روزہ، حج و زکوۃ، نکاح وطلاق کے مسائل میں کیسے تمیز کر سکتی ہے۔

میں اس خط سے حیران ہوا جب خود سائل تسلیم کر چکا ہے کہ پوری امت میں شیخ القرآن کا عقیدہ سب سے جدا ہے جو پوری امت کا نہیں تو شیخ القرآن کے اس امت کا فرد نہ ہونے میں شبہ رہ گیا۔ بندہ سے پوچھنے کی کیا ضرورت تھی۔

شیخ القرآن صاحب کے لگائے ہوئے پودے نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ غلام بمعنی لڑکا ہے۔اور غلام اللہ خدا کا بیٹا بن گیا ہے اس لئے خدا کے بیٹے کی ہر بات خواہ کیسی ہو ماننی چاہیئے۔حالانکہ یہ پہلے سیدھا سادھا غلام خان تھا اور غلام بمعنی بندہ ہے۔تو غلام خان یعنی خواتین کا بندہ ہوا جب غلام اللہ خان بنا تو اسے خدا کا بندہ ہی رہنے دیتے بندہ سے غلطی ہو ہی جاتی ہے۔شیخ القرآن نے بھی ٹھوکر کھائی کہ سلف صالحین کے خلاف عقائد باطلہ کی تعلیم دی۔ کیا واعظ سعید ملتانی نے یہ نہیں کہا کہ ابوبکر صدیقؓ بھی میرے سامنے سماع موتی کا اقرار کرے تو میں ابوبکر صدیقؓ کو بھی کافر کہوں گا۔کیا یہ صاف اقرار نہیں اس ملحد فرقہ کا۔وہ عقیدہ نہیں جس کی صحابہ کرامؓ نے رسول خدا سے تعلیم حاصل کی تھی۔ابوبکر صدیقؓ

تو صلوۃ وسلام عندالقبر کے قائل ہیں۔ جیسا کہ تنزیہہ الشرعیہ عن اخبار الشیعہ کے صفحہ نمبر ۳۲۵ پر ہے۔

ولہ شواھد من حدیث عبداللہ ابن مسعود و عبداللہ انب عباس وابی ھریرہ اجمعھما البیھقی ومن حدیث ابی بکر الصدیقؓ اخرجہ الدیلمی من حدیثھما اخرجہ العقیلی

اس حدیث کے صحیح ہونے پر تین گواہ موجود ہیں حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ، حضرت عبداللہ ابن عباسؓ، حضرت ابوہریرہؓ۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی حدیثیں جن کو بہقی نے ویلمی سے اخراج کیا ہے۔

فائدہ: یعنی حدیث **من صلی علی عندقبری سمعة** کی حدیث کو ان محدثین نے اخراج کیا ہے خلاصہ کلام یہ ہوا کہ صدیق اکبرؓ سماع موتی اور سماع صلوۃ وسلام عندالقبر کا عقیدہ رکھتے تھے اصل میں یہ ٹولہ قرآن کریم اور حدیث نبوی ؐ کو اپنا محکوم اور غلام بنانا چاہتے ہیں اس لئے یہ کسی مفسر یا محدث یا فقیہہ کا قول قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔

جب ان کے سامنے کسی بڑی سے بڑی ہستی کا حوالہ پیش کیا جائے تو جواب دیتے ہیں یہ کوئی نبی تو نہ تھا کہ اس کا قول مان لیا جائے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کے نبی تو شیخ القرآن اور نیلوی ہیں اور ان کا آخری نبی عنایت اللہ گجراتی ہے کیوں کہ ان کا تو برے سے برا عقیدہ بھی تسلیم کر لیتے ہیں۔ جب ان سے کہا جائے یہ عقیدہ جو تم پیش کرتے ہو یہ تو پہلے لوگوں کا نہ تھا نہ تمھارے آباؤ

اجداد کا تھا۔جواب دیتے ہیں کہ کافر یہی کہا کرتے تھے حسبنا ما وجد نا علیه آباء نا میں نے ان سے کہا کہ آپ نے ٹھیک سمجھا ہے آپ نے اپنے آباؤ اجداد کو کافر سمجھ کر ان کا مذہب ترک کر دیا ٹھیک کیا۔آپ کا مذہب نیا عقیدہ نیا، دین نیا اس ٹولے کا عقیدہ یہ ہے کہ ان سے پہلے سارے مسلمان کفر پر تھے یہ نومسلم ہیں۔

ابتداء میں جب مسئلہ حیات النبیؐ زوروں پر تھا شیخ القرآن موضع تھمے والی اس مسئلہ کے لئے تشریف لائے ۔یہ عاجز اور مولوی نذیر اللہ گجراتی و دیگر علماء بھی وہاں پہنچ گئے ۔جلسہ عام میں میں نے اعلان کیا کہ آپ فریق مخالف قاضی شمش الدین صاحب کو گوجرانوالہ سے بلا لو یا شیخ القرآن کو میدان میں لے آؤ۔مناظرہ میں مدعی میں ہوں گا ۔مجیب شیخ القرآن ہونگے ۔ میں ثابت کرونگا کہ مولوی غلام اللہ خان نہ دیو بندی ہیں نہ حنفی ہیں نہ اہل سنت ہیں ان کا مذہب کئی باطل فرقوں کا معجون مرکب ہے۔کرامیہ ،نظامیہ، معتزلہ، خارجیہ، قادیانیہ، پرویزیہ اور رافضیہ وغیرہ ۔اس اعلان کے بعد شیخ القرآن اس علاقہ میں تشریف نہیں لائے۔اس فرقہ باطلہ نے مرزا قادیانی کی طرح تدریجی ترکی کی ہے پہلے اس نے مناظر ہونے کا پھر مجدد ہونے کا پھر امام مہدی ہونے کا پھر نبی ہونے کا پھر رسول صاحب شریعت ہونے کا ،ان حضرات نے بھی پہلے اشاعت توحید باری تعالیٰ کا نام لے کر اپنا کام شروع کیا علماء ان کے ساتھ ہوگئے پھر انہوں نے اولیاء کرام پر زبان درازی شروع کی پھر صلحائے امت کی ایسی توہین کسی نے نہیں کی جتنی اس مردود فرقہ نے کی ۔ہم بادل نخواستہ یہ برداشت کرتے آئے مگر جب ان ملحدوں نے صحابہ کرامؓ اور حضرت انبیاء السلام کو توہین کا نشانہ بنایا تو

ہم سمجھ گئے یہ موحد نہیں ملحد ہے۔میری یہ پیش گوئی با آواز بلند ہے کہ کچھ عرصہ بعد یہ ملحدین نبوت ورسالت کا صاف صاف انکار کردیں گے۔حدیث رسول کو تو ناقابل اعتبار قرار دے چکے ہیں یہ درحقیقت مکذب رسول ہیں جس کے صحت و سقم کا معیار صرف ان کی اپنی پسند ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے استہزاء

نیلوی کی پوتھی ندائے حق صفحہ ۶۵ جولوگ انبیاء علیہ اسلام کی حیات حستیہ ،حقیقیہ، جسمانیہ عنصریہ کاملہ کے مدعی ہیں ان کا فرض تھا کہ انبیاءؑ کوخصوصاً اپنے نبی کریمؐ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر مبارک سے نکال لیتے تاکہ لوگ بھی آپ کی زیارت سے مشرف ہو کر صحابی کا درجہ حاصل کر لیتے ۔اور مختلف مسائل کا تصفیہ حضور سے کر لیتے جیسے وفات سے پہلے اپنے فیصلے حضور سے کرواتے تھے۔

فائدہ: اگر نیلوی صاحب دیوبندی ہوتے تو المھند جو عقائد دیوبند پر مستقل کتاب لکھی گئی ہے جس میں دنیا بھر کے علماء کے دستخط ثبت ہیں ضرور دیکھی ہوتی ۔معلوم ہوا نہ یہ دیوبندی ہیں نہ ان کا وہ مذہب ہے جو علمائے اسلام کا ہے۔

۲۔نیلوی کی بدتمیزی اور بد اخلاقی دیکھیے کہا ہے خصوصاً اپنے نبی کریم کو قبر سے نکال لیتے

الجواب: مسلمان کی تو یہ ہمت نہیں پڑتی ہاں تمہارے بھائیوں حلب کے

چالیس شیعہ نے یہ حرکت کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ان کا حشر دنیا نے دیکھ لیا کہ جیتے جی انہیں زمین میں دھنسا دیا گیا تھا دوسری دفعہ نصاریٰ نے یہ ارادہ کیا جنہیں نورالدین سلیم نے ختم کر دیا اب تم نے شاید یہ ارادہ کر رکھا ہے کہ تمہارے گکڑ یئوی نے جو کہا قبر مبارک کھود کر رسولؐ خدا کو نکال کر بدن اقدس پر چٹکی بھرتے ہیں اگر رسولؐ خدا نے ''سی'' منہ سے کی تو زندہ ہیں ورنہ مردہ ہیں۔

بتاؤ ایسے لفظ کافر کے علاوہ کوئی اور کہہ سکتا ہے پھر نیلوی نے کہا خصوصاً اپنے نبی کو اس سے ظاہر ہے کہ نیلوی کا نبی کریمؐ سے کوئی تعلق نہیں آپ صرف مسلمانوں کے نبیؐ ہیں ۔کیا نیلوی کو علم نہیں کہ خالد بن ولیدؓ کے سامنے مالک بن نویرہ نے یہ کہا تھا قالا صاحبکم تو مالک کو قتل کردیا تھا کہ تم نے صاحبنا کیوں نہیں کہا اگر خالد بن ولیدؓ آج زندہ ہوتے تو نیلوی کی زبان گدی سے کھینچ لیتے۔

۳۔میں نے سمجھا تھا کہ نیلوی کوئی صاحب علم ہے یہ اب معلوم ہوا کہ نیلاً تو گدھے کو کہتے ہیں اس لئے یہ اپنی نسبت کا صحیح مظہر ہے۔نیلوی کو صحابی ہونے کی شرائط کا بھی علم نہیں پھر نیلوی صاحب فرماتے ہیں تا کہ لوگ آپ سے مسائل کے فیصلے کروالیتے ۔کیا اسے اتنا علم بھی نہیں کہ رسول کریمؐ شریعت مکمل کر گئے۔اور مسلمان اپنے فیصلوں کے لئے شریعت کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

پھر نیلوی صاحب فرماتے ہیں خاص مسئلہ حیات جو متنازعہ فیہ ہے اس کو تو حل کر دیتے۔

ارے جاہل ! اس مسئلے میں تو پوری امت کا اتفاق اور اجماع ہے اور یہ

پوری امت کا اجماعی عقیدہ ہے اور یہ مسئلہ متواترات سے ہے حقیقتاً یہ سب رسول کریمؐ سے استہزاء کے سوا کچھ بھی نہیں۔

نوٹ: یاد رکھنا رسول کریمؐ کی نسبت بغیر اپنے دوسروں کی طرف کر رہا ہے جو حیات انبیاءؑ کے قائل ہیں۔نیلوی کو یہ کہنا بھی گوارہ نہیں کہ حضورؐ کی نسبت اپنی طرف کرے۔

۴۔مصر کے سلاطین عبیدیہ نے ایک بار مشورہ کیا تھا کہ تینوں قبریں مدینہ سے اکھاڑ کر اگر مصر لائی جائیں تو آمدنی کا بڑا ذریعہ بن جائے گا۔چنانچہ اس ڈیوٹی پر وزیر ابوالفتح کو لگایا جب وہ مدینہ میں داخل ہوا مسجد نبویؐ میں بے شمار مخلوق موجود تھی ایک قاری قرآن پڑھ رہا تھا جب اس نے یہ آیت پڑھی۔

الاتقاتلون قوماً نکثو ایمانھم وھموا باخراج الرسول۔اس قوم سے کیونکر نہیں لڑتے جس نے عہد وپیمان توڑ دیا اور رسول کے نکالنے کی قصد کیا تو مسجد میں زلزلہ آگیا الفتح منہ کے بل گرا اس کے دانت ٹوٹ گئے کہتا تھا کاش میں پیدا ہی نہ ہوتا۔

میں نے ابتدائی دور میں قاضی شمس الدین صاحب کو خط لکھا تھا کہ حیات النبیؐ کے مسئلہ پر آپ میرے ساتھ تحریری بات کریں۔انشاء اللہ حق واضح ہو جائے گا۔مگر قاضی صاحب انکار کر گئے۔

ہاں نیلوی صاحب! تمام مسلمانوں کا حیات انبیاءؑ پر عقیدہ ہے۔آپ منکر حیات ہیں۔اس لئے رسولؐ خدا کی قبر کھودنی ہے تو آپ کھودیں جو حیات کا عقیدہ رکھتے ہیں انہیں کیا ضرورت ہے ہاں آپ کا عقیدہ شیعوں سے ملتا ہے آپ ان کو بھی ساتھ ملالیں ان کا عقیدہ ہے کہ جب امام مہدی آئیں گے تو قبر

رسول کو اور شیخین کی قبروں کو کھودیں گے۔امام مہدی رسول کریمؐ سے بیعت لیں گے۔یعنی رسول کریمؐ مرید ہونگے امام مہدی پیر ہوں گے۔ابوبکرؓ اور عمرؓ کو سزادیں گے۔امام مہدی کے آنے سے پہلے آپ لوگ ہی یہ کام کرلیں تا کہ ان کا کچھ بوجھ تو ہلکا ہوجائے۔

مولوی اللہ بخش رسالہ دعوت الارشاد صفحہ ۲۶ پر لکھتا ہے کہ بعد موت سماع وردیت انبیاءؑ کا عقیدہ رکھنا یہ اصل یہود کی ایجاد ہے۔

الجواب: معلوم ہوتا ہے آپ کو یہودیوں سے کوئی نسبت ہے آپ نے ٹھیک فرمایا کہ اس مسئلہ کی نفی جس نوزائیدہ ملحد فرقہ نے کی اس نے یہود کے ایماء سے ہی کی توہین انبیاءؑ اور علمائے امت یہود کا خاصہ تھا جو اب آپ کو ورثہ میں ملا۔مبارک ہو! آج کوئی نبی موجود نہیں ورنہ تم لوگ یہودیوں کے نقشے قدم پر چل کر نبی کو قتل بھی کرتے۔

سماع موتیٰ اور سماع نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عندالقبر

یاد رکھیں کوئی باطل سے باطل فرقہ بلکہ کافر سے کافر فرقہ حتیٰ کہ روسی، چینی، دہریہ بھی اپنے دعویٰ پر دلائل پیش کرتے ہیں اور کہتے ہیں خدا کوئی نہیں۔ کئی انبیاء کے انکار پر دلائل پیش کرتے ہیں کوئی قیامت کے عدم پر دلائل پیش کرتے ہیں۔خواہ اوٹ پٹانگ ہوں مگر کرتے ہیں۔یہ مجدد شرک ملحد بھی قرآنی آیات پیش کرتے ہیں۔ناچیز کے سامنے اس فرقہ کے ایک مولوی نے آکر کہا کہ مجھے چند آیات میں اشکال ہے میں نے کہا پیش کیجئے۔اس نے آیت پڑھی

ومن اضل ممن یدعوامن دون الله من لا یستجیب له الی یوم القیمة الخ۔میں نے کہا مولوی صاحب میں نے تفصیلی جواب حیات برزخیہ میں لکھ دیا ہے اب مجمل جواب سن لو حضرت انور شاہ کشمیری نے مشکلات القرآن میں لکھا ہے کہ قرآن کریم کی دو لاکھ سے زاہد تفسیریں لکھی گئی ہیں۔ بڑی تفسیریں روح المعانی ،بحرمحیط ،ابن جریر ،جامع البیان،ابن کثیر ،تفسیر کبیر،حد منشور، خازن، معالم التنزیل،ابوسعود، مناہل القرآن ،البرہان زوکشی کی، تنزیہہ القرآن، عبدالجبار معتزولی کی کشاف ،قرطبی، مدارک،التنزیل بیضاوی،مولوی علی البیضاوی، فتح القدیر، شوکانی،تفسیر محمد علی صابوبی، اتقان،طبقات الفسرین ،سیوطی ، اعجاز القرآن، تنویر المقیاس،ازتفسیر ابن عباس،غرائب القرآن،نیشاپوری کی تفسیر ملاجیون، احکام القرآن، حصاس،ظلال القرآن،تفسیر وحدی،اکلیل ،اسباب النزول سیوطی،تفسیر مظہری،جلالین جمل،تفسیر ابو جعفر،ایجاز القرآن ،تفسیر منار، غرض ستر تفسیریں میرے کتب خانہ میں موجود ہیں ۔چودہ تفسیر صرف شیعہ کی موجود ہیں۔جومفہوم القرآن کی ان آیات کا عدم سماع موتیٰ یا عدم سماع نبی کریمؐ عندالقبر پیش کر کے ثابت کرتے ہیں۔ان تمام تفسیروں میں سے ان آیات سے عدم سماع کا مسئلہ نکال کر ذرا پیش کریں قرآن کی یہ آیات کیا اس وقت قرآن میں موجود نہیں تھیں جب ان مقدس ہستیوں نے یہ تفسیریں لکھیں یا ان کے سامنے نہ آسکیں۔ کہ ورق الٹنے میں غلطی لگ گئی۔یا ان کی تفسیر عمداً ترک کر دی یا صاف خیانت اور بد دیانتی کی اور یہ سارے کے سارے اس بد دیانتی پر متفق ہوئے۔یہ ساری آیتیں ان کے سامنے تھیں ۔حدیث رسولؐ کے وہ ماہر تھے۔ علوم میں گہری نگاہ تھی وہ جانتے تھے کہ ان آیات کا سماع موتیٰ سے دور کا بھی

تعلق نہیں قرآن کریم کے الفاظ جس طرح امت نے محفوظ کیئے اسی طرح ہر ایک لفظ کے معانی بھی محفوظ رکھے۔جس طرح رسول کریمؐ نے صحابہؓ کو الفاظ معانی حفظ کرائے اسی طرح صحابہؓ نے تابعین کو اور تابعین نے تبع تابعین کو قرآن کے الفاظ معانی حفظ کرائے اور تواتر قائم رہا۔یہ الفاظ معانی ضروریات دین سے ہیں۔ ان کا انکار کرنا یا تاویل کرنا صریح کفر ہے۔جیسا کہ حضرت انور شاہ صاحب نے فیض الباری اور عقیدۃ السلام میں لکھا ہے۔چنانچہ فیض الباری جلد چار صفحہ ۴۷۳

الـمحدهم الذين يؤلـون فى ضـرويـات ويـدنهم باجراء اهوائم	ملحد وہ ہے جو ضرویات دین میں تاویل کرئے اپنے ایجاد کردہ عقیدہ کو رواج دینے کے لئے

اور فیض الباری جلد :ا۔صفحہ ۷۱

زندیق کی تعریف یہ ہے:

وان اعترف ظاهر او باطنالكنه تفسريعد ما ثبت بالضرورة بخلاف ما تفسره الصحابة والتابعون و اجمعت الا مة عليه هو زنديق	زندیق وہ ہے جو قرآن کو ظاہر و باطن تو جانتا ہے مگر تفسیر ایسی کرتا ہے جو صحابہ کرامؓ اور تابعین اور ائمہ مجتہدین کی متفقہ تفسیر کے خلاف ہو۔

فائدہ: میں نے کہا مولوی صاحب آپ کا عقیدہ ہے جس طرح قرآن سمجھو اپنی رائے سے تفسیر کر دو یہی زندقہ ہے اپنا مطلب جو تم بیان کرتے ہو ان

تفسیروں سے پیش کرو۔ ورنہ تم زندیق ہو یا ملحد۔

مولوی صاحب نے جواب دیا وہ مفسر کوئی پیغمبر تھے کی ان کا بات ماننا ضروری ہو میں نے کہا وہ تو پیغمبر نہیں تھے البتہ غلام اللہ خان اور عنایت اللہ گجراتی آپ کے رسول ضرور ہیں۔ کہ ان کی بات ماننا آپ کے لئے ضروری ہے۔ البتہ آپ تیبع غیر سبیل المومنین لولہ ماتوتی کا مصداق ضرور ہیں۔ آپ نے تسلیم کرلیا ہے کہ تمہارے یہ پیشوا امت رسولؐ میں نہیں ہیں یہ مسلمانوں کو چھوڑ چکے ہیں مگر یہ بات مان لی کہ غلام اللہ خان اور عنایت اللہ شاہ اور محمد طاہر پنج پیری سے پہلے ہم مسلمان نہیں تھے صحیح عقیدہ انہوں نے ہی بتایا۔

یہ نہ سمجھنا کہ میں مسلمانوں کو نا مسلمان کہہ رہا ہوں بلکہ جن لوگوں نے علمائے دیو بندکو بناسپتی دیوبندی کہا جو ابو ہریرہؓ جیسے جلیل القدر صحابیؓ کو غیر عادل کہے اس کو اور کیا کہا جائے اگر تمہارا عقیدہ المہند کے مطابق ہے تو ٹھیک ورنہ تم دیو بند کا نام لے کر لوگوں کو دھوکا دیتے ہو چندہ مانگتے ہو۔ شرم نہیں آتی۔

نیلوی صاحب نے حضرت ابو ہریرہؓ کو غیر معروف ،بالفقہ والعدالتہ لکھا ہے۔ کیا فاروق اعظمؓ کو یہ علم نہیں تھا کہ ایک جاہل کو قاضی بنا دیا۔ غیر فقیہہ تو جاہل ہوتا ہے ۔اور راوی میں عدالت شرط ہے اور غیر عادل راوی تو فاسق ہے مگر اس بدکار نے ابوہریرہ کے حق میں دونوں لفظ استعمال کیے ہیں۔ حالانکہ یہ وہ شخص ہے جس نے اسلام لانے کے بعد نبی کریمؐ کا دامن نہیں چھوڑا ۔یقیناً چوتھا حصہ دین حضرت ابوہریرہؓ سے نقل ہو کر آیا ایسے شخص کو یہ تیلوی جاہل ان الفاظ سے یاد کر رہا ہے یہ ٹولہ حقیقت میں دشمن صحابہؓ ہی نہیں بلکہ دشمن دین بھی ہے۔ ان میں اور شیعہ میں کوئی فرق نہیں ۔حضرت ابو ہریرہؓ کی طرح دوسرے جلیل

القدر صحابی کو نیلوی نے جنگلی کا لقب دیا اس کی تفصیل گزر چکی ہے۔پھر مولوی صاحب نے یہ آیت پڑھی انک لا تسمع الموتیٰ اور ما نت بمسمع من فی القبوراور انک میت وانہم میتون

الجواب : انک لا تسمع الموتیٰ اور ما نت بمسمع من فی القبور میں دو صیغے ہیں ایک میں اسماع کی نفی ہے دوسرے میں سماع کا اثبات ہے۔نفی کا تعلق زمانہ دنیا سے ہے اور سماع کا تعلق زمانہ برزخ سے ہے۔ جب نبی کریمؐ کو حکم ہوا آپ زمانہ دنیا میں تھے جو اس وقت دنیا میں موجود نہیں آپ ان کو نہیں سنا سکتے ہاں وہ برزخ میں سنتے ہیں۔نفی اسماع کا تعلق دنیا سے ہے سماع کا تعلق برزخ سے ہے اب اشکال کیا ہوا۔نبی کریمؐ اہل دنیا کو تبلیغ کرنے کے مکلّف تھے نہ برزخ والوں کو جو لوگ اب دنیا میں نہیں ان کو تبلیغ محال ہے۔لہذا انہیں کیا فائدہ ہوگا۔

دوئم : نفی اسماع کی ہے نہ سماع کی اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ زمانہ دنیا میں نہیں وہ برزخ میں ہے ان تک آواز پہنچانا میرا کام ہے۔ان اللہ یسمع من یشاء۔

سوئم : سماع سے غرض ہی عمل ہے صرف سننا سنانا نہیں جیسا کہتے ہیں میں نے اس کو کئی بار کہا نماز پڑھ وہ میری بات ہی نہیں سنتا مراد یہ ہے میری بات پر عمل نہیں کرتا یا جیسے کہا جاتا ہے تمہار مقدمہ فلاں کے پاس چلا گیا۔تو کہا جاتا ہے وہ تو مقدمہ سن ہی نہیں سکتا جس سے مراد ظاہر ہے۔

انک میت و انہم میتون یہ آیت آپ نے غلط موقع پر پیش کی یہ اس وقت پیش کر سکتے ہیں جب حیات انبیاءؑ کا مسئلہ پیش ہے اس آیت میں

کسی لفظ کا معنی عدم سماع ہے۔ جب سماع یا عدم سماع کا ذکر ہی نہیں تو یہ آیت پیش کرنا ناسمجھی کی دلیل ہے البتہ اس آیت میں قرآن نے دونوں موتوں کا فرق واضح کر دیا کہ حضورؐ کی موت اور قسم کی ہے دوسروں کی موت اور قسم کی ہے۔ورنہ اتنا کافی تھا۔ انک و انھم میتون آیت انک لا تسمع الموتی اور وما انت یسمع من فی القبور کا مفہوم اگر وہ لیا جو آج کے برخود غلط مفسرین لیتے ہیں تو دو صورتیں ممکن ہیں اول یہ کہ نبی کریمؐ قبور پر جا کر اہل قبور سے حاجت طلب کرتے تھے۔دوئم یہ کہ حضورؐ قبرستان میں جا کر اہل قبور کو تبلیغ کرتے تھے اور یہ دونوں صورتیں محال ہیں کیونکہ پہلی صورت شرک ہے اور دوسری صورت خلاف عقل ہے۔کیونکہ جب اہل قبور مکلّف ہی نہیں تو انہیں تبلیغ کا کیا مطلب۔تیسری صورت یہ ہے کہ عدم سماع سے مراد عدم نفی ہے یعنی کفار کو تبلغ کرنا ایسا ہے جیسے مردوں کو۔صاحب روح المعانی نے فرمایا کہ جن کو مشرکین پکارتے تھے وہ یا جماد ہوں گے یا ذوی العقول۔اگر جماد ہوئے جیسے پتھر کے بت وغیرہ ان کے عدم سماع کی وجہ آلات سماع کا فقدان ہے اور اگر ذوی العقول ہوں جیسے شیاطین وغیرہ تو وہ قعر جہنم میں ہیں۔یا وہ نیک صالحین انبیاءؑ ہوں گے وہ نعمائے جنت میں مگن۔معلوم ہوا کہ وہ کسی عارضہ کی وجہ سے نہیں سنتے۔

منکرین سماع موتی یہ بھی پیش کرتے ہیں کہ جہاں جہاں سماع کا ثبوت ہے اسی مورد پر بند رکھا جائے جہاں مورد نہیں وہاں انکار کیا جائے۔جواب یہ ہے پھر شارع سے مورد کی تعین کرائیں اور مورد کا قانون اور ضابطہ شارع سے بیان کریں۔جب مورد کا کوئی قانون اور ضابطہ ہی نہیں تو مورد کی تعین کا سوال

ہی پیدا نہیں ہوتا۔

منکرین سماع یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ فی الجملہ سنتے ہیں۔ جواب یہ ہے کہ فی الجملہ تو زندہ بھی سنتا ہے اگر سو جائے یا غشی آجائے تو نہیں سنتا اسی طرح جب مورد پر سماع درست ہے جس کو آپ تسلیم کر چکے ہیں تو بتایئے جن موارد میں سنتا ہے اس وقت کیا وہ مردہ نہ تھا اگر اس وقت سن لیا تو بقایا اوقات میں اس کے سننے میں کون سا پہاڑ حائل ہو گیا۔ اچھا یہ بتاو کفار مشرکین عرب انبیاءؑ کو مانتے تھے یا ان کے منکر تھے۔ ظاہر ہے کہ وہ منکر تھے تو اس صورت میں ان کی قبور پر ندا اور فریاد کے کیا معنی اور ان کا عقیدہ تھا کہ موت ایک عدمی چیز ہے جو عدم بمعنی محال ہے اور قدرت باری محالات سے تعلق نہیں پکڑتی کیونکہ محال میں استعداد تعلق بھی موجود نہیں۔ جب مشرکین عرب کا عقیدہ یہ تھا کہ موت نے ان کے وجود کو معدوم کر دیا تو عدم محض کو پکارنے کا کیا مطلب؟ زندگی اور موت ان کے ہاں یہ تھی کہ ہمارے اباواجداد مر گئے ہم آگئے۔ ہم مر جائیں گے ہمارے بیٹے آجائیں گے۔ علیٰ ہذا القیاس البتہ وہ پتھر کی مورتیوں کی پوجا کرتے تھے یہاں ہمارے یہ نئے مفسرین یہ دھوکا دیتے ہیں کہ مشرکین عرب بتوں کی پوجا اس لئے کرتے تھے کہ اس وجہ سے وہ ارواح خوش ہوں گے جن کے یہ بت ہیں یہ دعویٰ محض فریب ہے کیوں کہ مشرکین عرب کا عقیدہ موت سے متعلق پہلے واضح کیا جا چکا ہے جب وہ معدوم ہو گئے تو معدوم کو خوش کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

کلام اور سماع شے واحد ہے جو کلام کر سکتا ہے وہ سن بھی لیتا ہے اور کلام کا ثبوت اس آیت میں صاف موجود ہے۔

قال یا لیت قومی اس نے کہا کاش میری قوم کو علم
یعلمون بما غفرلی ربی و ہوتا کہ میرے رب نے مجھے بخش
جعلنی من المکرمین دیا اور مجھے عزت والی جگہ دی۔
ظاہر ہے کہ کلام زندہ ہی کرتا ہے زندہ ہی سنتا بھی ہے۔

حتی اذا جاء احدھم جب ان میں سے کسی کو موت آتی
الموت قال رب ارجعون ہے تو کہتا ہے ۔اے میرے رب
لعلی اعمل صالحا مجھے ایک بار دنیا میں پھر بھیج میں جا
فیماترکت کلاانھا کلمۃ کر نیک عمل کروں جو قصور ہوا وہ پورا
ھوقائلھا ومن ورائھم کروں جو اب ملا ہرگز نہیں یہ تو ایک
برزخ الی یوم یبعثون بات ہے جو اس نے کہہ دی اور ان کے
بعد عالم برزخ ہے قیامت تک۔

فائدہ: یہاں بھی کلام ہوئی سوال و جواب ہوئے سن کر نیز حجاب دنیا میں لوٹنے کے لئے ہے کلام کرنے کے لئے کوئی حجاب نہیں۔

یثبت اللہ الذین امنوا اللہ تعالیٰ ایمانداروں کوکلمہ توحید پر
بالقول الثابت فی دنیا میں بھی ثابت قدم رکھتا ہے
الحیوۃ الدنیا و فی اور برزخ میں بھی
الآخرۃ

نوٹ: قرآن کریم بالقول فرمایا اور قول کے لئے قائل کا ہونا ضروری ہے قائل ہوا تو کلام کا ہونا لازمی ہے کلام ثابت ہوئی تو سماع ثابت ہوگیا۔

۴۔قالوا یاویلنامن بعثنا من مرقدنا

وہ کہیں گے ہائے کس نے ہمیں نیند سے جگا دیا۔ یہاں بھی قالوا کے لئے قائل کی ضرورت ہے اور مرقد سونے کی جگہ کو کہتے ہیں اور رقود کے معنی سونا ہے اور سونا زندہ کے لئے ہے۔ لہذا یہاں میت کے لئے کلام کرنا اور سونا دونوں ثابت ہوئے۔ قرآن کریم میں رقود اسی معنی میں آیا ہے۔ و تحسبہم ایقاظاً و ہم رقود

کیا آپ نکیرین کے سوال و جواب کے قائل ہیں یا منکر ہیں۔ اگر منکر ہیں تو بات صاف ہے کہ ضروریات دین کا منکر کافر ہوتا ہے اور اگر قائل ہیں تو یہ کہیے کہ کیا سنے بغیر سوال وجواب ہو سکتے ہیں۔ نیز کیا آپ ثواب وعذاب قبر کے قائل ہیں یا منکر۔ اگر منکر ہیں تو ظاہر ہے کہ ضروریات دین کا منکر کافر ہے۔ اور اگر قائل ہیں تو ظاہر ہے کہ ثواب و عذاب زندہ کو ہوتا ہے۔ حضرت انور شاہ صاحب نے فیض الباری جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۴۶۷ پر ایک فیصلہ کن بات لکھی ہے۔ احادیث السماع متواترة۔ سماع کی حدیث متواتر ہیں۔ اور تواتر کا انکار کفر ہے۔ نیز فیض الباری جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۴۶۷

فالانکار السماع الموتیٰ فی غیر محله یسمالم ینقل عن احد من ائمتنا رحمهم الله فلابد یالالقزام بسماع الموتیٰ	پس انکار سماع موتیٰ کا اپنے محل میں نہیں ہے جب ہمارے ائمہ اربعہ میں سے کسی ایک سے بھی عدم سماع نقل نہیں ہوا۔ پس ضروری ہے کہ سماع موتیٰ کے عقیدہ کو لازم پکڑا جائے۔

لیکن یہ حضرات جب حدیث کا انکار کر چکے ہیں صحابہؓ کے قول وفعل کو

حجت نہیں سمجھتے قرآن کی من مانی شرح وتفسیر کرتے ہیں اور تمام قابل احترام ہستیوں کی توہین کرتے ہیں تو انہیں اس سے کیا غرض کہ صحابہؓ کا عقیدہ کیا تھا مفسرین نے کیا سمجھا ،محدثین کیا کہہ گئے۔

ان لوگوں نے تو حضرت بلال بن حارث مزنیؓ کے واقع کو جنگلی کی بات کہہ کر ٹال دیا حالانکہ یہ واقعہ نبی کریمؐ کے وصال کے دس سال کے بعد کا ہے۔اور اس موقع پر صحابہؓ کا جم غفیر موجود تھا اور خلیفہ راشد عمر فاروقؓ موجود تھے اور ہم خلفائے راشدین کے قول کو شریعت کا درجہ دیتے ہیں ۔اجتہاد کا نہیں اور یہ واقعہ فیض الباری میں انور شاہ صاحب نے لکھا ہے اور ابن کثیر نے البدایہ والھنایہ میں اور تاریخ طبری میں ابن خلدون نے اور ابن حجر عسقلانی نے اور سید سمہودی نے وفا الوفا میں ،اور مولانا حسین علی نے تحریرات حدیث میں لکھا ہے کہ حضرت بلال بن حارثؓ صحابی رسول کریمؐ کی قبر اطہر کے پاس آئے استسقاء کی درخواست کی یا رسول اللہ دعا فرمایئے امت قحط سالی سے ہلاک ہو رہی ۔رات کو خواب میں رسول کریمؐ نے فرمایا کہ عمرؓ کو میرا اسلام کہنا ۔صبح حضرت عمرؓ کے پاس گئے کہ میں حضورؐ کی طرف سے آپؓ کے لئے پیغام لے کر آیا ہوں ۔حضرت عمرؓ نے فرمایا تم نے یہ خواب کب دیکھا ؟ جواب دیا البارحۃ ۔فاروق اعظم کے پاس صحابہؓ کا مجمع عام تھا انہوں نے سن کر کہا بلالؓ نے سچ کہا استسقاء عندالقبر جلیل القدر صحابیؓ کا فعل ہے خلیفہ راشد کے سامنے بیان ہوا آپ نے تصدیق فرمائی ۔خلفائے راشدین کا قول حکم تشریح کا رکھتا ۔قرآن وحدیث میں اقوال خلفاء کو واجب الاتباع قرار دیا ہے پھر یہ واقع صحابہؓ کے جم غفیر کے سامنے بیان ہوا ہے کسی نے اختلاف نہیں کیا ۔اگر یہ جائز نہ ہوتا تو صحابہؓ یقیناً انکار کر

دیتے کہ یہ فلاں نص قرآنی یا نص حدیث کے خلاف ہے۔اگر کوئی بھی اختلاف کرتا یہ اختلاف آج تک چلا آتا۔اور فقہ اور محدثین مفسرین کی مقدس جماعت اس کی ہرگز اجازت نہ دیتی۔حضرت بلال بن حارث مزنیؓ کی وفات ۶۰ سن ہجری میں ہوئی یعنی اس واقع کے قریباً بتالیس سال بعد بھی وہ زندہ رہے۔پھر حضرت بلالؓ کا یہ کہنا کہ میں بحثیت سفیر کے حضورؐ کا پیغام لے کر آیا ہوں۔ پیغام زندہ کا ہوتا ہے یا مردہ کا۔پھر اس عرصہ میں کسی صحابیؓ نے یہ نہیں کہا کہ یہ خواب کا واقعہ ہے۔درخور اعتناء نہیں۔یہ آج کے کٹھ ملاہی کا دل گردہ ہے۔کہ اسے جنگلی کا خواب کہہ رہا ہے جس کا اصول یہ ہے دین وہی ہے جو ہماری سمجھ میں آئے یا ہماری خواہش کے مطابق ہو۔اس کے خلاف نہ خدا کی مانو نہ رسول خدا کی اور اللہ کی کتاب کے ساتھ تمسخر کا یہ عالم ہے کہ مشرکین اور کفار کے حق میں جو آیتیں نازل ہوئی انہیں مسلمانوں پر چسپاں کرنے میں مشاق ہیں۔جو خوارج کی خصوصیات میں سرفہرست ہے۔چنانچہ بخاری شریف میں باب قتال الخوارج والملحدین میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا قول مذکور ہے۔

الخوراج هم شرار خلق	خارجی بدترین مخلوق ہیں آیات
الله الطلقوا الی ایات	قرآنی خو کفار کے حق میں نازل
الله نزلت فی الکفار	ہوئیں ان بدکاروں نے انہیں
جعلواها علی المؤمنین	مسلمانوں پر چسپاں کردیا۔

ان حضرات کا شیخ اسلام محمد بن عبدالوہاب نجدی ہے جس کو علامہ شامی نے خارجی لکھا ہے یہ اس کے پورے پورے متبع ہیں جو آیات قرآنی بتوں کے حق میں نازل ہوئیں اور جن سے یہ لوگ عدم سماع موتیٰ پر استدلال کرتے ہیں

ان آیات سے ان چند آدمیوں نے بھی استدلال نہیں کیا۔ جو منکر سماع ہوئے وہ بس عقلی دلائل پر اکتفا کرتے رہے یہ لوگ ایک نام نہاد مجہول غیر معروف فتاویٰ فی تحقیق المذاہب کا حوالہ دیتے ہیں جیسا کہ شفاء الصدور اور اقامۃ البرہان میں ذکر کیا ہے امام ابوحنیفہؒ نے۔ قبرستان میں کس کو کسی قبر پر کوئی بات کرتے سنا تو فرمایا کیا اس نے کوئی جواب دیا تیری بات سنی۔ پھر آیت :وما انت بسمع من فی القبور پڑھی اور فرمایا پھٹکار ہو اس پر جس کو جواب نہیں ملتا پھر باتیں کرتا ہے۔

الجواب: میں نے حیات برزخیہ میں اشارۃ لکھ دیا تھا یہ مولوی قنوجی نواب صدیق حسن خان کا استاد تھا اور یہ غیر مقلدین کی وسیسہ کاری ہے۔ آپ موئف کا نام ولدیت بیان کریں نیز یہ بتائیں کہ یہ کتاب کس سن میں اور کس مطبع میں شائع ہوئی۔ موئف کا مسلک کیا تھا پہلے اس کا مسلک بیان کریں اور پھر بتائیں کہ احناف بتائیں کہ احناف کے نزدیک اسکا کیا پایہ ہے انکی نگاہ میں اسکی حثیت کیا ہے کیا وجہ ہے کہ معتبر کتب احناف میں اس کا تذکرہ نہیں ملتا۔ پھر یہ حوالہ نا متقدمین حنفیہ نے دیا نہ متاخرین کو معلوم ہو سکا حالانکہ ترجمان حنفیت ملا علی قاری نے موضوعات کبیر ہیں اور اسی عبارت کو عمدۃ الرعایہ صفحہ ۱۶ پر نقل فرمایا:

ومن القواعد الكلية ان	قانون کلی یہ ہے کہ حدیث نبوی کی
نقل الاحاديث النبوية	نقل کرنا یا مسائل فقہیہ یا تفاسیر
والمسائل الفقهية	قرآنیہ سوائے کتب متند اولہ سے
والتفاسير القرآنيه القرآنية	جائز نہیں کیونکہ دوسری کتابوں پر
لا يجوزالامن الكتب	اعتماد نہیں ہوسکتا کہ زندیقوں نے

المترادلة لعل دوالاعتماد علی غیر ھامن و ضع و الزنادتة والحاق الملاحدة بخلاف الکتب المحفوظه فان نسخها صحیحة متعددة

ملاوٹ کر دی ہو یا ملحدوں نے الحاد کر دیا ہو اس کے برعکس ان کتابوں سے رجوع کرنا چاہئے جو محفوظ ہیں کیونکہ ان کے نسخے صحیح اور متعدد ہوتے ہیں۔

اسی طرح حضرت سے کسی نے طبقات ابن سعد کے معتبر یا غیر معتبر ہونے کے متعلق پوچھا تو فرمایا، یہ کتاب ایک دفعہ عالم اسلامی میں نابود ہوچکی تھی یورپین قوموں نے طبع کرائی لہذا غیر کی دست اندازی کا شک ہے اس لئے غیر معتبر ہے ۔ اب تمہاری غرائبغی تحقیق المذہب کوکون مانے واقعی للمذہب المجہول ثبوت المجہول۔

شیخ ابن الہمام نے فتح القدیر جلد ۳ صفحہ ۲۴۶ لکھا ہے۔

طریق نعله احد الامرین لذلک عن المجتهد اما ان یکون له فیه سندالیه او یا خذ من معروف تداولته الایادی نحو کتب محمدبن حسن ونحوهامن التصاینف المشهورة للمجتهدین لا

قاضی (یا مفتی) کے مجتہد سے نقل کرنے کے دو ہی طریقے ہیں ایک یہ کہ نقل روایت کی سند مجتہد تک مسلسل جائے یا کسی ایسی کتاب سے نقل کرے جو مشہور و معروف متداول ہاتھوں ہاتھ آئی ہو جیسے امام محمد بن حسن کی کتابیں یا ان کی مانند مجتہد مشہور کتابیں

نه بمنزلة الخبر المتواتر عنهم اوالمشهور كذاذ كره الرازي فعلىٰ هذا لو وجد نا بعض النسخ النوادرفي زماننايحل غير ما فيها الى محمد ولا الى ابي يوسف لا نهالم تشهر في عصر نانى ديارناولم تتد اول نعم اذاو جدالنقل من النوادر مثلاً في كتاب معروف مشهوركالهداية والملبسوط كان ذلك تحويلا على ذلك الكتاب

۔کیونکہ کتاب میں ان سے مشہور اور خبر متواتر کی طرح مذکور ہوئیں امام ابوبکر حصاص رازی نے اسی طرح ذکر کیا اگر ہم اپنے زمانے میں کسی نادر کتاب کے بعض نسخے پائیں تو اس کی نسبت امام محمد یا ابو یوسف کی طرف کرنا جائز نہ ہو گا اس وجہ سے یہ کتاب ہمارے زمانے میں ہمارے شہروں میں متداول نہیں ہوئی۔ ہاں اس نادر غیر معروف کتاب کی نقل کسی مشہور معروف کتاب کی نقل کسی معروف مشہور کتاب مل جائے جیسے ہدایہ مبسوط اس پر بھروسہ جائز ہو گا۔

یہ اصول عالمگیری اور بحرالرائق وغیرہ میں موجود ہے۔

فائدہ: جب امام محمد اور امام ابو یوسف جو ہمارے امام ہیں اور جو حضرت امام ابوحنیفہ کے شاگرد ہیں ان کی کتاب غیر معروف و غیر مشہور اور قابل حجت نہیں نہ اس سے نقل جائز ہے جب تک متداول یا کسی مشہور فقیہہ کی کتاب میں

اس کی عبارت موجود نہ ہو اور یہ لوگ ایک مجہول اور غیر معروف کتاب فتاویٰ غرائب کو لئے پھرتے ہیں اگر امام صاحب کا یہ مذہب ہے تو کتب متون فقہ میں جو متداول ہیں دیکھائیں۔

فیض الباری جلد ۲ صفحہ ۴۶

فاعلم ان القبور فی الحس معطلة قطعاً و حینئذ اجراء الکلام علیها کا نها خالیة من الافعال اجراء علی ما فی الواقع و نفس الامروان کان فی نظر عالم الغیب غیر معطلة و مشغولة املها و اصحابها فی ما قوض الیهم من ربهم	جان لو کہ ظاہر احساً دیکھتے ہیں کہ تمام قبریں قطعاً خالی پڑی ہیں ان میں کوئی فعل نہیں ہو رہا اس طرح جاری کرنا کلام کا واقعہ میں اور نفس الامر میں بالکل خالی ہے اور عالم غیب کی نظر میں کوئی بھی معطل نہیں یہ افعال سے خالی ہے اور ان قبروں میں رہنے والے ثواب و عذاب میں مشغول ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ نے ان پر مسلط کر دیا ہے۔

فیض الباری جلد ۲ صفحہ ۴۹۲ باب ماجاء فی عذاب لقبر

وهو ثابت عنداهل السنته والجماعة کا نة بالتواتر	عذاب قبر اہل سنت والجماعت تمام کے تمام کے نزدیک تواتر سے ثابت ہے اور ظاہر ہے کہ تواتر کا منکر کافر ہے

فائدہ: یہ ثابت ہو چکا کہ کوئی مسئلہ کسی مجہول کتاب سے ثابت نہ کیا

جائے ۔غرائب کی کوئی حیثیت نہیں۔

(۲)۔عذاب قبر پر پوری امت کا اجماع اور اتفاق ہے تواتر سے ثابت ہے منکر تواتر کافر ہے۔

(۳)۔ پورا پورا قرآن بھرا ہوا ہے کہ جہان دو ہیں عالم الغیب اور عالم الشہادت جس طرح یہ دو جہاں مختلف ہیں ان کے احکام بھی مختلف ہیں ۔عالم شہادت محسوس اور مشہود ہے اس کے احکام بھی کانوں سے سننا، زبان سے کلام کرنا، آنکھوں سے دیکھ لینا، تکلیف آرام کا محسوس کرنا۔

عالم الغیب نہ آنکھوں سے دیکھا جاتا ہے، نہ اس زبان سے کلام ہوسکتی ہے، جہاں اول یعنی محسوس کا تعلق علمائے ظاہر اور علمائے باطن دونوں سے ہے ۔ کیونکہ اس کا تعلق علوم و نبوت سے ہے اور جہاں ثانی کا تعلق علمائے باطن سے ہے جس کا تعلق نور نبوت سے ہے عالم الغیب کے حالات مردوں کی قبور میں مشغول بالعذاب و ثواب ہونا، ان کی قبور کا آباد ہونا، اہل قبور کے حالات و اقوال، احوال سب معلوم ہوتے ہیں مگر ان کو جنہیں نور نبوت حاصل ہو۔عارف باللہ کامل ہو۔حقیقت یہ ہے کہ عالم غیب، عالم شہادت سے زیادہ آباد ہے۔قرآن دونوں جہان آباد بتاتا ہے۔مگر جس کی بصیرت کی آنکھیں پٹ ہوں اسے اس جہاں کی آبادی معلوم نہیں ہوتی سوائے انکار کے کیا کرسکتا ہے۔یاد رکھ لو کافر ،فاسق ،علوم نور نبوت حاصل نہیں کرسکتا ۔عالم محسوس کا تعلق نبوت کے ظاہری پہلو سے ہے اور عالم الغیب کا تعلق نبوت کے باطنی پہلو سے ہے۔یہ مسئلہ اس لئے لکھا ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں عذاب نظر نہیں آتا کیا نبوت کا باطنی پہلو تمہیں نظر آتا ہے جب جبرائیل آتا اور رسول کریمؐ سے بات کرتا وہ بات کسی اور

کو سنائی نہیں دیتی تھی مگر جب وہی بات رسول کریمؐ اپنی زبان سے ادا کرتے لوگوں کو سنائی دیتی۔

کشف حاشیہ درمختار جلد۔ اصفحہ ۳۱۱ حاشیہ نمبر ۷

المطلور فیما ذہب الیہ طبع القاصر و ذہن الفاتران السماع لامطلق لا نیکرہ احد وانما الخلاف فی کیفیتہ۔النتراع نزاع اللفظی اللہ اعلم۔واعلی الکلام واقصی الحرام ان ھذا المسئلة یست مایجث الافظون وینقلہ الناقلون بل ھو من الانکشاف الصفاتی الذی ینکشفہ اللہ تعالیٰ اولیاء فالایة

اصل مطلوب جس کی طرف میری طبعیت قاصر اور دماغ فاتر گیا وہ یہ ہے کہ مطلق سماع موتی کا منکر کوئی بھی نہیں ہاں کیفیت سماع میں اختلاف ہے اور یہ صرف نزاع لفظی ہے مقصودی بات تو یہ ہے کی سماع موتی کا مسئلہ علمائے ظاہر کی سمجھ سے باہر ہے نری لفاظی اور نقل سے کام نہیں بنتا بلکہ یہ مسئلہ انکشاف صفاتی سے تعلق رکھتا ہے جو اللہ تعالیٰ قبور کے حالات اولیاء اللہ پر منکشف فرما دیتا ہے۔ آیت قرآنی اور مقام کی طرف

یشیرالی مقام والحدیث یشیرالی مقام

اشارہ کرتی ہے یعنی سماع عدم نافع کی طرف اور حدیث دوسرے مقام کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

صاحب کشف الاستار نے ٹھیک فرمایا کہ شنیدہ کے بود مانند دیدہ مگر یہ چیز کہاں سے لائیں یہ تو نور نبوت سے حاصل ہوتی ہے۔ جو نور نبوت کے قریب ہی نہ جائے بلکہ نور نبوت کو ناجائز کہے اس کو یہ کہاں نصیب ہو سکتا ہے۔ یھداشرلنورہ من یشاء اور ومن لم یجعل اللہ لہ نوراً فمالہ من نور

یہ ثابت کیا جا چکا ہے کہ عالم برزخ عالم غیب سے تعلق رکھتا ہے اس کے تمام احکام و افعال بھی اس قسم کے ہیں امور غیبیہ پر دلائل ظاہر یہ پیش کر کے احکام غیبیہ ثابت کرنا نری حماقت ہے دوسری بات یہ ہے کہ عالم غیب کی زبان کلام سماع سے واقف ہو اس سے دریافت کرے کہ عالم برزخ والے کس طرح سنتے اور کس طرح کلام کرتے ہیں۔

تو نہ دیدی گہے سلیمان را

چہ شناسی زبان مرغان را

اور جب اس عالم سے واقفیت ہو جائے تو صورت یہ بنتی ہے کہ

بنی اند دل علوم انبیاءؑ بے کتاب و بے معید دااوستا

اگر یہ سمجھنا چاہو تو ایسے آدمی سے پوچھو جو علوم نبوت کے علاوہ نور نبوت سے بھی بہرور ہو ورنہ سماع موتی اور اخذ فیض از ارواح کا انکار والا اپنی جہالت کا ثبوت دیتا ہے۔

فیض الباری جلد نمبر ۱۔ صفحہ ۱۴۹۔ ۱۵۰

لجمیع انواع البرال اور جان لو کہ لفظ احسان کا شامل

اذکاروالاشغال وغیرھا ہے تمام اقسام بر کو یعنی تمام نیکیوں

والا تکاریقا للاوراد المتونة و ما ذکره المشائخ من الضربات والکیفیات واعلم ان لفظ الاحسان مثامل یقال لھا اشفال و النسبة جی اصطلاحھم ربط خاص سوی ربط الخالقیة والمخلوقیة فمن حصل له ربط سوی ربط العام لیقال صاحب لنیسة والطرق المشھورة جی التصوف اسھورنیة والقادریة والچشته والنقشبندیة و سلسله السھروریة قه تسلسلت فی اجداد نامن عشرة متصله

کو خواہ اذکار ہوں یا اشغال اذکار کا لفظ اور اد مسنونہ پر بولا جاتا ہے اور جو چیزیں مشائخ نے ضربات اور کیفیات کی صورت میں بیان فرمائیں۔ ان کو اشغال کہتے ہیں اور ان کی اصطلاح میں نسبت، ایک ربط خاص کو کہتے ہیں جو خالقیت اور مخلوقیت کے تعلق کے علاوہ ہے اور تصوف میں چار سلاسل بھی برحق ہیں۔ جیسے سہروردیہ ،قادریہ، نقشبندیہ، چشتیہ اور سلسلہ سہروردیہ ہمارے خاندان میں دس پشتوں سے مسلسل چلا آ رہا ہے۔

فائدہ: حضرت شیخ انورؒ نے واضح کر دیا کہ جس طرح ہمارے چار مذاہب برحق ہیں اسی طرح چار سلاسل بھی برحق ہیں چار مذاہب میں نبوت کا ظاہری پہلو سنبھال لیا اور چار سلاسل نے باطنی پہلو سنبھال لیا۔ جس مذہب نے نبوت کے یہ دونوں پہلو سنبھالے وہ مذہب اہل سنت ہے اسی طرح شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے فرمایا کہ بغیر ضربات کے لطائف کا منور ہونا محال ہے یہ بھی

فرمایا بغیر ضربات لطائف روحانی کیفیات کا پیدا ہونا محال ہے۔

فیض از قبور

فیض الباری ۴ :۴۳۴

فقد سالت مرة عنه من الاستقاضة من اهلالهتور هل يجوز دلک ام لا فقال اما المحدثون فلا اراهم يجوزونه ولكن اجيز انالكونه ثابتا عند ارباب الحقائق غيرانه ينبغى لمن لداهلا وامامن كان غرقانى الظلمات فلاخير له	میں نے شیخ انور سے ایک دفعہ اہل قبور سے حصول فیض کے متعلق سوال کیا کہ یہ جائز ہے یا نہیں تو فرمایا کہ محدثین میں میں نہیں دیکھتا وہ جائز رکھتے ہوں لیکن میں جائز رکھتا ہوں کیونکہ یہ فیض ثابت ہے صوفیاء ،عارفین، ارباب حقائق سے مگر یہ ضروری ہے کہ قبر سے فیض لینے کی اہلیت رکھتا ہو بہر حال وہ شخص جو اندھیروں میں غرق ہو اس کے لئے کیا اچھائی ہے۔

پھر فقہا کا رد فرماتے ہوئے فیض الباری جلد ۴ صفحہ ۳۲۰

فيبغى ان يرجع جى مثاله الى كلاما العرفاء فانهم اعلم بهذا لمو	حق یہ ہے کہ روح سے فیض حاصل کرنے کے مسئلہ میں اور اسی طرح کے سلوک وتصوف کے

ضوع لکل فن رجال — مسائل میں عارفین کے کلام کی طرف رجوع کی جائے وہ لوگ اس فن سے اچھی طرح واقف ہوتے ہیں کیونکہ ہرفن کے مخصوص ماہر ہوتے ہیں۔

اس کی تحقیق کے لئے علمائے دیوبند کے بنیادی عقائد دیکھے جائیں تو المہند جو علمائے دیوبند کے بنیادی عقائد کی جان ہیں اس میں لکھا ہے ووصول الفیوض من قبور رہم وصدوہم صحیح یعنی اولیا کے سینوں اور قبور سے فیض حاصل کرنا بالکل درست ہے۔

فائدہ :(۱)۔ میرا یقین ہے کہ شیخ انورؒ علماء میں ایک سورج کی طرح تھے جوغروب ہوگیا۔

(۲)۔اگر میدان قیامت میں اللہ نے مجھ سے پوچھا کہ تم نے کوئی نیکی بھی کی تو میں جواب دوں گا یاخدایا میں نے حضرت انورشاہ محدث کو دیکھا تھا۔

(۳)۔اہل سنت کا عقیدہ ہے بغیر انبیاءؑ کے کوئی معصوم نہیں ورنہ میں کہتا کہ انورشاہ معصوم تھے۔بایں ہمہ اگر شیخ انور سلوک یا سیرالی اللہ یا سیرفی اللہ یا ان کیفیات جو سالک پر طاری ہوتی ہیں خود بخود سمجھنا چاہتے تو ہرگز ہرگز نہ سمجھ سکتے۔سلوک یہ نہیں کہ پنج لطائف حاصل کر لیے یا مراقبات ثلاثہ یا دوائر ثلاثہ یا سیرکعبہ یا فنافی الرسول یا فنا بقاء یا سالک المجذوبی کے منازل حاصل کر لئے یہ تو سلوک کے مبادی ،اساس اور قواعد ہیں اصل تو عالم امر سے آگے چلنا ہے۔عالم حیرت تک اللہ تعالیٰ کی انتہانہیں نہ ابتداء ہے سلوک کی ابتداء ہے مگر اس کی انتہا

معلوم نہیں میں کہتا ہوں دس ہزار سال عمر کسی کی ہو کسی کامل سے ملے جس کو اپنے نبی کی جوتیوں کے صدقے مکمل تباع سنت کی وجہ سے رب العالمین سے فیض بالذات شروع ہو جائے وہ متبع شریعت بندہ مخلص ہو۔اس کا سلوک غیبی کشش ،غیبی جذبہ غیبی توجہ سے ملتا ہے ہاں یہ ختم نہیں ہوتا۔اللھم اجعلنی من الحاضرین ولا تترکنی من الغائبین میرا دل تھا قدرے تفصیل سے لکھتا مگر کون سمجھے گا کیا فائدہ؟۔وہ تو بجائے حاصل کرنے کے اعتراض کریں گے۔

لباس فہم بر بالائے او تنگ　　سمند وہم در صحرائے اولنگ
نہ چندی گنجد ایں جاونہ چونی　　فرد بند لب از کم وزفزونی

اور

ے ایں آں سعادت ہست کہ حسرت برد برآں
جو یان تختِ قیصر و ملکِ سکندری !!

شاہ ولی اللہؒ اور فیض از قبور

القول الجمیل (عربی صفحہ ۱۶۱)

اذا دخل المقبرة قراء سوره	جب قبرستان میں داخل ہو سورۃ
انافتحنا فی رکعتین ثم	انا فتحنا لک دو رکعتوں میں پڑھ کر
یجلس مستقیلا الی	کعبہ کی طرف پیٹھ کر کے میت کی
المیت مستد براالی	طرف منہ کر کے بیٹھ جائے اور
الکعبه الی ان قال و یقراء	گیارہ مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھ کر میت
سورة الفاتحه احدی	کے قریب ہو جائے اور کہے یا
عشرة ثم یقوب المیت	روح الروح اور ضرب اس کی
ویقول یاروح ویفرب افی	قلب پر لگائے حتیٰ کی سینہ میں
القلب حتی یجد انشواحاو	انشراح پیدا ہو جائے ۔پھر انتظار
نوراثم ینظر لما یفیض	کرے کہ روح کی طرف سے
من صاحب القبر علی	مالک کے دل پر کیا فیض آتا ہے۔
قلبه	

فائدہ: یہ طریقہ جو شاہ ولی اللہ نے فرمایا ہے یہ مبتدی کے لئے ہے ۔کامل کے لئے نہیں ۔ کامل کو تو فیض شروع ہو جاتا ہے بشرطیکہ قبر والا بھی اکمل ہو کہ نور رسول اکرمؐ کی ذات گرامی سے شروع ہو جائے اور یہ براہ راست رب العالمین سے ملنا شروع ہو جائے جس طرح انبیاءؑ کو ملتا ہے فرق یہ ہے کہ انبیاءؑ کو براہ راست ملتا ہے اور اولیاء اللہ کو اتباع نبی کے واسطہ سے ملتا ہے۔بغیر اتباع نبی کے کوئی کمال حاصل ہونا محال ہے۔

طریق اخذ فیض از قبور

القول الجمیل صفحه ۸۵
ان یجلس بین یدیه ان کان حیا ادعند قبره ان کان میتاویفرغ نفسه عن کل نسبة ع یفضی بروحه الی روحه

اگر شیخ زندہ ہے تو سامنے بیٹھے اور اگر فوت شدہ ہو تو قبر کی طرف منہ کر کے کعبہ کی طرف پیٹھ کر کے بیٹھ جائے خالی الذہن ہو کر بیٹھے پھر دیکھے کہ روح کی طرف سے کس طرح فیض آتا ہے۔

فتاویٰ عزیزیہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی جلد ۱ صفحہ ۹۳

سوال: کسے صاحب باطن، صاحب کشف، برقبور، ایشاں، مراقب بچیزے ازباطن اخذ می تواں نمود یانہ؟

جواب: می تواں نمود

سوال: کسی صاحب باطن، عارف کامل یا صاحب کشف کو قبور سے فیض حاصل ہوسکتا ہے یا نہیں؟

جواب: حاصل ہوسکتا ہے۔

فتاویٰ عزیزیہ جلد ۱ صفحہ ۶۴

بتائے طریقہ چشتیہ و اویسہ و قادریہ کہ
ہمہ پیراں مارا ند و حضرت نقشبند خواجہ انکار

طریقہ چشتیہ قادریہ یہ تمام ہمارے پیر ہیں جس طرح نقشبندیہ ہیں ذکر جلی کا خواجہ نقشبند انکار نہ کرتے تھے مگر

آں کرد و خود از روح حضرت خواجہ عبدالخالق نجد دانی ذکر خفیہ وعمل بر عزیمت گرفتہ بودند	انہوں نے حضرت خواجہ عبدالخالق نجدانی کی روح سے فیض حاصل کیا تھا اوران سے ذکر خفی حاصل کیا تھا لہذا اس پر عمل کرتے تھے اور ان کا طریقہ بھی حاصل کیا تھا۔

اس مسئلہ کا تعلق تو علم تصوف سے تھا میں نے اس بنا پر لکھا کہ یہ جو بے مغز خرافات منہ سے نکالتے ہیں کہ قبروں میں کوئی چیز نہیں ہے۔فناء ہوگئے مٹی ہو گئے تو پھر فیض ان سے کس طرح ہوتا ہے۔یہ لکھوکھا نفوس مقدسہ جنہوں نے قبور سے فیض حاصل کیا جو علم میں جہاں جبال الرسیات اور وسعت میں سمندر کے برابر تھے کیا ان کو جھوٹا سمجھیں اور جو چار جماعت اردو پڑھنے والے شیخ القرآن اور مفسر قرآن بنے بیٹھے ہیں ان کو سچا سمجھیں یہ امام الہند حضرت شاہ ولی اللہ اور حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی وہ گھرانہ ہے جس سے دین ہم کو ملا اگر وہ دین دار نہ تھے اور دین کو نہ سمجھ سکے تو آج کون سمجھ سکتا ہے۔

منکرین سماع کے پاس تین قسم کے دلائل ہیں۔اول قیاس، دوئم عقل، اور سوئم آیات قرآنی جن کو وہ تاویل پیش کرتے ہیں۔قیاس یہ ہے کہ جب انسانی ڈھانچہ ہی ختم ہوگیا۔کان زبان آنکھیں ختم ہوگئی تو سن کس سے لیتے ہیں؟

الجواب: سماع موتیٰ حدیث سے متواتر اور اجماع امت سے ثابت ہے اور نص کے مقابلہ میں قیاس مردود ہے اور پھر یہ قیاس شخصی ہے قیاس شرعی بھی نہیں۔نص کا مقابلے میں قیاس پیش کر کے ابلیس رجیم بن گیا۔ہم تو اس سے

ڈرتے ہیں ہاں جس کو رجیم بنے کا ڈر نہ ہو پیش کرتا رہے۔

دوئم: دلیل عقلی؟

الجواب:اذاجاء النقل بطل العقل جب نبی کریمؐ قبر کے باہر کھڑے ہوئے اندر کے عذاب وثواب دیکھ لیتے تھے تو عقل کے پاس اس کو رد کرنے کے لئے کیا دلیل ہے۔

شفاء الصدور:صفحہ نمبر۱۲: پر حضورؐ کے حق میں عقلی دلیل یہ پیش کی ہے کہ جو لوگ عندالقبر ی کا وظیفہ پڑھتے ہیں وہ بھی سن لیں تین بند دیواروں میں قبر شریف محفوظ ہے جہاں ہوا کا بھی گزر نہیں۔چہ جائے کہ آواز جا سکے۔

الجواب: یہ بھی مجددین شرک کی پوتھیوں کی روایت ہے ورنہ کتب حدیث میں دفتر کے دفتر موجود ہیں محدثین اسی سماع کے قائل ہیں عقلی ڈھکوسلوں کی جگہ کوئی دلیل پیش کرو۔

عقائد علمائے دیوبند میں جہاں بھی دیوبند عقائد کے علماء موجود تھے اس رسالہ پر ان کے دستخط ثبت ہیں بلکہ ہر چار مذاہب کی تصدیقات موجود ہیں ۔اس میں لکھا اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے جس طرح علوم نبوت ظاہریہ کا تعلق عقائد سے ہے اسی طرح علوم نبوت باطنیہ کا تعلق بھی عقائد سے ہے تب ہی تو علمائے دیوبند نے ان علوم باطنیہ کو عقائد میں بیان کیا اس کتاب میں دو لفظ استعمال فرمائے ۔باطنی فیض صدوررجال سے بھی ہوتا ہے اور قبوررجال سے بھی ہوتا ہے یہ معلوم ہونا چاہیئے سلوک کے علم کے حصول کے لئے واضع نے الفاظ واضح نہیں کیئے۔یہ علم القائی اور انعکاسی ہے۔صوفیہ کرام کا موضوع ہی حال بروح رسول ہے۔دوسرے لفظ سے معلوم ہوا کہ قبر آباد ہے اور صاحب قبر کو فہم

،شعور، ادراک، سماع، کلام سب حاصل ہے۔ اور سلوک جو دنیا میں حاصل کیا تھا وہ یاد ہے معلوم ہوا کہ روح کا تعلق بھی بدستور ہے ورنہ قبر سے فیض نہ ہوتا۔ اب اس شخص کی طرف بھی دیکھیں جو جاہل مجہول علم سلوک نور نبوت کو بدعت کہتا ہے اس جاہل کا مطلب یہ ہے کہ مولانا خلیل احمد محدث سہارنپوری سے لے کر آج تک ایک بدعت کو عقائد میں داخل کیے رکھا یہ جاہل اتنا نہ سمجھا کہ پہلے مرزا غلام احمد قادیانی نے فتویٰ دیا تھا کہ حیات مسیح کا عقیدہ شرک فی الحیات ہے یعنی تیرہ صدیوں تک یہ امت شرک میں ڈوبی رہی پھر اس شرک گر گروہ نے فتویٰ دیا کہ حیات انبیاء کا عقیدہ شرک فی الحیات ہے یہ توحیدی مرزائی غلام احمد قادیانی کے نقش قدم پر چلنے لگے۔ ومن لم یجعل اللہ لہ نوراً فمالہ من نور۔

فتویٰ عزیزہ جلد ایک صفحہ نمبر ۹۱: میت کے شعور در ادراک کے متعلق فتویٰ دیا ہے۔

بالجملہ انکار شعور ادارک اموات اگر کفر نیا شد در الحاد بودن او شبہ نیست	اہل قبور کے ادراک فہم اور شعور سے انکار کرنے والا اگر کافر نہیں تو ملحد تو یقیناً ہے۔

رسالہ تحقیق الکفر والایمان بایات القرآن کے صفحہ تیرہ پر بسلسلہ عقائد دیوبند سید مرتضیٰ حسن ناظم شعبہ تعلیمات فرماتے ہیں:

مرزائیو، بدعتیوا، نیچریوا، وہابیوا، سمجھ لو اور خوب سمجھ لو یہ ہے عقائد حقہ علماء دیوبند کے نہ یہ بدعتی ہیں نہ نیچری ہیں نہ وہابی ہیں نہ غیر مقلد ہیں سچے اور پکے کتب حنفیہ کے مطابق حنفی ہیں بزرگوں کے معتقد ان کے مرید بحمداللہ خود صاحب سلسلہ ہیں ذکر شغل بیعت طریقت کرنے والے۔

اسی رسالہ کے صفحہ نمبر ۱۴ پر قادیانی وغیرہ کے مذاہب کے مقابلہ میں لکھا ہے۔ انبیاءؑ کو بہت سے معجزات اور ان کی اتباع کی وجہ سے اولیاء کرام کو بے شمار کرامتیں دی گئیں۔ معجزہ اور کرامت دونوں خرق عادت ہیں۔ نبی کے ہاتھ سے ہوتو معجزہ اور ولی کے ہاتھ سے ہوتو کرامت ہے اولیاء اللہ کی جملہ کرامات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات ہیں ان حضرات کی دعاؤں کی برکت سے باذن اللہ مشکلیں حل ہوتی ہیں مریض شفا پاتے ہیں اور نامراد اپنی مرادوں کو پہنچے ہیں دوست آباد اور دشمن برباد ہوتے ہیں مگر یہ تمام باذن اللہ ہوتا ہے۔ پھر اسی رسالہ کے صفحہ ۱۵ پر ہے۔

بزرگان دین کی محبت ایمان کے ساتھ لازم ہے اور جو ان سے محبت نہ رکھے اسے ''گمراہ اور بے دین سمجھتے ہیں جو اولیاء سے دشمنی رکھے وہ خدا کا دشمن ہے اور اس کے سوءِ خاتمہ کا اندیشہ ہے۔''

یہ ہیں علمائے دیوبند کے عقائد۔ مگر یہ ملحد جو اپنے آپ کو دیوبندی کہتے ہیں وہ اسے شرک اور علمائے دیوبند کو مشرک سمجھتے ہیں۔

تحریرات علمائے دیوبند سے دیوبندی عقائد اور رسالہ تحقیق الکفر والایمان بآیات القرآن سے ظاہر ہے کہ علمائے دیوبند علم سلوک وتصوف کی جزو دین سمجھ کر عقائد میں داخل فرماتے ہیں جیسا کہ پہلے فیض الباری شرع بخاری حضرت انور شاہ صاحب کی تحریر سے واضح ہوا کہ لفظ احسان ہر نیکی و بر کو شامل ہے۔ خواہ اوراد مسنونہ ہوں یا اشغال مشائخ۔ کتاب وسنت سے اخذ کئے گئے ہیں۔ طریقہ کار میں اختلاف ہوسکتا ہے۔ نفس ذکر اسم ذات میں کوئی اختلاف نہیں۔

مجددین الحاد کا عقیدہ ہے کہ وقت حاضری روضہ رسول صلوٰۃ سلام پڑھنے

والا اگر یہ عقیدہ رکھے کہ آپ سنتے ہیں اور جواب دیتے ہیں تو وہ کافر ہے۔

تمام علمائے ربانی اس کے قائل ہیں کہ حضورؐ سنتے ہیں بالخصوص مندرجہ ذیل محدثین اور علماء کا بھی عقیدہ ہے گویا ان مجددین الحاد کے نزدیک یہ سب کافر ہیں۔ (معاذ اللہ)

امام بخاری، امام مسلم، امام ترمذی، امام نسائی، امام ابن ماجہ، امام ابو داؤد، امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل، امام ابو یوسف، امام محمد، امام طحاوی، ابن ابی شیبہ، ابوداؤ، دطیالسی، طبرانی، ابن شاہین، ابونعیم، ابن حبان، ابن عساکر، حکیم ترمذی، حاکم، ابن سعد، وبیہقی، ابن خزیمہ، ضیاء مقدسی، ابو یعلی، محی السنتہ بغوی، دارمی، دارقطنی، خطیب، سعید بن منصور، ابن مردویہ، ابن ابی الدنیا، دیلمی، ابن ابی حاتم، ابن بخار بزار، ابن عدی، رافعی، ابن عرفہ، ابن الھویہ، ابن راھویہ، ابن جوزی، قاضی عیاض، عبد ابن حمید، ابو نصر، امام سنجری، ہروی، ابن مندہ، رویانی طبری، فی الریاض النظرہ، خطابی، خفاجی، ابن حجر عسقلانی، امام نودی، صاحب سراج الوہاج، علامہ سندھی، امام شعبی، امام منیر شارح بخاری۔ ان کے علاوہ مفسر اور محدث بھی ہیں کوئی پوچھے یہ جلیل القدر علمائے اسلام کافر ہیں یا ان کو کافر کہنے والے یہ چند ملحدین کافر ہیں۔

جسم مثالی

ان ملحدین کا ایک اختراعی عقیدہ یہ ہے عذاب وثواب جسم مثالی کو ہوتا ہے۔ اس سلسلہ میں قرآن کریم کی چند آیات ملاحظہ ہوں۔

۱۔ فکیف اذاتوفتهم الملائکه یضربون وجوهھم و ادبارھم — پس کیا حال ہو گا جب فرشتے ان کی روحوں کو قبض کر رہے ہوں گے اور ان کی پیٹھوں پر اور منہ پر مار رہے ہیں گے۔

فائدہ: جن اجسام سے ملائکہ روحوں کو قبض کرتے ہیں انہی کے منہ اور پیٹھ پر مارتے ہیں موت کے وقت ہی جسم کو عذاب شروع ہو گیا۔

۲۔ ولوتری اذیتوفی الذین کفروا الملائکة یضربون وجوھھم و ادبارھم و ذوقوا عذاب الحریق — اگر تو دیکھے فرشتے جب کفار کی روح قبض کرتے ہیں تو ان کی پیٹھ اور منہ پر مارتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جلنے کے عذاب کا مزہ چکھو

فائدہ: اس آیت نے بھی جسم مثالی کا افسانہ ختم کر دیا جن اجسام سے روح نکالے جاتے ہیں انہی کو مار پیٹ کر عذاب دیا جاتا ہے اور انہی اجسام سے کہا جاتا ہے آگ کا عذاب چکھو ثابت ہوا جس جسم عنصری سے روح نکالا جاتا ہے اسی جسم عنصری کو مار پڑتی ہے خود آیت پر غور کرو کیا جسم مثالی سے روح خارج ہوا کہ اس کو مار پڑتی ہے اور آگ کا مژدہ سنایا جاتا ہے۔

۳۔ یثبت اللہ الذین اٰمنو بالقول الثابت فی احیوة الدنیاو فی الاخرہ — اللہ تعالیٰ ایمانداروں کو کلمہ توحید لاالہ الا اللہ پر دنیا میں بھی ثابت رکھتا ہے اور عالم برزخ عذاب قبر سے بھی

یہی تفسیر مسلم شریف میں خود رسول مقبول سے منقول ہے آیت میں لفظ بالقول ہے قول کے لئے قائل کا ہونا ضروری ہے قائل ہی قبر میں من ربک ومن نبیک ومن دینک کا جواب دے رہا ہے اگر سنتا نہیں شعور ادراک نہیں رکھتا بات یاد نہیں تو جواب کیسے دیتا ہے۔

۴۔ مما خطیاتھم اغرقوا گناہوں کی وجہ سے غرق کئے گئے
فادخلوا نارا پھر دوزخ کی آگ میں داخل کئے گئے

فائدہ: روح غرق نہیں ہوئے جسم عنصری غرق ہوئے اور جو غرق ہوا وہی آگ میں داخل کیا گیا اب نیلوی، پیلوی کا جسم مثالی کا من گھڑت افسانہ بس افسانہ ہی ہوا۔

۵۔ وان الذین ظلموا عذابا جن لوگوں نے ظلم کیا ان کے لئے
دون ذلک ولکن اکثرھم لا قیامت سے پہلے ایک عذاب ہے یعنی
یعلمون عذاب قبر۔ مگر اکثر آدمی نہیں جانتے۔
جب ان میں کسی پر موت آتی ہے تو کہتا ہے۔

۶۔ حتی اذاجاء احدھم الموت اے میرے رب مجھے دنیا میں لوٹا دے
قال رب ارجعون لعلی عمل صالح میں۔ میں نے جو کمی کی ہے
اعمل صالحا فیما ترکت وہ پوری کروں جواب ملتا ہے ہرگز نہیں
کلا انھا کلمتہ ھو قالمھا و یہ تو ایک کلمہ تھا
من ورائھم برزخ الی یوم

یبعثون　　　جوتم نے منہ سے نکال دیا اب ان میں اور آخرت میں برزخ حائل ہے قیامت تک۔

دنیا سے رخصت ہونے کا علم جسم عنصری کو بعد موت ہوتا ہے۔پھر اسے اپنے اعمال صالح میں قصور بھی معلوم ہوتا ہے وہ کلام بھی کرتا ہے اور خالی کلام نہیں رب العالمین کے سامنے واپسی کی درخواست بھی کرتا ہے۔

ولوتری اذالظالمون فی غمرات الموت والملائکة باسطوایدیھم اخرجو انفسکم الیوم تجزون عذاب الھون بما کنتم تقولون علی اللہ غیر الحق و کنتم عن ایایة تستکبرون

اگرتم ظالموں کے سکرات موت کی حالت میں دیکھو جب فرشتے ہاتھ لمبے کر کے کہتے ہیں ان روحوں کو باہر نکالو آج کے دن تمہیں سخت عذاب دیا جائے گا۔کیونکہ تم اللہ تعالیٰ پر نا حق بہتان لگاتے تھے۔اور اللہ کی آیات سے تکبر کیا کرتے تھے۔

فائدہ: دنیا میں جس جسم عنصری نے ظلم کیا فرشتے ان سے کہہ رہے ہیں اور جسم عنصری سن رہا ہے۔اور جسم عنصری کو سنایا جارہا ہے الیوم تجزون ۔کیوں نیلوی صاحب کیا جسم مثالی ظلم کرتا رہا جب ظلم نہیں تو سزا کیسی کیا خدا ظالم ہے۔نہ جسم مثالی دنیا میں آیا نہ وہ مکلّف ہوا نہ اس سے کوئی برائی ہوئی سزا مفت میں۔

۸۔ قال یلیت قومی یعلمون   کہا کاش میری قوم کو علم ہوتا کہ
بماغفرلی ربی وجعلنی من   میرے رب نے مجھے بخش دیااور مجھے
المکرمین   بڑی عزت بخشی

فائدہ: میت کا کلام کرنا ثابت ہوا اور گزر چکا ہے کہ کلام اور سماع شے واحد ہیں۔

۲۔ برزخ میں جا کرتمام حالات یاد ہوتے ہیں۔

۳۔ غفرلی میں لی ضمیر جسم عنصری کے لئے یا جسم مثالی کے لئے

۹۔ النار یعرضون علیھا   صبح شام ان پرآگ پیش ہوتی ہے
غدواوعشیا ویوم تقوم   اور جب قیامت قائم ہوئی تو انہیں
الساعتہ ادخلوا ال   کہا جائے اے آل فرعون سخت
فرعون اشد العذاب   ترین عذاب میں داخل ہو جاؤ

فائدہ: یہ صبح شام آگ جسد عنصری پر پیش کی جاتی ہے یا جسم مثالی پر جس پر اب آگ پیش ہوتی ہے اور وہ آگ پر پیش ہوتے ہیں وہ آل فرعون ہے یا آل فرعون مثالی جسم والی تھی اور جس پر برزخ میں آگ پیش ہوتی ہے وہی قیامت کے دن آگ میں داخل ہوگا۔

ملفوظات صفحہ ۳ پر مولوی احمد رضا خان صاحب

''وہ صرف روح کے سماع کے قائل ہیں اور جسم مثالی پر تعلق قائم رکھتے ہیں سماع کے عرفی معانی ان آیات کے ذریعے سننا ہے۔اور یہ بعد مرنے کے صرف روح کے لئے ہیں۔ روح کو جسم مثالی دیا جاتا ہے روح اس جسم کے خول سے سنتی ہے۔''

شاباش! خان صاحب بریلوی کو اپنے ساتھ ملالیا۔ان کے مذہب کا جزو ان سے لے کر اپنے مذہب میں داخل کرلیا۔چنگیز خان کی طرح ماشاء اللہ آپ کا مذہب بھی چنگیز خانی سے کم نہیں اس نے بھی تمام ادیان سے اجزاء لے کر ایک دین بنالیا تھا۔آپ نے جسم مثالی کے مسئلے میں خان صاحب بریلوی کی اقتدا فرمائی۔بلکہ ایک قدم آگے بڑھ گئے۔جسم مثالی کو عذاب وثواب دیا جاتا ہے یہی تو تناسخ ہے۔تناسخ یہ نہیں کہ صرف دنیا میں لوٹایا جائے بلکہ کسی دوسرے جسم میں اس روح کو جزاء سزا دینا تناسخ ہے۔خواہ دنیا میں خواہ برزخ میں جسم مثالی والوں کو میرا چیلنج ہے کہ اس پر کوئی شرعی دلیل لائیں ورنہ یہ لازم آئے گا کہ وہ خدا کو ظالم مانتے ہیں۔

۱۰۔ وما كنا معذبين حتى يبعث رسولا	ہم کسی قوم کو عذاب نہیں دیتے جب تک کہ اس میں رسول نہ بھیجیں

کیوں نیلوی اینڈ کمپنی کیا جسم مثالی کی طرف رسول آتے رہے کیا جسم مثالی دنیا میں مکلّف تھا کیا اس نے کوئی نیکی بدی کی آپ نے تو اللہ کا قانون ہی بدل دیا ہے۔

۱۱۔ ذلك ان لم يكن ربك مهلك القرى بظلم و اهلها غافلون	اللہ تعالیٰ کسی شہر کو ہلاک نہیں کرتا جب تک کہ اس میں رہنے والے غافل نہ ہوں شریعت سے

کیا جسم مثالی احکام شریعت سے غافل ہوا کرتا ہے۔

۱۲۔ وما کان ربک مھلک للقری حتی یبعث فی مھارسولا یتلوا علیھم ایاتنا	اللہ تعالیٰ کسی شہر کو ہلاک نہیں کرتا جب تک کہ اس شہر میں رسول نہ بھیجے جو انہیں ہمارے احکام سنائے۔

کیا رسول جب آتے تو جسم مثالی کو اس کے احکام سنایا کرتے تھے۔

ولوانا اھلکنا ھم بعذاب من قبلہ لقالوا ربنا لولا ارسلت الینا رسولا فنتبع ایاتک من قبل ان نزل و نخزیٰ	اگر ہم ان کو آپ کے آنے سے پہلے ہلاک کر دیتے تو کہتے یا خدایا ہمارے پاس رسول کیوں نہ بھیجا کہ ہم ترے احکام کی پیروی کرتے قبل اس کے ہم ذلیل خوار ہوئے۔

فائدہ: کیوں نیلوی صاحب! کیا آپ کا جسم مثالی اللہ تعالیٰ سے کہے گا کہ کیوں نہ ہمارے پاس رسول بھیجا۔یا یہ کہے گا کہ میں نے کون سا گناہ کیا جس کی پاداش میں جہنم کے حوالے کیا جارہا ہے۔

فیقولواربنا لو لا ارسلت الینا رسولا فنتبع ایاتک و نکون من المومنین	پس وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب تو نے ہمارے پاس کوئی رسول کیوں نہ بھیجا کہ آپ کے احکام کی پیروی کرتے اور ایمان لے آتے۔

رسول بھیجنا اتمام حجت ہے بغیر بعثت رسول کے اتمام حجت نہیں ہوتا تو

کیا دنیا میں جسم مثالی کے پاس رسول آیا کرتے تھے اگر ایسا نہیں تو عذاب کیسا۔
قانون کلی : اللہ تعالی اپنے علم کے مطابق کسی کو عذاب ثواب نہیں دیتا اللہ تعالیٰ کو معلوم تھا کہ ابو جہل کافر مرے گا مگر اس نے اپنے علم کے مطابق نہ فرعون کو سزا دی نہ ابو جہل کو بلکہ انسان کے عمل کے مطابق سزا دیتا ہے جو اس کے
عقیدے سے وجود میں آتے ہیں تو جسم مثالی سے کون سا عمل نیک یا بد دنیا میں ہوا۔ جب عمل ہی نہیں تو سزا کیسی ۔

قرآن اور سماع موتی

اول خوب سمجھ لیں کہ قرآن میں کسی ایک جگہ بھی نہیں فرمایا کہ مردے نہیں سنتے جہاں بھی عدم سماع کا ذکر فرمایا اس سے مراد کفار لی ہے وہ کہ مردہ ہیں ان محرفین قرآن نے کفار کے حق میں نازل شدہ آیات کو اولیاء اللہ پر چسپاں کر دیا

۱۔صم بکم عمی فھم لا یرجعون (کفار) بہرے ہیں گونگے ہیں اندھے ہیں وہ نہیں لوٹتے

کہتے کیا کفار کی آنکھیں کان اور زبان تھی ہی نہیں ۔معلوم ہوا کہ حقیقت میں سننا قبول کرنے کے معانی میں ہے لہذا ان کا سماع بھی عدم سماع ہے۔

۲۔ وجعلنا لهم سمعا و ابصارا وافئدة فما اغنى عنهم سمعهم ولا ابصار هم ولا فئدتهم من يشئ اذكانوايحجدون بايات الله	اور ہم نے انہیں کان آنکھیں اور دل دے مگر یہ چیزیں ان کے کوئی کام نہ آسکیں کیونکہ وہ اللہ کے احکام کا انکار ہی کرتے رہے۔

معلوم ہوا سمجھنے کے تینوں آلات موجود تھے مگر حق بات نہ تو کانوں سے سنتے تھے نہ کان اس طرف لگاتے تھے کافر حق بات قبول نہیں کرتا گویا وہ سنتا ہی نہیں یعنی حجود کا نام ہی عدم سماع ہے کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ کافروں کے چہروں پر نہ آنکھیں تھیں نہ کان تھے نہ سینے میں دل تھا یا یہ کہ آنکھیں تو تھیں مگر پٹ، کان تو تھے مگر بہرے، اور دل سرے سے تھا ہی نہیں۔

۳۔ لقد ذراء نالجهنم كثيراً من الجن والا انس لهم قلوب لا يفقهون بهاولهم اذان لا يسمعون بها اولئك كالا انعام بل هم اضل	ہم نے بہت سے جن و انس جہنم کے لئے پیدا کئے ہیں ان کے دل میں مگر حق قبول نہیں کرتے ان کی آنکھیں ہیں مگر دیکھتے نہیں ان کے کان ہیں مگر سنتے نہیں وہ ڈنگروں ڈھوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی گئے گزرے ہیں۔

جس طرح کافر حقیقی حیوان نہیں اسی طرح حقیقی مردہ بھی نہیں ۔ہاں کفر موت ہے اور ایمان حیات ہے۔کافر حیوان ہے اور مردہ مومن زندہ ہے اور

انسان ہے۔

۴۔ ولو نشاء اصبنھم بذنوبھم و نطبع علی قلوبھم فھم لا یسمعون	اگر ہم چاہتے ان کے گناہوں کے بدلے انہیں عذاب دیتے ہم نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے سو وہ سنتے ہی نہیں۔

دل جب حق کو قبول کرنے کے لئے تیار نہ ہوتو کانوں سے سننا گویا نہ سننا ہے۔

۵۔فاعرض اکثرھم فھم لا یسمعون	اکثر نے حق سے منہ موڑ لیا پس وہ سنتے ہی نہیں

اعراض عن الحق کا مطلب ہی عدم سماع ہے۔

۶۔ ولا تکونو کالذین قالوا سمعنا فھم لا یسمعون	ان لوگوں کی مانند یہ ہو جانا جو کہتے ہیں ہم نے سن لیا حالانکہ وہ نہیں سنتے ۔
۷۔واذاتتلی علیھم اٰیاتنا ولیٰ مستکبرا کان لم یسمعھا کان فی اذنیہ و قرافبشرہ بعذاب الیم	اور جب ان کے سامنے ہماری آیت پڑھی جاتی ہیں تو وہ تکبر سے منہ پھیر لیتے ہیں گویا انہوں نے سنا ہی نہیں جیسے ان کے کانوں میں ثقل ہے تو اسے دردناک عذاب

کی خبر دے دیں۔

۸۔ ام یحسب ان اکثرھم یسمعون اویعقلون اولٰئک کا لا نعام بل ھم اضل
کیا آپ کا گمان ہے کہ ان کافروں میں اکثر سنتے ہیں یا سمجھتے ہیں یہ تو چوپائے ہیں بلکہ ان سے بھی گئے گزرے۔

۹۔ وما انت بھذالعمی عن ضلالتھم ان تسمع الا من یؤ من بآ یا تنا فھم مسلمون
آپ اندھوں کی رہنمائی نہیں فرماسکتے جب کہ وہ گمراہی پر جمے ہوں آپ تو صرف ان کو سنا سکتے ہیں جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں اور وہ مسلمان ہیں۔

۱۰۔ الذین کانت اعینھم فی عظاء عن ذکری و کانوالا یستطیعون سمعا
یہ وہ لوگ ہیں جن کی آنکھیں میری یاد سے پردے میں تھیں اور وہ سن نہیں سکتے تھے۔

حق کی طرف سے آنکھیں موند لیں تو کانوں نے سننا چھوڑ دیا یہ نہیں کہ وہ عرفی اندھے اور بہرے ہیں۔

۱۱۔ و نطبع علی قلوبھم
اور ہم نے ان کے دلوں پر مہر مار

۱۲۔ان تدعوهم الی الهدی لا یسمعوا	اگر تم انہیں ہدایت کی طرف بلاؤ تو کچھ نہ سنیں۔
۱۳۔وقالوا لوكنا نسمع او نعقل ماكنا فی اصحاب السعير	کفار کہیں گے اگر دنیا میں ہم سنتے اور سمجھتے تو آج اہل جہنم میں نہ ہوتے۔

کیا دنیا میں رہنے والے تمام کافر بہرے ہوتے ہیں؟

فائدہ: قرآن کی ان چند آیات سے واضح ہوگیا کہ کسی آیت سے یہ نہیں مفہوم ہوتا کہ میت نہیں سنتا بلکہ ان آیات اور ایسی بے شمار آیات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ کافر نہیں سنتا کیوں کہ سننے کا مقصد فائدہ اٹھانا ہوتا ہے۔جب انہوں نے قبول حق سے انکار کیا تو ان کا سننا نہ سننے کے برابر ہے مگر ہمارے ان ملحدین کو قرآن کی معنوی تحریف کر کے نئی تفسیر تیار کر دی اور ان کے بدھو واعظوں نے چیخنا شروع کر دیا کہ مردے نہیں سنتے ان آیات کا خلاصہ یہ ہے۔

۱۔اللہ تعالیٰ جس کے دل پر مہر مار دے وہ حق کو قبول کرنے سے بے بہرہ رہا۔لہذا وہ حق سننے سے بھی بے بہرہ رہا۔یار لوگوں نے بے بہرہ کو بہرا بنا کر میت کے ذمہ لگا دیا

۲۔جو شخص تکبر کی وجہ سے قرآنی آیات سے منہ موڑ لے اور ایمان نہ لائے اس کی سماعت بھی بے کار ہو جاتی ہے۔وہ حق سننے پر امادہ نہیں ہوتا اور سنی ان سنی کر دیتا ہے۔

۳۔احکام الہی سے مستغنی متکبر ہو کر ایمان نہ لائے وہ بھی کانوں سے بہرہ ہی ہے۔

۴۔ جو آدمی کانوں سے حق سنتے نہیں، آنکھوں سے حق دیکھتے نہیں ۔دل سے حق سمجھنے کی کوشش نہ کی وہ حیوان سے بھی بدتر ہے۔

نکتہ: حصول علم کے آلات دو ہیں ۔آنکھیں، اور کان۔ان کے فہم شعور، سمجھ کا محل و مقام قلب ہے فلاسفہ اور مسلمانوں میں اختلاف یہ ہے کہ فلاسفہ عقل کا محل دماغ کو بتاتے ہیں مگر اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ عقل فہم شعور سب کا محل دل ہے ۔دل سے جذبہ اٹھتا ہے پھر دماغ کو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم جب قلب پر مہر مارنے کا ذکر کرتا ہے تو کان اور آنکھ کے بے کار ہونے کا ذکر بھی کر دیتا ہے۔

ختم الله علی قلوبهم	اللہ نے ان کے دلوں پر مہر ماردی
وعلی سمعهم وعلی	تو کان کسی کام نہ آسکے اور آنکھوں
ابصار هم غشاوة	پر گمراہی کا پردہ پڑ گیا۔

یہ دل پر مہر کانوں پر مہر اور آنکھوں کا پردہ نظر نہیں آتا مگر جب تمام اوصاف زندوں والے سلب کر لئے تو انہیں میت اور مردہ سے تعبیر فرمایا۔اور وما انت بمسمع من فی القبور اور انک لا تسمع الموتی فرمادیا۔یعنی سننے سے جو فائدہ ہونا تھا ۔ایمان لانا، نیکی کرنا، نماز، روزہ، حج، زکوۃ، حرام و حلال وغیرہ تمام احکام ان کے وجود سے سلب ہو گئے لہذا اب تو یہ مردہ ہیں انکے وجود ان کی قبریں ہیں ان میں ان کی روح دفن ہیں یہ مٹی کی قبریں نہیں ہاں یہ چلتی پھرتی قبریں ہیں تو ان مردوں کو تبلیغ کرنا اور اس پر یہ توقع رکھنا کہ یہ ایمان لائیں گے یا حق کی آواز سنیں گے عبث ہے ۔ان تمام آیات میں یہی بات دوہرائی گئی کہ کافر نہیں سنتا مگر ان ملحدین نے قرآن کو کھلونہ بنالیا ہے اور بے دریغ تحریف کئے جا رہے ہیں۔

ذکر موت

موت کا لفظ کئی معنوں میں استعمال ہوتا ہے مثلاً قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے

۱۔او من کان میتا فا حییناہ یہاں کافر کو میت فرمایا یعنی وہ کافر تھا پھر اس کو ایمان کی دولت عطا فرمائی ۔گویا کفر کو موت سے اور اسلام کو حیات سے تعبیر فرمایا۔

۲۔فقدان نور معرفت الٰہی پر بھی موت کا لفظ بولا جاتا ہے اور کافر میں نور معرفت الٰہی کا وجود کہاں لہذا کافر کے لئے میت کا لفظ بولا جاتا ہے

۳۔فقدان قوت نامیہ پر بھی موت کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔جیسے یحی الارض بعد موتھا

۴۔ فقدان حس و حرکت قوت نامیہ پر بھی جیسے جمادات، نباتات، حیوانات پر

۵۔اس تعریف سے پتھر خارج ہیں مگر پتھروں میں بھی ایک قسم کی حیات ہوتی ہے جیسے قرآن میں موجود ہے ۔وان من شئی الا یسبح بحمدہ اور پتھر بھی شے ہیں۔

۶۔کفر موت اور اسلام حیات ہے۔

قرآن کریم نے کہیں فرمایا کافر میں نور معرفت ختم ہے لہذا یہ مردہ ہے۔ کہیں فرمایا۔ یہ حیوان سے بھی بدتر ہے یوں تو حیوان سنتے ہیں ۔جیسے

کافر بھی سنتے ہیں مگر کافر میں سمجھنے کے آلات موجود تھے اس نے ان سے کام نہ لیا اور حیوان میں تو یہ آلات مفقود تھے وہ معذور بھی۔ لیکن فرمایا کافر کے دل پر مہر ماردی دل پاور ہاؤس ہے کان آنکھ بلب ہیں جب پاور ہاؤس بیکار ہو گیا تو بلب کیسے روشن ہوں۔

قرآن نے ایمان شعور، فہم، عقل کا محل قلب بتایا ہے قلب جب ایمان شعور اور فہم سے عاری ہو گیا تو گویا وہ مر گیا اسی مردہ کے متعلق فرمایا۔ انک لا تسمع الموت اس موت یعنی کفر کے مقابلے میں حیات کا ذکر بھی فرمایا کہ ان تسمع الامن یومن بایاتنا وہم مسلمون ایمان حیات ہے اس لئے آپ ان زندوں کو سنا سکتے ہیں جن میں ایمان کی حیات موجود ہے مگر ان ملحدوں نے کہا ہم نہیں مانتے کہ کفر موت ہے اور کافر مردہ ہے بس مردہ وہ ہے جسے ہم مردہ کہیں جس کو اللہ کہے کہ مردہ ہے اسے ہم مردہ نہیں کہیں گے واقعی توحید کا حق بھی اسی طرح ادا ہوتا ہے کہ موحد اللہ کی بات بالکل نہ مانے کفار کے عذاب کی وجہ بیان کرتے ہوئے صاحب تفسیر مظہری نے لکھا ہے۔

عذاب الکفار الذین لا یسمعون او یعقلون البراھین الایات (۱:۱۷)	کفار کا عذاب۔ وہ کفار جو قرآنی آیات کے دلائل کو نہ سنتے ہیں نہ سمجھتے ہیں۔

مفتی محمد شفیع صاحب اپنی تفسیر معارف القرآن ۶:۶۹۴ پر زیر آیت

والذین اذا ذکروا بایات ربھم لم یخروا علیھا صما و عمیانا۔

اور آیات پر عمل بھی کریں مگر ان کو اصول صحیحہ تفسیر صحابہ کرامؓ و تابعین کے خلاف سنی سنائی باتوں کے تابع کر کے غلط عمل کرے یہ بھی ایک طرح کے

اندھے بہرے ہو کر ہی گرنے کے حکم میں ہی ہیں؛

ذرا آگے فرماتے ہیں۔

اصول کی بات یہ ہے کہ دنیا کا کوئی کام معمولی سے معمولی فن بھی نری کتاب کے مطالعہ سے معتد بہ حاصل نہیں ہوسکتا جب تک اس کو کسی استاد سے نہ پڑھا جائے معلوم نہیں قرآن اور علوم قرآن کو کیوں ایسا سمجھ لیا کہ جس کا جی چاہے خود ترجمہ دیکھ کر جو چاہے اس کی مراد متعین کرلے۔یہ بے اصولی مطالعہ جس میں کسی ماہر فن استاد کی رہنمائی شامل نہ ہو یہ بھی آیات الہٰیہ پر اندھے بہرے ہو کر گرنے کے مفہوم میں شامل ہیں۔

مفتی صاحب کی مراد یہ ہے کہ جس نے بغیر علوم عربیہ حدیث فقہ صرف نحو لغت وعلم معانی اور بغیر ماہر استاد کے علوم قرآنی پڑھے خود ترجمہ کیا وہ اندھا اور بہرہ ہی ہے۔ماخوذ ہوگا مولانا تھانویؒ نے اپنے ایک رسالہ الصالحون کے صفحہ ۴۴ پر اس موضوع پر خوب بحث فرمائی ہے۔فرماتے ہیں۔

''پس آج کل عافیت اور دین کی سلامتی اسی میں ہے کہ قرآن و حدیث سے استنباط کی اجازت مطلق نہ دی جائے۔فقہ پر اعتبار نہ کرنے کا انجام چند روز میں یہ ہوگا کہ قرآن وحدیث پر بھی اعتبار نہ رہے گا۔کیونکہ ہر شخص ایک رائے رکھتا ہے اور ایک رائے کو دوسری رائے پر ترجیح نہیں بلکہ جو کسی شخص کا خیال ہے وہی اس کا دین اگر کسی کی رائے یہی ہو کہ قرآن و حدیث کی بھی ضرورت نہیں بلکہ جو اس کی رائے ہے وہی دین ہے۔''

پھر صفحہ ۳۵ پر فرماتے ہیں۔

''اردو خوان کے لئے ترجمہ دیکھنا حرام ہے۔آج کل اس فتویٰ پر لوگوں

کو بڑی وحشت ہوتی ہے کہ قرآن کا ترجمہ دیکھنے کو حرام کہا جاتا ہے قرآن ہی تو مسلمانوں کی کتاب ہے اسے دیکھنے کو منع کیا جاتا ہے ۔پھر اسلام کس طرح درست ہو میں کہتا ہوں قرآن بے شک مسلمانوں کی کتاب ہے اور اسلام کو درست کرنے کو نازل ہوئی ہے۔لیکن اس سے اسلام درست کرنے کا طریقہ اردو ترجمہ دیکھنا نہیں ہے البتہ قرآن سے اسلام کے درست کرنے کا طریقہ کسی ماہر قرآن سے اس کا پڑھنا اور سمجھنا پھر عمل کرنا ہے۔اس طرح قرآن سے کام لیجئے بے شک اسلام درست رہے گا۔"

پھر صفحہ ۳۷ پر فرماتے ہیں۔

"جنھوں نے راعنا کے متعلق سوال کیا تھا یہی کہا کہ آپ کو قرآن کا ترجمہ دیکھنا حرام ہے۔"

مفتی صاحب کا فرمان اپنی جگہ کہ صحابہ اور تابعین کی تفسیر کے خلاف قرآن کو سنی سنائی باتوں کے تابع بنا دیا اس پر اندھے بہرے بن کے گرنے کے حکم میں ہیں۔مگر شیخ القرانی اور توحید کیسے چمکے جب تک آدمی آپنے آپ کو صحابہ اور تابعین کا پابند بنائے رکھے آزادی کا زمانہ ہے اس لئے بھول جاؤ صحابہؓ کو بھول جاؤ۔اللہ کے رسول کی حدیث کو اور پلے باندھو اس اصول کو کہ۔

مستند ہے میرا فرمایا ہوا۔

سماع موتیٰ اور حدیث رسول ﷺ

ان العبداذا و ضع فی قبرہ وتولی عنہ اصحابہ وانہ یسمع قرع نعالھم فاتاہ ملکان فیجلسانہ فیقولان لہ من ربک (الخ)	آدمی کو جب قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھی لوٹ رہے ہوتے ہیں اور وہ ان کی جوتوں کی آہٹ سن رہا ہوتا ہے کہ اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اسے بٹھا تے ہیں اور کہتے ہیں تیرا رب کون ہے۔ الخ

فائدہ : قبر جو زمین میں کھودی جاتی ہے اس میں آدمی کو دفن کرتے ہیں اور واضع یعنی قبر میں رکھنے والے انسان ہی ہوتے ہیں سب جانتے ہیں کہ فرشتے دفن نہیں کرتے۔ فی قبرہ ضمیر کا مرجع عبد ہے جسم مثالی نہیں اور تولیٰ عنہ کی ضمیر کا مرجع بھی عبد ہے تولیٰ کے فائل وہ دفن کرنے والے انسان ہیں نہ ملائکہ نہ جسم مثالی۔ لفظ اصحاب ہے جو جمع ہے اور فرشتے دو ہوتے ہیں اور جب وہ دفن کر کے واپس آتے ہیں تو وہ عبد میت یسمع قرع انعالھم میں ہم ضمیر جمع کی ہے لہذا دو مراد نہیں ہوتے لہذا ثابت ہوا کہ جس بندہ کو انسان دفن کرتے ہیں سوال جواب اسی سے ہوتے ہیں وہی جوتوں کی آہٹ سن رہا ہوتا ہے۔

ایک اور بزرجمہر ڈاکٹر عثمانی کو کیا سوجھی کہ قرآن و حدیث کو لاوارث

نعش سمجھ کر پوسٹ مارٹم کرنے لگے انہیں چاہیے کہ لوگوں کے پیشاب پاخانہ ٹیسٹ کرنے کا شغل کرے۔ خیر سے فرماتے ہیں کہ میت فرشتوں کی جوتیوں کی آواز سن لیتا ہے حدیث میں تمام ضمائر عبد کی طرف لوٹ رہی ہیں مگر یہ تو علم کی بات ہے ڈاکٹر صاحب معذور ہیں مگر عقل سے ہی کام لیتے تو فرشتوں کو جوتیاں نہ پہناتے۔ مگر عقل سے بھی پیدل ہی نظر آتے ہیں ممکن ہے دماغی ہسپتال کے ڈاکٹر ہوں اور اس ماحول میں رہتے رہتے ہر کہ درکان نمک رفت نمک شد کے مصداق بن گئے ہوں۔

ڈاکٹر صاحب کو یہ کہاں سے معلوم ہوا کہ ملائکہ جوتے پہن کر آتے ہیں ڈاکٹر صاحب کو یہ بھی معلوم ہو گا کہ فرشتے کہاں سے جوتے لیتے ہیں کیا انسانوں کے ساتھ ہی لین دین کرتے ہیں یا فرشتوں میں ہی کوئی فرشتے موچی بھی ہوتے ہیں یہ بھی معلوم ہوگا کہ فرشتوں کے جوتے کس میٹریل سے تیار ہوتے ہیں۔

یہ جو مثل مشہور ہے کہ ولی را ولی می شناسد تو ایسا معلوم ہوتا ہے کسی ایسے ہی ڈاکٹر کو اس طرح کی بے تکی ہانکتے ہوئے ایک ڈاکٹر نے دیکھا ہو گا تو بے اختیار کہہ اٹھا۔

تنگ بر ما راہگذار دیں شدہ
ہر لئیمے راز دار دیں شدہ

قد عرفت هذه الاية بقصة بدر بالسلام على القبور و بماروى فى ذلك من	حقیت یہ ہے کہ تم نے بدر کے قصے سے پہچان لیا کہ قبور پر اسلام علیکم کہنا بہت بار اس پر روایت کی

ان الارواح تکون علی الشفیر القبور فی اوقات و بان المیت بسمع قرع لغالھم اذا انصرفواعنه الی غیر ذلک فلولم یسمع المیت لم یسلم علیه و ھذا واضح وقد ذکرتاہ فی التذکرہ	گئی ہے کہ روح قبروں کے کناروں پر ہوتے بعض اوقات میں اور ظاہر ہے کہ جب روح ہوا تو یقیناً باتیں سنتا ہے اور جوتوں کی آہٹ سنتا ہے جب دفن کرنے والے لوٹتے ہیں۔ اگر میت نہ سنتا تو اسلام علیکم نہ کہا جاتا۔ یہ واضح ہے اسکا ہم نے تذکرہ میں ذکر کیا ہے۔

اور تفسیر قرطبی ۱۳:۲۳۳ اور متدرک حاکم جو علی شرط مسلم صحیح لکھا اور امام ذہبی متفق ہیں کہ حضرت ابو ہریرہؓ سے یہ الفاظ منقول ہیں۔

والذی نفسی بیدہ انه یسمع خفق لغالھم	محق بات ہے کہ میت سنتا ہے جوتوں کی آہٹ جب لوگ اسے دفن کر کے لوٹتے ہیں۔

فائدہ: کیوں نیلوی صاحب! تمہارا جسم مثالی کہاں ہوتا ہے یہ حدیثیں تو کھلا اعلان کررہی ہیں کہ جو دفن کیا جاتا ہے وہی آواز بھی سنتا ہے۔ پھر اسی جسم کی پسلیاں قبر کے دبانے سے ٹوٹ جاتی ہیں کیوں نیلوی صاحب جسم مثالی کی بھی کوئی بناوٹی پسلیاں ہوتی ہیں۔

ابتداء میں جو حدیث مشکوۃ صفحہ ۲۴ کے حوالہ سے بیان کی گئی ہے یہ بخاری کی ہے

صحیح مسلم۲:۳۸۳ پر الفاظ یہ ہیں تولیٰ عنہ العبد اذا وضع فی قبرہ و اصحابہ بمثلہ۔

دوسری حدیث مسلم کی جس کے متعلق بمثلہ فرمایا۔

ان المیت اذاوضع فی قبر انہ یسمع خفق لغالھم اذالضرفوا

پھر ابوداؤد جو صحاح ستہ میں سے ہے ۲:۲۹۸ پر ہے۔

تولیٰ عنہ اصحابہ انہ یسمع فرع لنعالھم فیأ تیہ ملکان اور سنن الکبری بیہقی ۴:۸۰

میں اسی پر اکتفاء کرتا ہوں ورنہ سماع موتیٰ کے متعلق حدیث کے دفتر بھرے ہیں شیخ بے مثل علامہ انور شاہ کشمیری کا قول فیض الباری کے حوالے سے لکھ چکا ہوں کہ آپ فرماتے ہیں: سماع موتیٰ کی حدیثیں متواتر ہیں اس کے علاوہ تفسیر ابن کثیر۳:۴۳۸

والسلف مجموعون علی	سلف صالحین اس پر اجماع ہے اور
ھذا قد تواترت الاثار عنھم	متواتر احادیث موجود ہیں کہ میت
بان المیت یعرف یزیارۃ	اس آدمی کو پہچانتا ہے اور خوش ہوتا
الحی و یشتبشر	ہے جو اس کی زیارت کو آئے۔

اور مولانا عبدالحیٔ لکھنوی نے شرح وقایہ۲:۲۵۳ حاشیہ پر فرمایا۔

والرویات کیثیرۃ فی	سماع موتیٰ کے اثبات میں کثرت
کتب الحدیث واما رد	سے احادیث موجود ہیں حضرت
عائشۃ رضی اللہ عنھا	عائشہؓ کا رد کرنا اور بعض ایسی

بعض تلک الاحادیث فلم	حدیثیں جو حضرت عائشہؓ کے متعلق
یعتد به جمهور الصحابة	آئی ہیں ان کو جمہور صحابہؓ نے اور
ومن بعدهم	تابعین نے قابل اعتبار نہیں سمجھا۔

فائدہ: اس سے یہ واضح ہوگیا کی جمہور صحابہؓ تابعین اور بعد والے جن کے زمانہ کی خیریت کی شہادت خود رسول کریم ﷺ نے دی سب سماع موتی کے قائل تھے اتباع صحابہؓ میں نجات ہے۔ ماانا علیه و اصحابی سے دور ہونے والا قطعی جہنمی ہے۔

ان حضرات کے بعد امام شافعی ان کے مقلدین امام، احمد بن حنبل سب سماع موتی کے قائل ہیں احناف کا بڑا طبقہ اور علمائے دیوبند کثر ہم اور سب سماع موتی کے قائل ہیں۔

نیلوی صاحب اور ان کے ہمنواؤں کا یہ کہنا ہے کہ ابن کثیر کی یہ عبارت الحاقی ہے۔

الجواب: ۱۔ یہ بالکل غلط اور کذب ہے بہتان ہے ہمارے پاس ایک ایک کتاب کے کئی نسخے موجود ہیں اصل یہ ہے کہ تفسیر ابن کثیر مکتبہ امیریہ میں یہ عبارت ناپید ہے کیوں؟ اس لئے کہ آپ جیسے کسی نجدی عقیدہ کے دست کرم کا نتیجہ ہے محقق نے حاشیہ صفحہ ۴۴۵ پر لکھا ہے۔

ومن ههنا الی الاية التالية زيارة من النسخة المكية وهو غير موجود فی النسخة الاميريه

۲۔ سماع موتی کے مسئلے کی بنیاد ابن کثیر کی عبارت پر نہیں بلکہ قرآن کریم اور متواتر احادیث پر ہے۔

۳۔ اہل قبور کو السلام علیکم کہنے کا ارشاد رسول ﷺ

۴۔ جمہور صحابہؓ اور بعد والوں کا اجماع موتی پر ہے

۵۔ بدر میں نبی کریمؐ کا یہ فرمانا کہ۔ ما انتم یا سمع منھم

۶۔ صحابہؓ تابعین، آئمہ مجتہدین اور علمائے دیو بند کا مذہب یہی ہے۔

ایک غیر مقلد مولوی سے سماع موتی کے مسئلہ پر میری بات ہوئی۔ میں نے کہا ذرا اپنا مسلک بتاؤ۔ کہا میں مسلمان ہوں شیعہ نہیں قادیانی نہیں پرویزی نہیں میرا مسلک ظاہر ہے۔ میں نے کہا دیو بندی ہو یا اہل حدیث ہو؟ کہنے لگا اہل حدیث ہوں!

میں نے کہا تم غلط کہتے ہو۔ اگر اہل حدیث ہوتے تو سماع موتی پر حدیثوں کے دفتر جو بھرے پڑے ہیں انہیں پڑھ لیتے۔ سوال کی کیا حاجت تھی خیر چلو اب ایک حدیث خواہ ضعیف ہو عدم سماع موتی پر پیش کرو۔ خاموش ہو گیا۔

میں نے پوچھا آپ منکرین کے میت کے ساتھ سوال جواب کے قائل ہیں یا نہیں۔ اور کیا عذاب وثواب قبر کے قائل ہیں یا نہیں۔ اگر میت سنتا نہیں تو سوال جواب کا کیا مطلب؟

کہنے لگا اس وقت مردہ سنتا ہے۔ میں نے کہا کیا۔ کیا اس وقت وہ مردہ نہیں ہوتا بعد دفن اگر اس وقت مردہ ہوتا ہے پھر بھی سن لیتا ہے۔ پھر کیوں نہیں سنتا دونوں حالتوں میں مردہ ہے۔

پھر میں نے کہا عذاب زندہ کو ہوتا ہے یا مردہ کو؟

جنت کے باغوں کی سیر زندہ کرتا ہے یا مردہ؟

اگر پتھر کو آگ میں ڈالیں تو کیا یہ کہیں گے کہ پتھر کو عذاب ہو رہا ہے۔ معلوم ہوا تم اہل حدیث نہیں منکر حدیث ہو کہنے لگا قبور کی زیارت سے شرک پھیلتا ہے میں نے کہا رسول کریمؐ نے تعلیم دی کہ زیارت قبور کو جاؤ تو اسلام علیکم کہو۔ تو کیا حضورؐ نے شرک کی تعلیم دی ہے۔ مرد بنو شرک کا فتویٰ پہلے تو نبی کریمؐ پر لگاؤ۔ پھر صحابہ کرامؓ پر۔

نوٹ: تفسیر ابن کثیر مکتبہ امیریہ سے دھوکہ نہ کھائیں اب بھی ابن کثیر کے دو نسخے موجود ہیں ایک مطبع المنار مصر کی جس پر تفسیر معالم التنزیل ہے ابن کثیر حاشیہ پر ہے۔ دوسری وہ جسے مطبع دار الاحیا الکتب العربیہ البالی الجلی وشرکادہ نے طبع کیا ان دونوں نسخوں میں یہ عبارت موجود ہے اور ان دونوں نسخوں میں نسخہ مکیہ پر اعتماد کیا ہے۔ اب جو اردو ابن کثیر ہے یہ ترجمہ کسی غیر مقلد نجدی نے کیا ہے اس میں بھی پوری عبارت چھوڑ گیا ہے اس بد تہذیب ٹولہ کا ایک سوال ہے ہم قرآن پیش کرتے ہیں تم رحمتُلے پیش کرتے ہو۔

الجواب: ہم نے سارا دین الفاظ قرآن اور معنی الفاظ حدیث اور ان کے معنی یہ تمام متواتر طریقہ سے لئے جس کی ترتیب یہ ہے۔ اول الفاظ معنی اس نے سکھائے جس کے لئے صلی اللہ علیہ وسلم کہنے کا حکم ہے اور ان کو سکھائے جن کو خود قرآن بھیجنے والے نے رضی اللہ عنہ و رضوان اللہ کا لقب استعمال فرمایا اور ان رضی اللہ عنہ کے لقب سے ملقب حضرات نے ان کو سکھائے جن کے لئے رحمتہ اللہ علیہ کا لقب استعمال ہوا ہم اہل سنت کو اس ترتیب پر اور ان طبقوں پر پورا پورا اعتماد ہے ان کے قول و فعل عمل پر اعتماد ہے دین نقل اور خبر ہے سابقہ منقول عنہ اور مخبر عنہ پر ان رحمتہ اللہ پر اعتماد نہ ہو تو دین کس سے لو گے۔

اصل بات یہ ہے کہ قرآن کے الفاظ وہی ہیں جو تم پیش کرتے ہو اور جو ہم پیش کرتے ہیں اختلاف آگے شروع ہوتا ہے ہم قرآن کے الفاظ کے معنی رحمتوں سے لیتے ہیں تم لعنتوں سے لیتے ہو۔ہم اعتماد کرتے ہیں ان پر جن کے لئے رحمت اللہ کہا گیا ہے تمہارا اعتماد ہے ان پر جو مغضوب علیہم اور والضالین کا مصداق ہیں۔بتاؤ تو تم نے قرآن کس سے لیا۔رحمتہ اللہ علیہ سے تو تم بدکتے ہو لہذا ظاہر ہے تم نے قرآن کو مفہوم اس گروہ سے لیا جو لعنت اللہ علیہ اور مغضوب اور ضالین کا مصداق ہے۔اگر نہیں تو کیا قرآن تم پر نازل ہوا یا غاری سرمن رای سے چرا لائے ہو اگر تمہیں رحمتہ اللہ علیہ کی بتائی ہوئی تفسیر پسند نہیں بلکہ اپنی رائے پر اعتماد ہے تو تمہارے ملحد اور زندیق ہونے میں کیا شک ہے۔

سماع موتی۔مزید دلائل

۱۔واسئل من ارسلنا من قبلک من رسلنا اجعلنا من دون الرحمن الھة یعبدون	اے نبی ان رسولوں سے پوچھیئے جو آپ سے پہلے ہم نے بھیجے۔ کیا اللہ کے بغیر کوئی اور معبود ہے۔

یہ آیت بیت المقدس میں نازل ہوئی جب تمام انبیاءؑ جمع تھے ان ملحدین سے پوچھیئے کہ رسولوں سے پوچھنے کا حکم کیا معنی رکھتا تھا اگر وہ سنتے نہ تھے خدا نے تمام رسولوں کے سامنے بتایا کہ تمام انبیاءؑ کی امتوں کو سمجھ تھی کہ تمام برزخ

والے سنتے اور جواب دیتے ہیں اب لگا دو فتویٰ رسول خدا پر بلکہ خدا پر جس نے رسول کو یہ عقیدہ بتلایا جو تمہارے نزدیک کفر شرک ہے اور مرتد ہونا ہے۔ جو عقیدہ آسمان سے جبرائیلؑ لایا وہ ان ملحدین کے نزدیک شرک ہے۔

۲۔ تفسیر ابن کثیر ۳:۶

ثم دخلت بيت المقدس جمع لی الانبياءؑ فقد جبرائيل حتى امهم	پھر میں بیت المقدس میں داخل ہوا اور تمام انبیاءؑ میرے لئے جمع کیے گئے پھر جبرائیل نے آکر مجھے کھڑا کیا حتیٰ کہ میں نے انکی امامت کرائی۔

جب رسول کریمؐ نے تکبیر اولیٰ کہی انبیاءؑ نے سنی پھر رکوع سجود کی تکبیریں پھر اب اعدئے انبیاءؑ بتائیں تکبیریں سنے بغیر جماعت کیسے ہوئی۔ کہو توحیدیو۔ رسول کریمؐ کے متعلق تمہارا کیا فتویٰ ہے۔

۳۔ ابن کثیر ۳:۱۸

تمام انبیاءؑ نے خدا کی صفت ثناء کی نبی کریمؐ نے بھی ان کی سنی۔

الانبياء اثنو على ربهم قال ابرهيم الحمد لله الذى اتخذنی خليلا	تمام انبیاءؑ نے بعد نماز خدا کی صفت ثناء کی۔ حضرت ابراھیمؑ نے فرمایا تمام حمد اس کی جس نے مجھے خلیل بنایا۔
ثم قال موسىٰ الحمد لله الذى كلمنى تكليما	پھر موسیٰؑ نے کہا تمام حمد اس کے لئے ہے جس نے مجھے کلیم اللہ بنایا۔

ثم قال داؤد قال الحمد لله الذی جعل لی ملک عظیما	پھر داودؑ نے کہا سب حمد اس کے لئے ہے جس نے مجھے ملک عظیم دیا۔
ثم قال سلیمان الحمد لله الذی سخرلی الریاح	پھر حضرت سلمانؑ نے کہا تمام حمد اس کے لئے ہے جس نے ہوائیں میرے لئے مسخر کر دیں۔

ابن کثیر کے علاوہ تمام کتب بھری پڑی ہیں حوالہ کی حاجت نہیں

ثم فرضت الصلوۃ خمسین فنزلت حتی اتیت موسی فقال مافرض ربک بامتک قلت خمسین صلوۃ قال ارجع الیٰ ربک فسئل له التخفیف	پھر مجھ پر پچاس نمازین فرض ہوئیں میں اتر آیا۔آگے حضرت موسیٰ ملے ۔فرمایا آپ کے رب نے آپ کی امت کے لئے کیا فرض کیا ۔ میں نے کہا پچاس نمازیں۔آپ نے فرمایا لوٹ جایئے اور تخفیف کا سوال کیجئے۔

حتیٰ کہ بار بار لوٹا آخر پانچ نمازیں فرض ہیں۔

۵۔تفسیر ابن کثیر ۳:۸۶

فرایت ابراهیم فرحب لی ثم قال مرامتک فلیکثرین غراس الجنت الی ان ففلت ماغراس	پھر میں نے حضرت ابراہیمؑ کو دیکھا آپ نے فرمایا مرحبا۔پھر فرمایا اپنی امت کو فرمانا غراس جنت زیادہ پڑھیں ۔عرض کیا

الجنته قال لا حول ولا قوة الا بالله (بقدر ضرورت)	غراس جنت کیا ہے فرمایا کثرت سے لاحول الخ پڑھنا

فائدہ: یہ ہے فیض برزخ والوں کا ان سے فیض کس قدر ہوا جنت میں باغات لگانے کا طریقہ بتایا چونکہ فرمایا تھا کہ جنت چٹیل میدان ہے تمہارے عمل باغ اور نہریں بنیں گے۔

۶۔ زرقانی شرح مواہب لدینہ ۶:۱۹

فانه فرض على بنى اسرائيل صلاتان فماقالوها۔
امام زرقانی نے فرمایا کہ بنی اسرئیل پر صرف دونمازیں فرض تھیں۔

۷۔ مسلم شریف و فتح الملہم ۱:۱۱۸

ففتح لنا فان آدم صلى الله عليه و سلم فرحب لى و دعالى بخير	آسمان اول کا دروازہ کھلا اچانک حضرت آدمؑ سے ملاقات ہوئی مجھے مرحبا فرمایا اور میرے حق میں دعائے خیر کی۔

۸۔ ایضاً ۱:۱۱۸ آسمان دوم میں حضرت عیسیٰؑ اور حضرت یحییٰؑ سے ملاقات

قال ففتح لنا فاذا انا بانبى الخالة عيسىٰ بنؑ مريم و يحيى بن زكرياؑ فرحبالى و دعوالى بخير	پھر دوسرے آسمان کا دروازہ کھلا اچانک خالہ زاد بھائی حضرت عیسی ابن مریم سے ملاقات ہوئی اور حضرت یحی بن زکریاؑ سے دونوں نے مرحبا کہا اور میرے حق میں دعائے خیر کی۔

۹۔ مسلم شریف:

ففتح لنا فاذا انا بیوسف صلی اللہ علیہ و سلم اذقد اعطانی شطر الحسن و حب لی و دعالی بخیر

تیسرے آسمان کا دروازہ کھلا تو حضرت یوسفؑ سے ملاقات ہوئی۔ بڑا حصہ حسن کا دیا مرحبا کہی اور دعائے خیر کی۔

۱۰۔ ففتح لنا فاذا انا بادریس صلی اللہ علیہ وسلم فرحب لی و دعالی بخیر

آسمان چہارم کا دروازہ کھلا حضرت ادریسؑ سے ملاقات ہوئی انہوں نے مرحبا کیا اور دعائے خیر کی۔

پانچواں آسمان

ففتح لنا فاذاانا ھارون صلی اللہ علیہ وسلم فرحب بی و دعالی بخیر

پانچویں آسمان پر حضرت ہارونؑ سے ملاقات ہوئی آپ نے مرحبا کہا اور دعائے خیر فرمائی۔

چھٹا آسمان

فتح لنا فاذا انا بموسیٰ علیہ السلام فرحب لی و دعالی بخیر

چھٹے آسمان پر موسیٰؑ سے ملاقات ہوئی آپ نے مرحبا کہا اور دعائے خیر کی

ساتواں آسمان

ففتح لنا فاذا انایا ابراھیم

ساتویں آسمان پر حضرت ابراہیمؑ

صلی الله علیه وسلم	سے ملاقات ہوئی آپ بیت
مسندا ظهره الی البیت المعمور	المعمور سے تکیہ لگائے بیٹھے تھے۔

سماع موتیٰ اور مذہب صحابہ کرامؓ

امام راضی نے اپنی تفسیر میں سورۃ کہف کے شروع میں صدیق اکبر کی کرامت بیان فرمائی ہے۔

امابوبکر فمن کرامته	بہر حال حضرت ابوبکرؓ کی کرامت
لما حمل جنازته الی باب	میں سے ہے کہ جب ان کا جنازہ
قبر النبی صلی الله علیه	اٹھا کر روضہ اطہر کے دروازے
وسلم و نودی السلام	کے سامنے رکھا گیا آواز دی گئی
علیک یا رسول الله ہذا	اسلام علیک یا رسول اللہ یہ ابو بکر
ابوبکر با لبابفاذالباب قد	دراقدس پر حاضر ہے اچانک
انفتح فاذا بها تف یهتف	دروازہ کھل گیا اور قبر رسول سے
من القبر ادخلو الحبیب	آواز آئی دوست کو دوست کے
الی الحبیب	ہاں داخل کرو۔

فائدہ: الافضل بعد الانبیاءؑ حضرت صدیق اکبر کا جنازہ ہے خیال کرو کیا

کوئی صحابیؓ رہ گیا ہوگا۔ ہزاروں کی تعداد میں ہوں گے ان سب کا یہ عقیدہ تھا کہ نبی کریمؐ سنتے ہیں کیا وہ دیوانے تھے کہ روضہ اطہر کے دروازے پر صدیق اکبر کو رکھ کر اندر دفن کرنے کی اجازت طلب کر رہے ہیں۔ دروازہ خود کیوں کھلا رسول خداؐ نے خود کھلوایا اور خود قبر سے آواز دی کہ میرے حبیب کو میرے پاس اندر لاؤ ظاہر ہے کہ سماع موتی کا عقیدہ تمام صحابہؓ کا تھا۔

اس مسئلہ پر شیعہ عالم مولوی اسمعیل و دیگر علماء سے طولانی بحث ہوئی جو الفاروق میں شائع ہوتی رہی۔شیعہ نے کہا یہ دو دخیل فی المکان ہیں جو شرعاً ناجائز ہے

ہم نے جواب دیا دخیل فی المکان اور چیز ہے جوار اور چیز ہے صدیق و فاروق جوار رسولؐ ہیں دخیل فی المکان تو اس وقت تصور ہوتا جب نبی کریمؐ کی قبر کھود کر اس میں دفن کئے جاتے تفسیر کبیر سے صدیق اکبر کا با اجازت داخل ہونا اور اکمال سے فاورق اعظم کا داخل ہونا ثابت کیا۔خوب سن لو نجدی کی معنوی اولاد ضرور شیعہ کی امداد کرے گی اور اس واقع کا انکار کر دے گی حیات انبیاء میں بھی غیر مقلدین نے شیعہ کی مدد کی اور یہ ملحدین تو توہین صحابہ میں شیعوں کے شانہ بشانہ چلتے ہیں۔

سماع موتی اور مذہب تابعین

مشکوۃ شریف، باب الکرامات، صفحہ ۴۴۵

عن سعيد بن عبدالعزيز	سعید بن عبدالعزیز کہتے ہیں کہ
قال لما كان ايام الحرة لم	زمانہ یزید میں واقع حرہ کے

یؤذن فی مسجد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثاہ لم یقم ولم یبرح سعید بن المسیب المسجد و کان لا یعرف دقت الصلوٰۃ الا لھمھمته یسمعھا من قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم	دوران تین دن تک مسجد نبوی میں نہ اذان ہوئی نہ اقامت۔ اور سعید بن المسیب مسجد میں مقیم رہے خوف سے باہر نہ نکلے۔نماز کی اوقات کا علم اس وقت ہوتا جب قبر رسول سے اذان اور اقامت کی آواز آتی۔

فائدہ: حضرت سعید بن المسیب مدینہ منورہ کے جلیل القدر رئیس التابعین بلکہ افضل التابعین ہیں۔انہوں نے کسی اور سے روایت نہیں بلکہ اپنے اوپر گزرا ہوا واقعہ بیان کیا یہ ملحدین تو کہتے ہیں کہ نبی کریمؐ سنتے نہیں یہاں سننا چھوڑ سنانا بھی ہے اور اذان و اقامت سے نماز کا سلسلہ بھی برزخ میں جاری ہے نیز بخاری میں فرمان نبویؐ موجود ہے کہ میں نے موسیٰؑ کو قبر میں کھڑے نماز پڑھتے دیکھا۔بیت المقدس میں رسول کریمؐ نے نماز پڑھائی اذان ہوئی ،اقامت ہوئی۔پھر انبیاءؑ کا آپ کو سلام کہنا اور حضور کا ان کو جواب دینا بھی مذکور ہے۔

فتح الباری ۷:۳۹

وانہ صلی اللہ علیہ وسلم مرلجماعته فسلموا فقال له جبرائیل اردو علیھم والذین سلموا ابراھیم	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جماعت کے پاس سے گزرے انہوں نے آپ کو اسلام علیک کہا حضرت جبرائیلؑ نے کہا آپؐ سلام کا جواب دیں۔سلام کہنے والے

و موسیٰ و عیسیٰ ابن مریم — حضرت ابراہیمؑ،حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ تھے

فائدہ: دیکھ لیا حضرات انبیاء علیہم السلام برزخ میں بھی معطل نہیں نماز پڑھتے ہیں جماعت ہوتی ہے اقامت ہوتی ہے۔ پانچ اوقات ملحوظ ہیں جیسا کہ حضرت سعید کے واقع سے معلوم ہوا خدا کی مدح ثناء کہتے ہیں۔سوال جواب کرتے ہیں جیسے حضرت موسیٰؑ اور حضور اکرمؐ کے درمیان نماز میں کمی کرانے کے سلسلے میں ہوتے رہے اسی طرح انبیاءؑ کا حضورؐ کو سلام کہنا یہ سب حدیثوں سے واضح ہے۔یہی مذہب صحابہ کرامؓ اور تابعین کا ثابت ہوگیا۔

فتح الباری جلد ۷ باب معراج:

فاذا فیھا آدم فقال ھذا ابوك آدم فسلم علیه فسلمت علیه فرد السلام ثم فقال مرحبا بالابن الصالح و النبی الصالح

آسمان کے دروازہ میں داخل ہوئے تو اچانک حضرت آدمؑ ملے جبرائیلؑ نے کہا یہ آپ کے والد آدمؑ ہیں۔انہیں سلام کہیئے میں نے سلام کیا۔آپ نے سلام کا جواب دیا اور مرحبا کہا اور دعا دی۔

پھر

فلما خلصت اذا یحیی و عیسیٰ الخ

الی ان قال ھذا یحیی و عیسیٰ مسلم علیھا فسلمت فردا ثم قالا مرحبا بالاخ الصالح و النبی الصالح

پھر اگلے آسمان پر

فلما خلصت اذا یوسف قال فسلم علیه ثم قال
مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح

پھر اگلے آسمان پر

فلما خلصت فاذاادریس قال ھذا ادریس فسلم
علیه فسلمت علیه قال مرحبا بالاخ الصالح
والنبی الصالح

پھر اگلے آسمان پر

فلما خلصت فاذاھارون قال ھذا ھارون فسلم علیه
فسلمت علیه قال مرحبا بالاخ الصالح والنبی
الصالح

پھر اگلے آسمان پر

فلما خلصت فاذاموسیٰ قال ھذا موسیٰ فسلم علیه
فسلمت علیه قال مرحبا بالاخ الصالح والنبی
الصالح

فائدہ: یہ مسلمہ امر ہے کہ معراج رسول کریمؐ کو ہجرت سے ایک سال پہلے ہوا جس کو چالیس صحابہ کرامؓ نے بیان کیا۔جس کو زرقانی نے شرح مواہب ۱۰۶:۶ پر تحریر فرمایا۔

روت قصة الاسراء المعراج — معراج کے قصہ کی روایت کوئی
نحو اربعین صحابیا — چالیس صحابہؓ نے بیان کی۔

دوئم: یہ امر بھی ظاہر باہر ہے قرآن دان پر قرآن کریم کے سمجھنے والے کو

یہ آیت جو قوم نوح ،قوم صالح ،قوم ہود یا حضرت ابراہیمؑ کی قوم کے متعلق نازل ہوئیں جن کو یہ شرک ساز کمپنی امت محمدیہ پر چسپاں کرتی ہے اور ان سے عدم سماع موتی کا استدلال کرتی ہے ۔چلو عدم سماع موتی تو اور چیز ہے جب یہاں تک انہوں نے فتویٰ دے دیا کہ یہ عقیدہ رکھنا کہ صلوۃ و سلام روضۂ رسولؐ پر پڑھا جائے تو سنتے ہیں یہ کفر شرک ہے اور ایسا کرنے والا کافر مشرک مرتد ہے۔خواہ وحی کا قائل ہو خواہ جسمانی کا اور جو اسے کافر نہ کہے وہ بھی کافر ہے اور ان آیات کے نزول کے بعد معراج ہوا اور معراج کے دوران جن انبیاءؑ سے ملاقات ہوئی وہ برزخ میں ہیں دنیا میں تو نہیں ان برزخ والوں سے باتیں ہوئیں ان سے کلام کی ان کی کلام سنی انبیاءؑ کو جماعت کرائی جیسا عقیدہ الطحاوی صفحہ ۲۴۴ ۔صلی بالانبیاءؑ اماما۔ امام بن کر رسول خدا نے تمام انبیاء کو نماز پڑھائی تفصیل گزر گئی انبیاءؑ کے حال کی۔ ایک ہی واقعہ جس کو پوری امت نے تسلیم کیا کہ پچاس نمازوں کی پانچ حضرت موسیٰ نے بنوائیں ،یہ سننا اور کلام کرنا نہیں ہے تو کیا ہے۔

جیسا مولانا عبدالشکور سالمی نے التمہید عقائد کی کتاب صفحہ ۱۹۴

القول الخامس فی الفرق .اعلم بان الذین مع الجماعنه هم اهل السواد الاعظم	پانچویں بات فرقوں کے بارے میں ۔ جان لے کہ دین جماعت کے ساتھ ہے اور جماعت سواد اعظم ہے۔

اور تمام سواد اعظم اس پر متفق ہیں سوائے پرویزیوں کے۔

اور شرح عقیدۃ الطحاوی صفحہ نمبر ۴۳۰ پر فرمایا

فتتبع السنت و الجماعته۔السنت طریقة الرسول صلی الله علیه وسلم والجماعته المسلمین وهم الصحابة والتابعون لهم با حسان الیٰ یوم الدین

پس حق پر رہ۔حق پر مرنا ہے تو سنت کا اور جماعت کا متبع ہو جا سنت نام ہے طریقہ رسول ؐ کا اور جماعت ہے مسلمانوں کی اور وہ ہیں صحابہ کرامؓ اور ان کے وہ متبعین جو خلوص دل سے صحابہ کا اتباع کریں ۔قیامت تک۔

پہلی روایت سے معلوم ہوا کہ دین اسلام نام ہی تعامل امت کا ہے یعنی جس عقیدہ اور عمل پر امت چلی آ رہی ہے۔

دوئم: یہ معلوم ہوا کہ حق اور دین پر صرف وہ جماعت ہے جو متبع اصحابہ ہو اور اتباع بھی احسان کے ساتھ ان سے جو دور ہوا وہ جہنمی ہے۔

شرح عقیدۃ الطحاوی صفحہ۵۵۴

وعلماء السلف من السابقین ومن بعد هم من التابعین اهل الخیر والا ثرواهل الفقه والنظر لا یذکرون الا بالجیل ومن ذکر هم بسوء فهوعلیٰ غیر السبیل

علمائے سلف صحابہ کرام اور صحابہؓ کے تابع اہل خیر اور اہل اثر اور اہل علم اور اہل نظر ان سب کا ذکر اچھائی اور خوبی سے کیا جائے۔ان کو برائی سے یاد کرنے والا یا برا کہنے والے مسلمانوں کی جماعت سے خارج ہے۔

اورپھر یتبع غیر سبیل المومنین نوله ما تولی و نصله جہنم جو مسلمانوں کی راہ چھوڑ دے ہم اسے علیحدہ راہ پر چلائیں گے اور جہنم میں داخل کریں گے۔

فائدہ: اس پر تمام مسلمان متفق ہیں کہ روضۂ اقدس پر جو دورد سلام پڑھا جائے خود رسولؐ خدا سن کر جواب فرماتے ہیں مگر یہ عین غین نیلوی پیلوی پارٹی اس عقیدہ والے کو کافر کہتے ہیں اب خود فیصلہ کرلو کہ ساری امت کو گمراہ کہیں یا ان ملحدوں کو گمراہ کہیں

دوئم: معراج پر سب مسلمانوں کا اتفاق ہے سوائے قادیانیوں کے مگر وہ مسلمان ہی کب ہیں کافروں کا اسلامی عقائد پر اتفاق ہو کیسے سکتا ہے۔

سوئم: اس پر پوری امت کا اتفاق ہے کہ رسول خدا کو حضرت موسیٰ نے بار بار لوٹا کر پچاس کی پانچ نمازیں مقرر کروائیں۔

چہارم: اس پر بھی اتفاق ہے کہ نبی کریمؐ نے شب معراج بیت المقدس میں تمام انبیاء کی امامت کرائی اور امام الانبیاءؐ بنے اور انبیاءؑ سے ملاقاتیں ہوئیں اور باتیں ہوئیں۔

اب جو ان متفقہ حقائق کو نہیں مانتا وہ مسلمانوں کی جماعت کا اور امت مسلمہ فرد نہیں۔ اسے اور جس نام سے چاہو پکارو۔

اب تین سوال حاضر خدمت ہیں سابق قانون کو یاد رکھ کر سنو اور حق کو پہچانو۔

۱۔ شرک گر ٹولہ جن آیات سے عدم سماع موتیٰ ثابت کر کے سماع موتیٰ کے قائلین پر کفر کا فتویٰ لگاتے ہیں یہ شب معراج سے پہلے نازل ہو چکی تھیں۔

۲۔ جو ان آیات کا خلاف کر کے سماع موتی کا قائل ہوا وہ مشرک مرتد ہو جاتا ہے اب آپ لوگ بتائیں کہ شب معراج محمد رسول اللہ صلی و علیہ وسلم نے ان کی خلاف ورزی کیوں کی فوت شدہ انبیاءؑ سے کلام کیوں کی ان کے سلام کا جواب کیوں دیا خود ان کو سلام کیوں دیا۔ حضرت موسیٰؑ سے بار بار نماز کے متعلق مکالمہ کیوں کیا حضور اکرمؐ نے یہ ساری آیات خوب پڑھی ہوئی تھیں ان پر عمل کیوں نہ کیا ان کی مخالفت کیوں کی۔

اس کی دو ہی صورتیں ممکن ہیں۔ اول رسولؐ خدا نے ان عدم سماع کی آیات کو یاد رکھتے ہوئے عمداللہ کی نافرمانی کی (معاذ اللہ) یا ان آیات کا وہ مطلب نہیں جو شرک گر ٹولہ بیان کرتا ہے بلکہ ان آیات میں مذہب مشرکین عرب و کفار کی توہین اور ان کے معبودوں کی توہین اور برائی مذہب مشرکین بیان کی ہے۔ چونکہ یہ تمام آیات مکی مگر کوئی شاذ و نادر ان آیات کا مطلب خود رسول کریمؐ اور صحابہؓ نے بیان کر دیا ان آیات کا تعلق مردوں کے سننے نہ سننے سے مطلق نہیں بلکہ مردے تو سنتے ہیں فعل رسولؐ نے ان آیات کی تفسیر کر دی اگر آپ رسول کریمؐ کی تفسیر نہیں مانتے تو سب سے پہلے امام انبیاء پر معاذ اللہ کفر کا فتویٰ لگاؤ۔ تمہارے منہ میں لگام دینے والا کوئی نہیں تم یہ بھی کر گزرو گے۔ صدیق اکبرؓ تو تمہارے فتویٰ کی زد میں آگئے بلکہ تم نے تو صاف لفظوں میں کہہ دیا لہذا ایک قدم آگے رکھنا تمہارے لئے کون سا مشکل کام ہے۔

سوئم یہ سوال ہے میں حیران ہوں اس ملعون مسلمان سے جس نے یہ نہ سوچا کہ سماع موتی کے قائلین پر کفر کا فتویٰ لگانے سے ان کی زد کہاں جا پڑتی ہے۔

اگر شب معراج سے پہلے کوئی آیت بھی نازل نہ ہوتی تو قبر از نبوت بھی کفر شرک بلکہ گناہ کبیرہ سے عندالجمہور معصوم ہوتا ہے۔ کسی سے کوئی ایسا فعل ہو جائے تو نبی ہوسکتا ہی نہیں۔

پھر یہ بتاؤ کہ آپ کے نزدیک جو یہ فعل کفر شرک ہے تو رسول کریمؐ نے کیوں کیے پھر اللہ نے بذریعہ وحی منع کیوں نہیں فرمایا۔

تف ہے تمہاری قرآن دانی پر اور حیف ہے تمھاری مسلمانی پر۔

صحاح ستہ کی ان روایات سے ثابت ہوگیا کہ فوت شدہ سے ملاقات سلام کہنا برزخ والوں کا اہل دنیا کے لئے دعا خیر کرنا اہل برزخ سے اجرائے فیض انبیاءؑ کا برزخ میں نماز پڑھنا اسلامی عقیدہ ہے اور یہ تمام امور نبی کریمؐ کی قولی فعل اور عملی سنت سے ثابت ہے قحط الرجال کی وجہ سے عملاً یہ سنت مفقود ہو گئی۔ علمائے قشر رہ گئے صحیح علم ظاہری اٹھ گیا۔ علم باطنی کے ماہر عارفین ناپید ہوگئے۔ حق یہ تھا کہ علمائے ظاہر کہتے ہیں: ہذا طور من ورائطور العقل و طور المقل یعلم بالکشف و الکشف یؤ خذ من نور النبوۃ لا من علوم النبوت

﴿تمت بالخیر﴾